

شادی اور طلاق

MARRIAGE AND DIVORCE

✎ آئیں چند لمحوں کیلئے ہم اپنے سر دُعائیں جھکا نئیں۔ نہایت رحیم باپ، آج صبح اس سماعت خانہ میں جمع ہونے پر اس عظیم موقع کیلئے ہم تیرا شکر بجالاتے ہیں، اور اس دن کے نتائج کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ دن اپنے اندر کیا لئے ہوئے ہے، لیکن ہم اس بات کو جانتے ہیں جس کے ہاتھ میں یہ دن ہے۔ پس ہم دُعائیں گئے ہیں کہ وہ جو آج اور کل، اور تمام ابدیت کو اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہے، اور ہم اُسی کے نام میں یہاں جمع ہوئے ہیں کہ وہ آج ہمیں برکت دے، تاکہ ہم جان سکیں کہ ہم کیسے اُسکی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ باپ، یہ ہمارا اولین ارادہ ہے۔ خدا، جو ہمارے دلوں کو جانتا ہے، اس سے آگاہ ہے کہ یہ سچ ہے۔ ہم اپنے آپ کو، دن کے۔ کے باقی حصہ میں، تیری خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں، یسوع مسیح، کے نام میں۔ آمین۔

تشریف رکھیں۔

(2) [بھائی بڑنہم پلیٹ فارم پر کسی سے بات کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] آپکا شکریہ۔ یہاں ایک اور ہے۔

(3) آج صبح یہاں موجود اور ملک بھر میں جو سامعین ہمیں سُن رہے ہیں سب کو، صبح بخیر۔ یہ میرے لئے ایک عظیم موقع ہے کہ میں اس زندگی بخش پیغام پر بولنے کیلئے آج صبح یہاں آیا ہوں۔ یہاں موجود سامعین کیلئے، یہاں درحقیقت کچھ الجھن ہو سکتی ہے، کیونکہ اگر میں دائیں یا بائیں طرف والے لوگوں سے مخاطب ہونا چاہوں، تو درمیان میں پردے آجاتے ہیں۔ اور دوسری جگہوں پر ناموجود سامعین کے لئے یہ ہے، کہ میرے دائیں طرف سماعت خانہ، اور بائیں طرف ورزش گاہ ہے؛ جبکہ میں کھلے ہوئے پردوں کے بیچ، فرش پر کھڑا ہوں، اور لوگ میرے دائیں بائیں موجود ہیں۔ اور آج صبح، ہم سماعت خانے، اور ورزش گاہ، اور گرجا گھر میں، بھرے ہوئے ہیں، گرجا گھر دوسری طرف ایٹ اور پین سٹریٹ میں ہے۔ اور بھری ہوئی جگہوں، اور دیگر مقامات پر ٹیلی فون کا نظام رابطے کا سبب بنا ہوا ہے۔

(4) ہم نے خداوند میں بڑا عالیشان وقت گزارا، اور آج صبح کی اس عبادت کے لئے ہم بڑی عظیم توقعات لئے ہوئے ہیں۔ اور آج رات کی عبادت جو چار روزہ عبادت کی اختتامی عبادت ہوگی، تو اس کے لئے ہم اُن سب کو دعوت دیتے ہیں، جو یہاں آسکتے ہوں۔ ہمیں خداوند پر بھروسہ ہے کہ آج وہ کوئی انتہائی غیر معمولی کام کرے گا جو وہ اکثر کرتا ہے۔ ہم شام کی عبادت کے لئے بھی عظیم توقعات رکھتے ہیں۔ اور ہم تمام لوگوں، ہر ایک کو، ہر تنظیم کی ہر کلیسیا کو دعوت دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ جو مسیحی بھی نہیں ہیں، ہم یقیناً تمام گنہگاروں کو بھی بلا رہے ہیں کہ آئیں، اور ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ ہم انہیں سکھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ خداوند کی راہ کوئی ہے، جس کے مطابق ہم زندگی گزار سکتے ہیں۔

(5) اب مجھے امید ہے کہ سامعین پریشان نہیں ہونگے۔ اور مجھے خدا پر بھروسہ ہے کہ میں بھی پریشان نہیں ہوں گا، کیونکہ یہ رات میرے لئے بڑی عالیشان، اور گہری پیچیدگی کی تھی۔ کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ آج صبح میں جو کچھ کہوں گا یہ باتیں عدالت کے روز میرے خلاف ہوں گی، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میں ان کو بیان نہ کروں تو بھی یہ عدالت کے روز میرے خلاف ہوں گی۔ پس یہ مزید سخت ہو جاتا ہے، آپ اس کو بیان نہیں کر سکتے ہیں۔

(6) اور اب آج صبح جس عظیم موضوع پر ہم گفتگو کرنے جارہے ہیں وہ ہے شادی اور طلاق۔ اور اس کی وجہ ہے کہ میں نے اسے سنڈے سکول کے سبق کے طور پر لیا ہے، تاکہ ہم اس پر گفتگو کرتے ہوئے اپنا وقت صرف کر سکیں، بجائے اسکے کہ اسے ایک واعظ پر منادی کی طرح لیں۔ یہ کلام مقدس میں سے تعلیمی سبق ہے۔

(7) اور میں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں، کہ اگر ہم اس ٹیپ کو نشر کرتے ہیں، اور کسی خادم یا خدام کے پاس، کسی جگہ پر، یہ ٹیپ اُن کے ہاتھوں میں آتی ہے۔ تو مجھے علم نہیں ہے کہ کلیسیا اس کے مطلق کیا انتظام کریگی۔ میں بھائی فریڈ سے کہوں گا کہ وہ اس ٹیپ کو نشر کرنے سے پہلے چرچ انتظامیہ سے ضرور ملیں۔ اور ملک کے دیگر حصوں میں آپ لوگ، جنہوں نے ٹیپ ریکارڈ تیار کر رکھے ہیں، برائے مہربانی اُس وقت تک ٹیپ باہر نہ نکالیں جب تک آپ بھائی تھومین سے اس کے متعلق کچھ نہ سن لیں۔

(8) اب، اگر یہ عام کردی جائے، اور میرے خادم بھائیوں میں سے کسی کو، یا کسی بھی مسیحی کو کسی بھی جگہ، ان باتوں سے جو میں اس مضمون سے متعلق بیان کروں اتفاق نہ کریں، تو مجھے۔ مجھے بھروسہ

ہے کہ آپ اسے تنقید کا نشانہ نہیں بنائیں گے۔ اگر آپ اسے اُس طریقہ سے نہ سمجھے جیسے میں اسے سکھاتا ہوں، تو خیر، ایک خادم، یا چرواہا ہونے کی حیثیت سے، یہ آپ کا حق ہے۔ اور آپ جس بات پر ایمان رکھتے ہیں میں اُس کا احترام کرتا ہوں۔

(9) اس کے مطلق دو بڑے نظریات ہیں۔ اور اگر دو سوال ہیں، تو اُن میں سے ایک درست ہو سکتا ہے، یا پھر دونوں میں سے ایک بھی درست نہیں ہیں۔ پس آج صبح، ہم اس فیصلہ کیلئے، خُدا کے کلام کی طرف رجوع کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر یہ سوال بائبل کا ہے، تو میرے نزدیک، یقیناً بائبل میں اس کا جواب موجود ہے۔

(10) اور اب اس سے پہلے کہ ہم اس، اس مضمون کا آغاز کریں، بلکہ، اس سے پہلے کہ میں کلام کے حصہ کیلئے دُعا کروں، میں آپ سے ہر ایک سے اظہار کرنا چاہتا ہوں، کہ میرے لیے..... بالخصوص آپ مسیحی لوگوں کے سامنے، میری خواہش ہے..... میں۔ میں آپ سے چاہتا ہوں کہ آج صبح میرے لیے دُعا کریں۔ اور وہ سب سامعین بھی جن کو دیکھ نہیں سکتا لیکن وہ آج صبح یہ پیغام سُن رہے ہیں، میرے لیے دُعا کریں، اس لیے کہ میں دیا نندار اور صادق رہنا چاہتا ہوں۔

(11) اب یہ باتیں بیان کرتے ہوئے، ہم محسوس کرتے ہیں، کوئی شخص، کہ اگر کوئی شخص تہا ہو، تو وہ ان کے درمیان یوں لٹک جائیگا جیسے موت اور زندگی کے درمیان ہے۔ آپ میں سے بہت سارے ایمان رکھتے ہوئے جائیں گے۔ لیکن، بلاشبہ، آپ میں سے بہت سارے، ایسا نہیں کریں گے۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں، کہ میری خدمت کے دوران، لوگ مجھے سُننے کیلئے آتے ہیں، اور جو کچھ میں کہتا ہوں سُنتے ہیں؛ خیر، آج صبح بھی یہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اور بہت سے امریکہ، کینیڈا، اور سمندر پار، سے ہیں، اور عالم گیر سطح پر مجھے سُنا جا رہا ہے۔ اور یہ سوچتے ہوئے کہ اُس شخص کی ابدی نجات آپ کے ہاتھوں میں ہے، آپ ذہنی تناؤ کی کیفیت محسوس کر سکتے ہیں، کیونکہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ اسی کو تھام لے گا۔ اسی لیے خُدا مجھ سے اس کا جواب طلب کرے گا، اور لہذا میں چاہتا ہوں کہ مخلص پن کیساتھ اسے بیان کروں جتنا کہ میں مخلص ہو سکتا ہوں۔

(12) اب میں۔ میں بہنوں سے بھی مخاطب ہوں۔ اور اُن کے ساتھ گفتگو کی غرض سے میں نے پہلے ہی اپنے کچھ الفاظ تبدیل کیے ہیں۔ یہاں پر، آج صبح، بلی کی جیب میں، کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو ملے جلے سامعین کے۔ کے سامنے بیان نہیں کی جاسکتیں ہیں۔ لیکن شاید کچھ ذکر میں کرونگا، آپ

کو ضرور سمجھنا چاہیے۔ انھیں اس طرح قبول کیا جائے جیسے اپنے بھائی سے۔ سے سُن رہے ہیں، جیسا کہ جہاں تک مجھے بہترین علم ہے۔ اگر آپ کسی ڈاکٹر کے دفتر میں بیٹھے ہوں تو اُس کی سُنیں، اور وہ صاف صاف آپ کے سامنے بیان کریگا۔ اور آپ میں سے نو جوان عورتیں اور نو جوان مرد موجود ہیں، اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کوئی غلط اثر لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ایمان لائیں، اور اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ یاد رکھیں، سچائی کو سچائی کیساتھ بیان کیا جانا چاہیے۔

(13) اور، اب، جو کچھ کہا جانے کو ہے بلاشبہ آپ میں سے بہت اس پر اتفاق نہیں کریں گے، لیکن میں اسے بائبل میں سے آپ کے سامنے ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ اور پھر مجھے یقین ہے، کہ اگر آپ تعظیم کیساتھ سُنتے رہیں گے، تو پھر آپ بہر طور پر سمجھیں گے اور ان باتوں کی تہہ تک پہنچ سکیں گے جن پر میں، شروع سے زور دیتا آیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ان کی وضاحت ہو جائیگی، اور مجھے بھروسہ ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔

(14) اب شاید اس پر، ہمیں تھوڑا زیادہ وقت لگ جائے ممکن ہے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ، یا اس سے زیادہ وقت لگ جائے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی طوالت کتنی ہوگی۔

(15) اور اب میں دوبارہ، اس وقت میں، کہنا چاہوں گا، کہ، ذہن میں رکھنا ہے کہ دوسرا شخص آپ کے الفاظ کو تھامتا ہے، وہ اپنے پاسبان کیلئے بھی، ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور، بلاشبہ، میں بھی ایک پاسبان رہا ہوں۔

(16) وہ پاسبان کی باتوں کو یوں تھامے رکھتے ہیں، جیسے یہ موت اور زندگی کے درمیان ہے۔ وہ اپنے کاہن کی باتوں کو یوں تھامے رکھتے ہیں، جیسے یہ موت اور زندگی کے درمیان ہے۔ اور بلاشبہ، ایک پاسبان، اپنے کام کا پورا ادراک رکھتا ہے، وہ لوگوں کو اسی طرح سے سکھاتا ہے جیسے اُس کو سیمزری میں سکھایا گیا ہوتا ہے؛ اور بے شک وہ کاہن، مختلف مذاہب میں پائے جانے والے کاہنوں کی حالت بھی، ایسی ہی ہے۔ بے شک، پاسبان درحقیقت ایک کاہن؛ اور ایک درمیانی ہوتا ہے۔ پس، اگر کسی کاہن کو، جو کچھ اُس کی، سیمزری یا کسی خانقاہ میں سکھایا گیا ہوتا ہے، تو وہ آدمی عین وہی کچھ پورے خلوص کیساتھ سکھاتا ہے جو اُس نے سیکھا ہوتا ہے۔

(17) ٹھیک ہے، تاہم، میرے پاس کسی سیمزری یا کسی مدرسے کا کوئی تجربہ نہیں ہے، اور اس کی مخالفت میں بھی کچھ نہیں، لیکن میرے پاس ایک بہت ہی خاص انداز کی زندگی ہے۔

(18) مجھے اُس وقت بلا ہٹ ہوئی جب میں محض ایک چھوٹا سا لڑکا تھا۔ مجھے ایک رویا دکھائی، اور سنائی دینے والا نشان دیا گیا، اور۔ اور یہاں یوٹیکا پائیک میں، آگ کا ستون جھاڑی میں، اُس وقت دکھایا گیا جب سات سال کا تھا۔ میرے والد اُس وقت مسٹر اوائچ واٹھن کے لیے کام کرتے تھے جو حال ہی میں فوت ہوا ہے۔ اور آپ نے یہ کتاب پڑھی ہے، آپ کہانی سے واقف ہیں۔ اُس وقت سے لیکر..... پھر وہ رہا پر لوگوں کے روبرو ظاہر ہوا۔ اور اب کئی دفعہ، اس کی تصویر لی جا چکی ہے، اس کی ایک تصویر، واشنگٹن، ڈی سی میں، مذہبی مصوری کے ہال میں ہے، جو ایک واحد مافوق الفطرت تصویر کے طور پر لٹک رہی ہے جو سائنسی لحاظ سے ثابت اور مصدقہ تصویر ہے؛ یہ بالکل وہی آگ کا ستون ہے، ہر لحاظ سے بالکل ویسا ہی نظر آتا ہے، جو اسرائیل کو مصر سے باہر نکال لایا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ خدا کی فرزندیت میں، رُوح کی شکل میں یسوع مسیح ہے۔

(19) جب وہ پہلی بار آیا ”تو ابنِ آدم“ کہلایا تھا، اب وہ ”ابنِ خدا کہلاتا ہے“، اور ہزار سالہ بادشاہت میں وہ ”ابنِ داؤد ہوگا“، وہ ابنِ آدم، یعنی نبی کے طور پر آیا، جیسا کہ اسکے متعلق کہا گیا تھا؛ اب وہ مافوق الفطرت صورت میں، ابنِ خدا ہے؛ اور عظیم ہزار سالہ بادشاہت میں جو آنے کو ہے، وہ ابنِ داؤد ہوگا، اور داؤد کے تخت پر بیٹھے گا۔ جیسا کہ بائبل کے تمام قارئین جانتے ہیں کہ خدا کا، داؤد کیساتھ وعدہ ہے، کہ وہ اُسکے بیٹے کو اٹھا کھڑے کریگا تاکہ اُس کے تخت پر بیٹھے۔

(20) اور اب اس عجیب، اور خاص خدمت کے سبب، مجھے ”خدا“ سے لیکر ”شیطان“ تک ہر چیز کہا گیا ہے۔ اور جیسا کہ، پہلے بھی ہمیشہ یہ اس طرح ہوتا آیا ہے۔

(21) ایک رات کیتھولک کلیسیا کے آرچ بشپ نے مجھ سے کہا، اُس کیساتھ گفتگو ہو رہی تھی، اُس نے کہا، ”بھائی برتھم، یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کلام مقدس میں سے اپنی پوری شناخت کرائی، جیسا کہ مسیحیہ نبی نے کہہ رکھا تھا۔“ اُس نے کہا، ”آپ کی خدمت بھی کلیسیا میں واضح طور پر شناخت شدہ ہے۔“ پھر اُس نے کہا، ”لو تھرن بائبل میں موجود ہیں۔“ اُس نے کہا، ”لو تھرن لو تھر کو جانتے ہیں۔ ویسلی کے لوگ ویسلی کو جانتے ہیں۔ لیکن پنتی کا سٹلوں کے متعلق کیا خیال ہے؟“ کہا، ”وہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ کہاں جا رہے ہیں؟“

اور میں نے کہا، ”جناب، میں اس بات کی قدر کرتا ہوں۔“

(22) اور اُسی لمحے رُوح القدس اُس عورت پر، اُس کی بیوی پر نازل ہوا، جس نے مجھے پہلے کبھی

نہیں دیکھا تھا..... اور کلام کیا اور ان باتوں کی تصدیق کی۔

(23) اب، آج صبح کے اس پیغام کو پیش کرنے سے پہلے، میں دیا نندار ہونا چاہتا ہوں، میں نہیں جانتا۔ میں نے اُس شخص کو بتایا، میں نے کہا، ”جناب، میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ یہ بات کہنے کیلئے بہت بڑی ہے۔ یہ اس طرح نظر آتی ہے۔“

(24) صرف ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں، یہ کہ یقیناً، کوئی چیز ضرور واقع ہوئی ہے۔ یہ تمام چیزیں، بلاشبہ، سائنسی لحاظ سے مصدقہ ہیں، اور عالمگیر سطح پر ثابت شدہ ہیں، یہ کوئی افسانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ عین سچائی ہے۔ یہ کیا ہے؟ مجھے آج صبح کا پیغام پیش کرنے سے پہلے، اقرار کے ساتھ، کہنے دیں، کہ میں نہیں جانتا۔ اور میں نے کبھی کسی حرکت کی جسارت نہیں کی جب تک میں نے خُدا سے سن نہ لیا جس نے ماضی میں بھی مجھ سے کلام کیا اور یہ باتیں بتائیں۔

(25) یاد رکھیں، ہمارے خُداوند یسوع مسیح نے خود کی شناخت بطور ابنِ خُدا کبھی نہ کرائی۔ اُس نے کہا، ”تُو نے کہا میں تھا؛ اس آخرت کیلئے میں پیدا ہوا تھا،“ اور وغیرہ وغیرہ، لیکن اُس نے خود کی شناخت کبھی ایسے نہ کرائی۔

(26) اور، اب، جو آگ کا ستون بنی اسرائیل کی رہنمائی کرتا تھا، وہ رُوح کی شکل میں خُداوند یسوع مسیح تھا، (کیا آپ اس کا یقین کرتے ہیں؟)، یہ لوگ اس تھا جو خُدا میں سے نکلا۔ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔]

(27) اور پھر جب وہ زمین پر تھا، تو اُس نے کہا، ”میں خُدا میں سے نکلا، اور خُدا ہی کی طرف واپس جاتا ہوں۔“ ہم سب اس بات سے واقف ہیں۔

(28) اور اُس کی موت، تدفین، اور جی اٹھنے کے بعد ایسا ہوا۔ خُریس کا ساؤل جب اپنی دمشق کی راہ پر، مسیحیوں کو ستانے کی غرض سے۔ سے جا رہا تھا، کیونکہ وہ جو تعلیم دے رہے تھے وہ ان کو دی گئی تعلیم کے برعکس تھی۔ وہ بہت بڑا جنگجو تھا؛ جس نے گلی ایل سے تربیت پائی تھی، جو اُس زمانے میں، اُنکے اسکول، یا اُن کی خانقاہ کے نمایاں استادوں میں ایک تھا؛ اور کلیسیا کا ایک افسر، اور عظیم آدمی تھا۔ اور اُس راہ میں ایک بہت بڑی روشنی، آگ کا ستون دوبارہ، دن کے درمیانی حصے میں، اُس پر ظاہر ہوا۔ اور ایک آواز نے کہا، ”اے ساؤل، اے ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟“

(29) اب اگر آپ غور کریں جب پولس، یا ساؤل، اُٹھا، تو اُس نے کہا، ”اے خُداوند، تُو کون

ہے؟“ اب، وہ نوجوان، چونکہ یہودی تھا، اس لیے وہ کسی چیز کو اُس وقت تک ایسا نہیں کہہ سکتا تھا، جب تک اُس میں خُدا کی علامت موجود نہ ہوتی، اس لیے وہ اُسے ”خُداوند نہیں کہہ سکتا تھا۔“ لہذا، یہ وہی آگ کا ستون تھا۔

(30) اور چونکہ یسوع نے کہا، ”میں خُدا کی طرف واپس جاتا ہوں۔ میں خُدا میں سے نکلا، اور خُدا کی طرف واپس جاتا ہوں۔“

(31) اس لیے وہ وہاں، دوبارہ آگ کے ستون کی شکل میں تھا؛ اُس نے کہا، ”میں یسوع ہوں جسے تُو ستاتا ہے؛ پینے کی آبرلات مارنا تیرے لیے مشکل ہے۔“

(32) اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ جب پطرس رسول، جسے کلیسیا تعمیر کرنے کی کنجیاں دی گئیں، ہم دیکھتے ہیں جب وہ قید خانہ میں تھا، تو یہی آگ کا ستون قید خانہ کی سلاخوں سے گزر گیا، اور اُس نے قید خانہ کے دروازے کھول دیئے، اور پطرس کو، پُر اسرار طریقہ سے باہر نکال لایا، یہاں تک کہ محافظ کو معلوم تک نہ ہوا۔ میرے نزدیک، یہ یسوع مسیح ہے جو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(33) اور پھر آپ کسی بھی چیز کو ہمیشہ اس کی فطرت سے جان جائینگے۔ ہر چیز اپنی فطرت سے پہچانی جاتی ہے، یعنی وہ پھل جو یہ لاتی ہے۔ اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اس کے پھل کی قسم پر غور کریں جو یہ لاتی ہے، یہ نور جو کہ خُدا ہے، کیونکہ یہ ہمیشہ خُدا کے کلام کی طرف واپس جاتا ہے، اور خُدا کے کلام کو ثابت کرتا ہے، خُدا کے کلام کی منادی کرتا ہے، اور خُدا اس کلام کو جسمانی شکل میں آپ کے سامنے ثابت کرتا ہے۔ اس کے پس منظر میں ہمیشہ کچھ ہوتا ہے۔

(34) لوگ مجھے نبی کہتے ہیں۔ لیکن میں اپنے آپ کو نبی نہیں کہتا، کیونکہ میں ایسا کہنے کی ہمت نہیں کر سکتا، لیکن میں اتنا..... کہتا ہوں، میں یہ کہہ سکتا ہوں، کہ خُداوند نے مجھے چیزوں کو پیشگی دیکھنے کا موقع دیا، کچھ چیزیں ایسی بتائیں جو واقع ہو چکی ہیں، اور واقع ہو رہی ہیں، اور ابھی واقع ہونگی، اور ہزاروں ہزار بار میں سے، یہ کبھی ایک بار بھی ناکام نہیں ہوئی ہے۔ خُدا نے جو کچھ بھی کہا وہ اسی طرح ہوگا، بلکہ وقوع میں آیا۔ ہم سب اس بات سے آگاہ ہیں۔ اگر آج صبح یہاں موجود سماعین میں سے، یا اور کسی بھی جگہ پر کوئی ایسا شخص ہو، جو بتا سکے کہ اُن میں سے کوئی بات کبھی ناکام ہوئی ہے، تو آپ آزاد ہیں کھڑا ہو جائیں اور بتائیں۔ لیکن تاہم اگر ہر کوئی جانتا ہے کہ ہر بار، ہزاروں بار، یہ باتیں کاملیت کے ساتھ سچ ثابت ہوئی ہیں، تو کہیں، ”آمین۔“ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“ ایڈیٹر۔] سمجھے؟

تو یہ عالمگیر سطح پر بھی ایک ہی چیز ہوگی۔

(35) کوئی بات وقوع میں آنے کو ہے۔ خدا ان چیزوں کو کبھی نہیں بھیجتا جب تک ان کے پیچھے کوئی مقصد نہ ہو۔

(36) میں ذرا سوچ رہا تھا۔ میں نے اپنے نوٹس میں سے ایک، یہاں رکھا ہوا تھا۔ آج صبح میں نے، کوئی آستین والی چیز پہن رکھی تھی..... آپ میں سے بہتوں نے اس فلمی اداکارہ، جین رسل کے متعلق سُن رکھا ہے، اس کی ماں پختی کاسٹل ہے؛ اور ڈینی ہنری اس کا کزن ہے، اس کا پہلا کزن ہے، یعنی اس کی ماں کی بہن کا بیٹا ہے۔ وہ پشٹ تھا۔ دو سال قبل، وہ عبادت میں کھڑا تھا، جو بزنس مین کی عبادت تھی، یہ لاس اینجلس کیلیفورنیا میں ہوئی تھی۔

(37) اور میں نے ایسے عظیم، طاقتور، اور زوردار الفاظ میں پیغام دیا تھا؛ کہ اور سیر، اسمبلر آف گاڈ کے جنرل اور سیر میں سے ایک، بالکونی میں سے اُٹھ کر پلیٹ فارم پر آ گیا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا، اور اُس نے کہا، ”میں یقین نہیں کرتا کہ بھائی برتنہم کے کہنے کا یہ مطلب تھا۔“

(38) میں نے کہا، ”جناب، میرا یہ بات کہنے کا یہی مطلب ہے۔ یہ خداوند یوں فرماتا ہے۔“ اور، پھر، یہ بات آج کے دور کی کلیسیا کے متعلق تھی۔

(39) اور اُس وقت، وہ نوجوان جو کہ بزنس مین تھا..... جبکہ اُس کا بھائی وہاں..... وہ اُس صبح ٹیلی ویژن کے لیے تصاویر لے رہا تھا، اُس کا دوسرا بھائی کیلیفورنیا میں سڑکوں کا۔ کارکاری سپروائزر ہے۔ تب ڈینی ہنری عبادت کے اختتام کے بعد، اس طرح، پلیٹ فارم پر آیا، جہاں وہ تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے، اُس نے مجھے بازوؤں میں لے لیا۔ اور اُس نے یہ الفاظ کہے، ”بھائی برتنہم، مجھے اُمید ہے کہ یہ بات کسی طرح خدا کے خلاف معلوم نہیں ہوتی، لیکن،“ کہا، کہ اسے مکاشفہ کا 23 باب بنایا جاسکتا ہے۔“ کیونکہ، مکاشفہ میں کل 22 باب ہیں۔ اُس نے کہا، ”مجھے اُمید ہے کہ یہ بے دینی والا کوئی معاملہ نہیں ہے۔“ اُس نے اس کے علاوہ اور کچھ نہ کہا تھا..... اب، وہ ایک پشٹ نوجوان تھا، اور مافوق الفطرت کاموں کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا۔ اور وہ مجھے اپنے بازوؤں میں لیے کھڑا تھا، کہ اُس نے کسی غیر زبان میں بولنا شروع کر دیا۔

(40) اور جب وہ غیر زبان میں بول رہا تھا، اُس وقت وہاں ایک۔ ایک بھاری وجود، سیاہ فارم عورت عین میرے سامنے بیٹھی ہوئی تھی، وہ اٹھی، اور کہا، ”اس کا ترجمہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“

اُس نے کہا، ”میں شیرپورٹ، لوزیانہ، یا، بیٹن روج، لوزیانہ کی رہنے والی ہوں۔“ اُس نے کہا، ”یہ واضح طور پر فرانسیسی زبان ہے۔“

(41) کوٹرلی ڈیکس، جو ایک فرانسیسی شخص تھا، وہاں بیٹھا ہوا تھا، اُس نے کہا، ”بلاشبہ، میں فرانسیسی آدمی ہوں، اور یہ مکمل طور پر فرانسیسی زبان تھی۔“

(42) میں نے کہا، ”ایک منٹ ٹھہریں۔ اس سے پہلے کہ آپ ہمیں بتائیں، آپ بھی لکھیں جو کچھ اس نے کہا ہے، اور آپ بھی لکھیں جو کچھ اس نے کہا ہے۔ جو کچھ آپ بتانا چاہتے ہیں اسے لکھیں، اور پھر آپ کی تحریروں کو دیکھتے ہیں۔“ اور یوں ایک نے لکھا، اور دوسرے نے بھی لکھا، حتیٰ کہ یہ تحریر لکھنے کا عمل ایک جیسا تھا۔

(43) اور جب وہ تحریریں اوپر لائے، تو پھر تقریباً اُسی وقت، پچھلی طرف سے ایک بھورے بالوں والا، خوبصورت جوان آیا۔ وہاں، اُس کے بیٹھنے کیلئے کوئی جگہ نہ تھی؛ اس لیے وہ پیچھے کھڑا ہوا تھا۔ وہ چلتا ہوا آیا، اور کہا، ”صرف ایک منٹ، میں بھی، اپنی تحریر پیش کرنا چاہوں گا۔“ اُس نے کہا، ”میں یواین، اقوام متحدہ کیلئے فرنیچ مترجم ہوں۔“ اُس نے کہا، ”میں اپنی تحریر بھی دینا چاہوں گا۔“

(44) اور، وہاں، فرانسیسی زبان کی، یہ تینوں تحریریں بالکل ایک جیسی تھیں۔ اور یہاں اسے یوں پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ اصل تحریروں میں سے، ایک تحریر لی گئی ہے۔ یہ خود، ڈینی کی تحریر ہے، جو اُس نے اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔ بیشک، یہ کرسچن برنس مین کے لوگوں کے درمیان تھی، اور وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ تُو نے تنگ راستے، مشکل راستے کا انتخاب کر لیا ہے؛ تُو اپنے انتخاب کے مطابق چلا

ہے۔

تُو نے درست اور صحیح فیصلے کا چناؤ کیا ہے، اور یہ میرا راستہ ہے۔

اس عظیم فیصلے کی بدولت، آسمان پر ایک بہت بڑا اجرتیرا منتظر ہوگا۔

تُو نے کیسا جلالی فیصلہ کیا ہے!

یہ بذاتِ خود ایسی چیز دیگا جو الہی محبت میں عالیشان فتح ہوگی۔“

(45) اب، نیچے اُس شخص نے اپنے نام کے دستخط کیے تھے۔ ”مندرجہ بالا بیان اس کی طرف سے ترجمہ کیا گیا..... جو کہ ڈینی ہنری نے بھائی برتھم پر نبوت کرتے ہوئے ادا کیے، لاس اینجلس، کیلیفورنیا کے کیفے ٹیریا میں تین آدمیوں نے اس کی گواہی دی۔“

(46) اب، وہی نوجوان جس نے یہ نبوت کی تھی، اور اسے معلوم تک نہ تھا کہ وہ کیا بول رہا تھا، مہینہ پہلے یروشلمیم میں تھا۔ اُسے اُس غار میں جانے اور۔ اور لیٹنے کا بھی موقع ملا جہاں یسوع کو موت کے بعد دفن کیا گیا تھا۔ اور جب وہ وہاں لیٹا ہوا تھا، تو وہ کہتا ہے کہ میرا خیال پوری شدت کیساتھ اس کے ذہن میں آ گیا اور اُس نے رونا شروع کر دیا۔ اُس نے سوچا، ”تمام کلیسیاؤں، اور اس دنیا اور ان چیزوں کے مقابلے میں کھڑا ہونا بھائی برتنہم کیلئے کس قدر دشوار ہے!“

(47) جیسا۔ جیسا کہ ایک دفعہ، بلی گراہم کے ساتھیوں میں سے، ایک نے کہا، ”ہم بلی گراہم کو دیکھ سکتے ہیں، کیونکہ اُس کیلئے تمام کلیسیائیں متحد ہیں۔ ہم اور ل رابرٹس، پنتی کاسٹل کو دیکھتے ہیں۔ جبکہ کلام کے برعکس لوگوں کو سکھایا گیا ہے، لیکن ہمارے پاس ایسا کچھ بھی نہیں ہے؟“ یہ خُدا ہے۔

(48) اور، ڈینی، وہ مشغلے کے طور پر، چھوٹے پتھر بناتا ہے۔ وہ اس جگہ بھی گیا جہاں صلیب کو گاڑا گیا تھا، جہاں وہ کہتے ہیں کہ چٹان پر صلیب کو گاڑا گیا تھا۔ ارد گرد کوئی نہ تھا، اُس نے چٹان کا چھوٹا سا ٹکڑا توڑ لیا اور یادگار کے طور پر اپنی جیب میں ڈال لیا، گھر آیا تو اُس نے مجھے اُس میں سے بٹنوں کا ایک جوڑا بنا دیا۔ اور، عجیب بات ہے، کہ جب اُس نے یہ بٹن بنائے، تو وہ خون آلودہ دکھائی دے رہے تھے۔ اور اُن دونوں کے درمیان، بالکل درمیان میں تسلسل سے، ایک سیدھا، اور تنگ ساراستہ بنا ہوا تھا۔ اب ہوسکتا ہے کہ یہ محض..... دیکھیں، شاید کوئی اور اس پر توجہ نہ دے، لیکن میرے لیے باقی تمام چیزوں کی طرح قابل تعریف ہے جن پر میں ایمان رکھتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ ہر چیز کا کچھ مطلب ہے۔

(49) اور اب، اس وقت میں، جو کچھ بھی خُداوند نے کیا ہے..... اگرچہ کیا یہ وہی بات نہیں ہے جس کی اُس نے نبوت کی، ملا کی 4 باب اور لوقا 17 باب میں، اور کلام کے اور کئی حصوں میں کہا گیا کہ اس آخری زمانہ میں یوں ہونا ہے، میں شاید آخر میں اس کا ذکر کروں، اس نے آدمی کیلئے بنیاد قائم کر دی ہے جب وہ آئیگا۔ اگر ایسا ہی ہو، تو میں قادرِ مطلق خُدا کا نہایت شکر گزار ہوں، کہ میں نے غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے، اُس کے لیے کچھ کیا ہے، تاکہ جو محبت میں اُس سے رکھتا ہوں، اور جو محبت ہم سب لوگوں کیساتھ رکھتے ہیں، اور جو محبت اُسکی مجھ سے ہے میری حوصلہ افزائی ظاہر کرنے کیلئے ہے۔

(50) ایسیلئے، میں نے بڑے خلوص کے ساتھ، اس مضمون شادی اور طلاق تک رسائی حاصل کی

ہے۔ خُدا ہم سب پر رحم کرے۔

(51) اور اب نور سے سنیں۔ اور، بہنوں، اُٹھ کر باہر نہ چلے جانا؛ تھوڑی دیر کیلئے بیٹھیں رہیں۔ بھائیو، آپ بھی ایسا ہی کریں۔ اپنا سیٹ بند نہ کریں، جو یہ اس برقی آلات پر آ رہا ہے۔ ایسا نہ کریں۔ اس پیغام کے ختم ہونے تک، کچھ منٹوں کیلئے آرام سے بیٹھے رہیں۔ نہایت توجہ سے سنیں۔ اگر آپ متفق نہ ہوں، تو جو حوالے میں استعمال کروں انھیں درج کرتے جائیں، اور پھر آپ اپنا فیصلہ کرنے سے پہلے دُعا کے ساتھ اُن کا مطالعہ کریں۔

اے خُدا، ہماری مدد کر جبکہ ہم اس مضمون تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (52) اب، یہ شاید کچھ طویل ہو سکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ جلدی میں ہوں۔ اور ہم سب، اپنا وقت، سچائی اور تفصیل کیساتھ، خُدا کے کلام کا مطالعہ کرنے میں صرف کریں، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس کا مطالعہ کیسے کیا جاتا ہے۔

(53) آئیں مقدس متی کے، اُنیسویں باب کیساتھ شروع کرتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے، کہ اُنیسویں باب کی آٹھویں آیت سے، شروع کرتے ہیں، میں شروع کرنا چاہتا ہوں۔ غالباً میں پہلی آیت ہی سے شروع کرتا ہوں، اور اُنیسویں باب کی آٹھویں آیت تک پڑھتا ہوں۔

(54) اب، یاد رکھیں، کہ جو باتیں میں بیان کرتا ہوں لازماً خُدا کے کلام میں سے آنی چاہئیں۔ یہ میرے اپنے خیالات نہیں ہو سکتے، کیونکہ میرے خیالات کسی بھی دوسرے انسان جیسے ہی ہیں۔ بلکہ یہ خُدا کے کلام کیساتھ تسلسل میں ہونا چاہیے۔ یاد رکھیں، خُدا ہر چیز کو تسلسل میں قائم رکھتا ہے۔ خُدا کبھی تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ کیا آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] وہ یکساں ہے۔

(55) اب میں اُنیسویں باب میں سے پڑھوں گا۔ جب یسوع یہ باتیں ختم کر چکا، تو ایسا ہوا، کہ گلیل سے روانہ ہو کر، یردن کے پار یہودیہ کی سرحدوں میں آیا؛

اور ایک بڑی بھیڑ اُسکے پیچھے ہوئی؛ اور اُس نے اُنھیں وہاں اچھا کیا.....

اور فریسی اُسے آزمانے کو، اُس کے پاس آئے،.....

(56) میں یہاں رُک گیا ہوں تاکہ آپ زور دیکر سمجھیں کہ اُس کی آزمائش کرنے والا کون تھا۔

..... اور کہنے لگے، کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟

اُس نے جواب میں کہا، کیا تم نے نہیں پڑھا، کہ جس نے اُنھیں بنایا اُس نے ابتدا ہی سے اُنھیں مرد اور عورت بنایا،

اور کہا، کہ اس سبب سے مرد باپ سے..... اور ماں سے جدا ہو کر، اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا: اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے؟

پس وہ دونیں، بلکہ ایک جسم ہیں۔ اسیلئے جسے خُدا نے جوڑا ہے، اُسے آدمی جُدا نہ کرے۔ اُنھوں نے اُس سے کہا، پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا، کہ..... طلاق نامہ دے کر چھوڑ دی جائے؟

اُس نے اُن سے کہا، کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی: مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا۔ اب، خُدا، ہماری مدد فرمائے۔

(57) یہ کلام، یہ سوال وہ ہے، جو یسوع کی خدمت کے آغاز ہی میں اُسکے سامنے لایا گیا۔ اور یہی سوال موسیٰ کی خدمت کے آغاز میں اُسکے سامنے لایا گیا تھا۔ یہ ایمانداروں کے دلوں میں ایک اہم ترین سوال ہے۔ گنہگار اسکی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ ایمانداروں کیلئے ہے، کیونکہ ایماندار ہمیشہ وہی سب کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے وہ جانتا ہے کہ خُدا کے سامنے کیسے ٹھیک طور پر زندگی بسر کی جائے۔ اس لیے یہ، جہاں کہیں مذہب کا سوال اُٹھتا ہے، وہاں شادی اور طلاق کا مسئلہ بھی سامنے آتا ہے، (کیوں؟) اس لیے کہ یہ حقیقی گناہ کے آغاز کا سبب ہے۔ گناہ کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی۔ اور اسی سبب سے اس نے ہمیشہ پرورش پائی ہے، اس لیے کہ گناہ کا آغاز ہی اس سے ہوا تھا۔

(58) اب ان تمام باتوں کی وضاحت کیلئے میرے پاس وقت نہیں ہوگا، لیکن میں آپکے خطوط وغیرہ کے جواب بخوشی دوں گا جو میں کر سکتا ہوں۔ یا، ہم نے اسے ثابت کرنے کیلئے، اس موضوع پر لکھی ہوئی کتابیں، اور بہت سے سوالات، اور یہاں تک کے اخباروں کے تراشے بھی حاصل کیے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ یہ حوا تھی (جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے اُس نے جو کھایا تھا وہ سیب تھا، حالانکہ یہ کلام میں کہیں نہیں لکھا، اور اب وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ خوبانی تھی؛ یہ ایسی کوئی بھی چیز نہیں تھی۔)، حوا نے زنا کاری کی، جس کے نتیجے میں پہلا لڑکا پیدا ہوا، جو قائل تھا، اور شیطان کا اپنا بیٹا تھا، اس لیے کہ بُرائی اُس کے اندر سکونت کرتی تھی۔ بُرائی بائبل سے نہیں آئی تھی۔ شیطان کا بیٹا قائل تھا۔

(59) اب میں آپکا سوال جانتا ہوں، ”کہ خوانے کہا، مجھے خُداوند سے ایک مرد ملا۔“ یہ بالکل

دُرست ہے۔

(60) آپ اِس شہر کی سب سے بے حیا عورت، سب سے بُرے مرد کو لے سکتے ہیں؛ اگر اُن کے ہاں بچہ پیدا ہوا، تو وہ خُداوند کی طرف سے ہی ہوگا، کیونکہ خُدا نے قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔ اور اُن قوانین کے مطابق، جیسے سورج کا طلوع ہونا ہے؛ آپ کوئی اُونٹ کٹارے کا بیج کسی اچھے کھیت میں بودیں، تو وہ اُگے گا۔ اُسے اُگنا ہوگا، کیونکہ یہ خُدا کا قانون ہے۔ جب بیج کو بویا جاتا ہے، تو وہ ضرور اُگتا ہے۔ خُدا کے سوا زندگی کو کوئی پروان نہیں چڑھا سکتا، کیونکہ یہ خُدا کے قوانین کے مطابق کام کرتی ہے۔ اسی لیے جب بُرائی کا بیج حوا کے رحم میں بویا گیا، تو اُسے اُگنا پڑا تھا، کیونکہ یہ خُدا کا پیداواری قانون ہے۔ اور یہ وہاں پرورش پانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکتا تھا، اور یوں اِسے خُدا کی طرف سے آنا تھا۔

(61) یہی سبب ہے کہ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں، ”ننھے بچے“، جو کہ بعض اوقات ”بغیر مسیحی والدین کے پیدا ہوتے ہیں، ہلاکت میں جاتے ہیں۔“

(62) یسوع مسیح کا خون بچے کا کفارہ دیتا ہے، مجھے اِس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ کیسے پیدا ہوا یا کتنی بُرائی میں پیدا ہوا تھا۔ یسوع خُدا کا بڑا ہے جو جہان کے گناہ اُٹھا لیتا ہے۔ چھوٹا بچہ تو بے نہیں کر سکتا، کیونکہ اُس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کیلئے وہ توبہ کرے، اور یہ دُنیا کا وہ گناہ ہے جو مسیح کے خون کے وسیلہ اُٹھا لیا گیا ہے۔ بچے آسمان پر جاتے ہیں۔

(63) یہ حقیقی گناہ ہے، اور یہی وجہ ہے کہ یہ۔ یہ ایک سوال بن گیا ہے۔ جب خُدا کی طرف سے کوئی بھی عظیم واقعہ آتا ہے، تو پہلی بات یہی ہوتی ہے: ”شادی اور طلاق کے متعلق کیا خیال ہے؟“ اب، ہمیشہ کی طرح، لوگوں کے درمیان یہ اب بھی ایک سوال ہے۔ جس طرح یہ یسوع کے دُنوں میں تھا، جیسے یہ موسیٰ کے دُنوں میں تھا، جیسے یہ موجود رہا ہے، اور آج کے دِن تک، یہ سوال لوگوں کے درمیان موجود ہے، کیونکہ لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ سچائی کیا ہے۔

(64) لیکن جہاں ایک سوال ہوتا ہے، وہاں ایک جواب بھی ضرور ہوتا ہے۔ اور جس طرح کہ اِس ہفتہ سے پہلے، میں نے کہا تھا، کہ اگر کوئی جواب ہو، تو اُسے درست جواب ہونا چاہیے۔ اور اگر ہم کسی بات کا ایسا جواب حاصل کریں، کہ وہ۔ وہ درست نہیں ہے، تو ہم جانتے ہیں کہ وہ غلط ہے۔

لیکن اگر، آپ سچائی کو جاننا چاہتے ہیں، تو آپ اُس وقت تک سوال پوچھتے رہیں گے جب تک سچے سوال کا جواب نہیں مل جاتا۔ چونکہ یہ بائبل کا سوال ہے، اسلئے اس کا جواب بھی بائبل سے ہونا چاہیے۔

(65) یہ یوں ہے جیسے میں نے کہا، کہ اگر آج صبح میں مشرق کی طرف جانا چاہتا ہوں، تو بہتر بات یہ ہے کہ میں یہ جانتا ہوں، مجھے میدان میں جا کر کسی خاص چیز کو تلاش کرنا پڑتا، جس کی سمت مشرق کی طرف ہوتی، اور میں مشرق کی طرف چلا جاتا۔ اگر کوئی شخص کہتا، ”بھائی برتنہم، یہ مشرق ہے۔“ امکان کے لحاظ سے، یہ مشرق ہے، لیکن یہ شمال مشرق ہے۔ یوں میں جس کی تلاش میں تھا میں اُس کے پاس سے گزر جاتا؛ جب اسکے غلط ہونے کا علم ہوتا، تب مجھے واپس آنا پڑتا۔ اور پھر اگر کوئی شخص کہتا ”بھائی برتنہم، اس طرف، اپنے دائیں جانب جائیں۔“ اب، یہ بھی، امکان کے لحاظ سے مشرق ہے، لیکن یہ جنوب مشرق ہے۔ میں اپنی مطلوبہ چیز کھودیتا جس کی تلاش میں میں تھا، کیونکہ میں کامل اور سیدھے راستے کی حدود سے باہر چلا گیا تھا۔

(66) اب، مسئلہ یوں ہے کہ، ہمارے پاس شادی اور طلاق کے متعلق دو قسم کے نظریات ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ، اُن میں سے ایک یہ کہتا ہے، کہ ”ایک آدمی صرف ایک ہی بار شادی کر سکتا ہے، جب تک کہ اُس کی بیوی فوت نہ ہو جائے۔“ اور یہ سوالات میں ایک ہے، لیکن، اگر آپ اسکی پیروی میں چلتے رہیں، تو آپ کشتی سے باہر گر پڑتے ہیں۔ اور پھر دوسرا نظریہ کہتا ہے، ”اوہ، اگر بیوی یا خاوند، یا تو دونوں میں سے ایک، زنا کاری کا مرتکب ہوتا ہے، تو دونوں میں سے ایک اس سے علیحدگی اختیار کر سکتا ہے اور دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔“ آپ خود کو دیکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے بھی کشتی سے باہر گر پڑتے ہیں۔

(67) پس، دیکھیں، یہ نہ جنوب مشرق یا شمال مشرق چاہیے؛ بلکہ ہمیں سیدھی مشرق کی سمت چاہیے۔ اگر آپ اس طرف جاتے ہیں تو کلام سے باہر ہو جاتے ہیں، اور اگر دوسری طرف جاتے ہیں تو بھی کلام سے باہر نکل جاتے ہیں۔ ہم اس مقام کو جاننا چاہتے ہیں جہاں کلام کلام سے ملتا ہے، اور ہم جان لیتے ہیں کہ اس کی سچائی کیا ہے۔ ہر کوئی اسے مختلف طریقہ سے لیتا ہے، اور درست جواب حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے، لیکن پھر بھی اس کا جواب موجود ہونا ضروری ہے۔

(68) آج بھی، یہی صورت حال ہے، کلیسیا میں دو قسم کے تعلیمی نظریات پائے جاتے ہیں؛ اُن میں سے ایک کیلون ازم ہے، اور دوسرا آرمین..... آرمینین ازم ہے۔ ان میں سے ایک گروہ قانون

پرست ہے، اور دوسرا افضل پرست ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کیلونٹ، یعنی فضل پر ایمان رکھنے والے لوگ، وہ کہتے ہیں، ”خدا مبارک ہو، مجھے تمباکو نوشی کرنے سے تکلیف نہیں پہنچتی، مجھے شراب نوشی کرنے سے تکلیف نہیں پہنچتی۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں، مجھے ہمیشہ کی زندگی کا تحفظ مل چکا ہے۔“ جبکہ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں، کہ قانون پرست، کہتے ہیں، ”اوہ، میں اُس کے آگے چیخ و پکار کر ناپسند کرونگا، میں اُسے اپنی سوچ کا ایک جوہر دکھانا پسند کرونگا، لیکن، میں ایک مسیحی ہوں، مجھے خاموش رہنا چاہیے۔“ دیکھیں، آپ خود کو دو مختلف راستوں پر پاتے ہیں، اور اُن میں سے ایک بھی درست نہیں ہے۔ اب، یہ کہنا دشوار تو ہے، لیکن یہی سچائی ہے۔

(69) ہم خود کو دو مختلف راستوں پر پاتے ہیں؛ ایک راستہ ایک طرف جاتا ہے، اور دوسرا کسی اور طرف۔ آئیں اب دیکھتے ہیں کہ سچائی کیا ہے۔

(70) اب سُنیں، اور غور کریں کہ یہ بات آپ کو قابلِ فہم لگتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر میں بیرون ملک جانے کی تیاری کر لوں۔ اور اب میں اپنے ہی خاندان کی مثال لوں گا۔ تو میں اپنی بیوی کو اپنے قریب بلاؤں گا، اور میں کہوں گا، ”ہم جا رہے ہیں..... بلکہ پیاری، میں سمندر پار جا رہا ہوں۔“ اب یہ قانون پرستوں کے نظریہ والی بات ہے، ”اب، میری بیوی، میں تم پر ایک قانون لاگو کرنے جا رہا ہوں! میرے جانے کے بعد اگر تم نے کسی آدمی سے روابط قائم کیے، تو جب میں واپس آتا ہوں تو تم طلاق شدہ عورت ہوگی۔ میں نہیں چاہتا کہ تم کسی سے نظریں ملاؤ، یا تم کسی سے تعلقات قائم کرو! کیا تم یہ سمجھ گئی؟ میں تمہارا شوہر ہوں! اگر تم نے ایسا کیا، تو میں واپس آ کر تمہیں چھوڑ دوں گا۔“

(71) پھر بیوی قریب آتی ہے اور مجھے ٹائی سے پکڑتی ہے، اور کہتی ہے، ”میرے اچھے آدمی، میں بھی تمہیں کچھ کہنا چاہتی ہوں، دیکھو، دیکھو، کہ اگر تم نے کسی عورت سے نظریں چارکیں، یا کسی عورت کو قبول کر لیا، یا کسی عورت کے ساتھ تعلقات قائم کیے، تو پھر جب تم واپس آتے ہو تو تم طلاق شدہ مرد ہو گے۔“ اب، یہ خوشگوار گھر نہیں ہوگا؟ یہ قانون پرست ہیں۔ ٹھیک ہے۔

(72) اب، دوسری صورت میں، اگر سمندر پار جاتا ہوں اور مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے..... وہاں جاؤں اور کہوں، ”اب، دیکھو، میں اس عورت کو باہر لے جاؤں گا۔ اوہ، میری بیوی کی خیر ہے، اُسے اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے۔“ میری بیوی کہتی ہے، ”میں اُس آدمی کے ساتھ باہر جاؤں گی۔ بلی کی خیر ہے، اُسے اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے۔“ اگر میں پروا نہیں کرتا، تو مجھ میں کوئی غلطی ہے؛

میں اس عورت سے سچی محبت نہیں کرتا۔ اور اگر وہ کوئی پرواہ نہیں کرتی، تو اُس میں کوئی غلطی ہے۔ وہ میری بیوی ہے؛ میں نہیں چاہتا کہ دوسرا آدمی اُسکو بہتوف بنائے۔ وہ میری بیوی ہے۔

(73) اب، اس کا درست حل یہ ہے، کہ اُن دونوں نے ہی سچائی کو حاصل کیا، لیکن درست سچائی کو نہیں۔

(74) اب جب میں سمندر پار جاتا ہوں، تو درست طریقہ اپنانے کی غرض سے، میرا چھوٹا سا خاندان ایک ساتھ اکٹھا ہو جاتا ہے، اور ہم مل کر دُعا کرتے ہیں۔ میں اُنھیں خُدا کے سپرد کرتا ہوں، اور وہ مجھے خُدا کے سپرد کرتے ہیں۔ جب ہم ایسا کر لیتے ہیں، تو ہم سمندر پار جاتے ہیں..... بلکہ میں سمندر پار چلے جاتا ہوں۔ اب، میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے؛ مجھے اُس پر اعتماد ہے۔ میں اُس سے محبت کرتا ہوں؛ اور اُسے مجھ پر اعتماد ہے۔ جب تک میں اُس کے ساتھ اسی طرح محبت کرتا رہوں گا، وہ میرے کسی اور عورت پر مائل ہونے کے متعلق کبھی فکر مند نہیں ہوگی۔ جب تک میری بیوی سچے دل سے میرے ساتھ محبت کرتی رہے، تو تب تک مجھے یہ سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ کوئی اور آدمی اُس کیساتھ باہر جاسکتا ہے، اسلئے کہ وہ میری بیوی ہے اور مجھے اُس پر بھروسہ ہے۔

(75) مجھے یقین ہے، کہ اگر واقعی مجھ سے غلط کام ہوئے جائے، کوئی غلطی سرزد ہو جائے اور میں کسی عورت کے پاس چلا جاؤں، تو واپس آ کر بیوی کے آگے اقرار کروں، اور اُسکو بتاؤں، ”میڈا، میرا ہرگز ایسا کوئی مقصد نہ تھا۔ میں بس جال میں پھنس گیا تھا؛ وہ عورت سیدھی میری طرف آئی اور۔ اور مجھے بازو سے پکڑ لیا، اور ایسا ویسا شروع کر دیا؛“ مجھے یقین ہے بیوی سمجھ جائیگی۔ مجھے یقین ہے وہ اس کیلئے میرا قصور معاف کر دیگی۔ لیکن میں ایسا، کچھ بھی نہیں کروں گا، کیونکہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ مجھے معاف کر دیگی، لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں ہرگز، اُس کا دل نہیں دکھاؤں گا۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے معاف کر دیگی، لیکن تو بھی میں اُس کا دل نہیں دکھانا چاہتا۔

(76) یہی طریقہ خُدا کے ساتھ بھی ہے۔ اگر میں..... اگر فیلیو محبت، جو انسانی محبت ہے، رفاقتی محبت ہے، کسی مرد کو اپنی بیوی کے متعلق ایسا سوچنے پر مائل کر سکتی ہے؛ تو پھر اگاہے محبت کے متعلق کیا خیال ہے، یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ”خُدا کی محبت“، وہ مجھے یسوع مسیح کے متعلق کیسا کچھ سوچنے پر مائل کرے گی؟ میں، جب تک میں ایسا کرنا چاہتا ہوں، تو ایسا کرنا میرے دل میں ہے! خواہ..... میں کہتا ہوں، جب تک ایسا کرنا میرے دل میں ہے، میں ایسا کروں گا۔ قانون پرستی مجھے ایسا

نہیں کرنے دے گی، اُس صورت میں مجھے علم ہے کہ مجھے ایسا کرنے کی سزا ملے گی۔ لیکن اس کی حقیقی سچائی یہ ہے، کہ جب خُدا کی محبت آپ کے دل میں آ جاتی ہے تو تب آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس کی سچائی ہے۔ دو نظریات ہیں۔ نہ کہ قانون پرست یا دوسرا، یا کیلون ازم، بلکہ یہ دونوں ہیں۔

(77) پس، آج ہم دیکھتے ہیں، بہت ساری مختلف تنظیمیں ہیں۔ کیتھولک کلیسیا ہے، پروٹسٹنٹ کلیسیا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ وہی راستہ ہیں، دیکھیں، ”ہمارے پاس راستہ ہے، ہمارے پاس سچائی ہے۔“ پھر میتھوڈسٹ، کہتے ہیں، ”ہمارے پاس سچائی ہے۔“ پپٹسٹ کہتے ہیں، ”ہمارے پاس سچائی ہے۔“

(78) خیر، میری نظر میں، جس طرح وہ اُس طریقے کو محسوس کرتے ہیں، ویسا نہیں ہے، کیونکہ یسوع نے کہا تھا، ”حق میں ہوں۔“ سمجھے؟

(79) اسیلئے، جیسے گزشتہ رات میرا پیغام تھا، کہ یسوع ہی وہ جگہ ہے جہاں خُدا نے اپنے نام کو رکھا ہے، اور یہ پرستش کی واحد جگہ ہے۔ آپ اس لیے مسیحی نہیں ہیں کہ آپ پروٹسٹنٹ ہیں۔ آپ اسیلئے مسیحی نہیں ہیں کیونکہ آپ کیتھولک ہیں۔ آپ اسیلئے مسیحی نہیں ہیں کیونکہ آپ میتھوڈسٹ، پپٹسٹ، یا پنتی کاٹل ہیں۔ آپ اس لیے مسیحی ہیں کیونکہ آپ نے یسوع مسیح میں، پانی کے وسیلہ نہیں، بلکہ رُوح القدس کے وسیلہ بپتسمہ پایا ہے۔ ”ایک ہی ایمان ہے؛ ایک ہی خُداوند؛ اور ایک ہی بپتسمہ ہے،“ جو کہ پاک رُوح کا بپتسمہ ہے۔ پانی کا بپتسمہ آپ کو ایک رفاقت میں لاتا ہے۔ پاک رُوح کا بپتسمہ آپ کو مسیح میں شامل کرتا ہے۔ یہ سچائی ہے۔

(80) شادی اور طلاق کے متعلق ہمارے پاس دو خیالات ہیں۔ اب، جیسا کہ، اس آخری گھڑی میں، ہمارے خُداوند نے ہمارے لیے اپنے کلام کی سات مہروں کے بھیڑ کھول دیئے ہیں۔ اب، آپ میں سے بہت سے ہیں، یہ بات آپ کیلئے یونانی ہو سکتی ہے، لیکن میری کلیسیا جانتی ہے۔ کس سے؟ آپ نے روایات کے متعلق سُن رکھا ہے اور یہ بھی کہ کیا کچھ وقوع میں آچکا ہے۔ اور یہ سوال بائبل کا سوال ہے۔ یہاں ہمیں ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ تمام پوشیدہ راز جو بنائے عالم سے چھپے رہے ہیں اُن کا درست جواب ہونا چاہیے۔ اور بائبل نبوت کرتی اور بیان کرتی ہے کہ یہ بھید اس آخری گھڑی میں سامنے لائے جائیں گے۔ مکاشفہ 10، ”اور ساتویں فرشتہ کے آواز دینے کے زمانہ میں، یعنی لودیکیا ئی پیامبر کے زمانہ میں، خُدا کے تمام پوشیدہ بھید ظاہر ہو جائیں گے۔“

اور یہ آخری زمانہ ہے، جو کہ لودیکہ ہے۔

(81) اس ساری بیداری کو دیکھیں جو پندرہ سال سے یا اس سے زیادہ عرصہ پر چلی گئی ہے، اور اس میں سے کوئی تنظیم نہیں نکلی ہے۔ لوہر کے پاس بیداری تھی، وہاں ایک تنظیم بن گئی؛ ویسلی، وہاں ایک تنظیم بن گئی؛ الیگزینڈر کیسبل، وہاں ایک تنظیم بن گئی؛ اور تمام دوسرے بڑے بڑے..... جان سمٹھ اور غیرہ وغیرہ، مؤڈی، اور تمام دوسرے لوگ، تنظیمیں بن گئیں۔ لیکن یہاں ایک ایسا رہا ہے..... عموماً ایک بیداری تقریباً تین سال تک رہتی ہے۔ لیکن یہ پندرہ سال سے زیادہ عرصہ سے جاری ہے، اور اس میں سے کوئی بھی تنظیم نہیں نکلی ہے، اس لیے کہ یہ بیچ کا وقت ہے۔ اب مزید کوئی چھلکا نہیں ہے؛ چھلکا جانے کے بعد، اب یہ بیچ ہے۔

(82) خُدا تیار ہے، اگرچہ اب خُدا ایسا نہیں کر رہا، وہ یسوع مسیح، یعنی اپنے کلام کے ذریعے ایک کلیسیا کو کمالیت کی طرف بلارہا ہے۔ غور کریں، کہیں جواب ضرور موجود ہونا چاہیے، اور چونکہ سات مہرین، خُدا کے سات سر بستہ بھیڑ تھے۔

(83) کتنے اس بات کو سمجھتے ہیں، اپنا ہاتھ بلند کریں۔ آئیے دیکھتے ہیں۔ سنیں، میرا خیال ہے کہ زیادہ تر ہماری جماعت کے لوگ ہیں۔ آپ اگر نہیں سمجھتے، تو جلدی اس موضوع پر، کتابیں تیار ہو جائیں گی۔ اب ہمارے پاس کتابیں ہیں، یعنی اس سے متعلق کچھ کتابیں موجود ہیں۔

(84) ہمارے متن میں، یسوع، ہمیں کلام میں سے درست جواب حاصل کرنے کیلئے، ابتدا کی طرف واپس جانے کو کہہ رہا ہے۔

(85) اب، جب یہ مسئلہ اسکے سامنے پیش ہوا، تو دو باتیں پیش نظر تھیں۔ کانہوں نے اُس سے کہا، ”کیا ہر ایک سبب سے، آدمی اپنی بیوی کو چھوڑ کر، دوسری سے شادی کر سکتا ہے؟“

اور یسوع نے کہا، ”ابتدا سے ایسا نہ تھا۔“

پھر انھوں نے کہا، ”موسیٰ نے کہا تھا کہ طلاق نامہ لکھ کر چھوڑ دی جائے، یوں وہ ہر ایک سبب سے اُسے چھوڑ سکتے تھے جو وہ چاہتے تھے۔“

(86) یسوع نے کہا، ”کہ، موسیٰ نے ایسا کیلئے کیا،“ میں تھوڑی دیر بعد اسے بیان کروں گا، ”تمہاری سخت ولی کے باعث یوں کہا؛ مگر اُس وقت، یعنی ابتدا سے ایسا نہ تھا۔“ آج بھی سوال ہے!

(87) آج سوال ہے، مثلاً عالمی امن کا، ”کہ کیا یہ سیاست، یا اقوام متحدہ کے، متحد ہونے کے

ذریعے آ رہا ہے؟“ میں آپ سے کہتا ہوں نہیں۔ یہ چیز ہمیشہ ناکام ہوئی ہے، اور یہ دوبارہ بھی ہوگی۔ لیکن سوال کا درست جواب باقی ہے، ”کیا زمین پر امن قائم ہو جائیگا؟“ جی ہاں، جب زمین پر سے گناہ کا خاتمہ کر دیا جائیگا، تو امن قائم ہو جائیگا۔ لیکن اُس وقت تک، کوئی امن قائم نہیں ہوگا،“ قوم پر قوم، اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کریگی۔“ خُدا نے گناہ کیلئے علاج مہیا کیا۔ اب غور سے سُنیں۔ خُدا نے دُنیا میں گناہ سے بچنے کیلئے علاج مہیا کیا، لیکن زمین پر کے انسان نے خدا کے علاج کو قبول نہ کیا۔ (88) خُدا نے ہمیں علاج مہیا کیا اور اپنی بیویوں سے شادی کرنے اور اُنکے ساتھ رہنے کا طریقہ دیا، لیکن انسان خُدا کے مہیا کردہ علاج کو قبول نہیں کریگا، اور اِس پر اُس کے کلام کو قبول نہ کریگا۔ یسوع نے یہ کہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ۔ کہ اُس نے، یہ اپنے کلام کے متعلق کہا تھا، ”آسمان اور زمین، ٹل جائیں گے، لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔“

(89) سوال کے، صحیح جواب کیلئے یسوع ہمیں واپس لیکر جانا چاہتا ہے، کہ ابتدا کی طرف واپس جائیں۔ پھر، یہ پیدائش میں ہوگا، اِس لیے کہ پیدائش کا لفظ بائبل میں ہر سوال کیلئے بیج کا باب ہے۔ اور آپ کو ہمیشہ بیج کی طرف واپس جانے کی ضرورت ہے تاکہ آپ دیکھ پائیں کہ کس کھیت میں کس قسم کا بیج ہے، تاکہ دیکھیں کہ اِس سے آپ کی فصلیں کس قسم کی ہوں گی۔ اب، کس قسم کا بیج بویا گیا ہے؟ پیدائش، بیج کا باب ہے، ایسے ہم پیدائش کی طرف واپس جائیں گے۔ یسوع نے ہمیں اُس کلام کا حوالہ دیا، ”جو ابتدا میں تھا۔“ اب، یاد رکھیں، یہ وہ موقع تھا جب وقت کا آغاز ہوا۔ اِس سے پہلے، ابدیت تھی۔ اب، اگر ہم ابتدا میں واپس جائیں، تو غور کریں، وہاں ہمارا سوال تھا۔

(90) اب اِس میں ناکام نہ رہیں! یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آہستہ روی سے گفتگو کروں، ایسے کہ لوگ تاروں پر رابطہ کیے ہوئے ہیں، اور یہ ٹیپ واضح طور پر اِسے کہے گا۔

(91) اگر یسوع نے کہا، ”ابتدا کی طرف واپس جاؤ،“ تو ابتدا میں زمین پر ہر چیز کا صرف ایک ہی جوڑا تھا۔ ایک ہی آدم تھا، اور ایک ہی حوا تھی، وہ خُدا کے وسیلہ ملائے گئے تھے۔ ایک ہی گھوڑی تھی، اور ایک ہی نر گھوڑا تھا؛ ایک طوطی، اور ایک ہی نر طوطا تھا۔ ”ابتدا میں ایسا تھا،“ اُس نے ہمیں ابتدا کی طرف جانے کا کہا ہے، تو اُس وقت وہاں ہر چیز کا صرف ایک ہی جوڑا تھا۔ کیا یہ سچ ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“ ایڈیٹر۔] پھر، ہم دیکھتے ہیں کہ ”ابتدا میں“ ہر چیز مکمل ترتیب میں چل رہی تھی اور خُدا کے ساتھ ہم آہنگ تھی، کچھ بھی بے مقصد نہ تھا۔

(92) آسمان پر اب بھی ہر چیز مکمل یکسانیت کیساتھ چل رہی ہے؛ تمام ستارے، کہکشاں، شمسی نظام، ہر چیز مکمل ترتیب میں ہے۔ اُن میں سے کسی کا جنبش کھانا، سارے پروگرام میں خلل ڈالنے کا سبب ہوگا۔

(93) اب سنیں۔ کیا آپ سمجھ گئے؟ ایک انحراف سارے پروگرام کو خراب کر دیتا ہے! اب، جب ایک آدمی اور ایک عورت، یعنی بنی نوع انسان خُدا کے ساتھ رابطہ اُستوار رکھ کر چل رہے تھے، تو اُس عورت نے گناہ کا ارتکاب کیا اور یوں روئے زمین پر کے اُس سارے پروگرام کا خُدا سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ اِسیلئے، اِس کتاب میں صرف ایک لفظ کا اضافہ کرنے، یا ایک لفظ اِس میں سے نکالنے سے، ایک مسیحی کا خُدا سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے، کلیسیا کا خُدا سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے، ایک خاندان کا خُدا سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔ خُدا کے کلام کے ہر لفظ کو قبول نہ کرنے سے، ہر ایماندار کا خُدا سے رابطہ ٹوٹ سکتا ہے۔

(94) پھر، یہ عورت ہی تھی جو پیارے گھر سے نکالے جانے کا سبب بنی۔ یہ کوئی کروبی نہ تھا جس نے زمین کو نقصان پہنچایا۔ یہ آدم نہیں تھا جس نے گھر کو ترک کیا تھا۔ اور کوئی بھی نہیں تھا جس نے گھر کو پرے پھینک دیا تھا، اور ہر چیز کا رابطہ توڑ ڈالا تھا، یہ صرف ایک عورت، جو اتھی۔ یہیں پر اُس ”ابتدا“ کا جس کا ذکر یسوع نے کیا، سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔ یسوع نے کہا تھا، ”خُدا نے، ابتدا میں، ہر جاندار کا، ایک نر اور مادہ پیدا کی۔“ اور اب جب اُس عورت نے..... گھوڑے کی مادہ، یا کتے کی مادہ نے نہیں؛ بلکہ عورت نے ایسا کیا، اُس نے زمین پر خُدا کے کام کے پورے سلسلہ کو توڑ دیا، اور ہر چیز کو موت کے حوالے کر دیا۔ مرد نے نہیں، بلکہ عورت نے، اُس نے عہد کو توڑ ڈالا۔ اُس نے عہد کو توڑا، پس (کیوں؟) کیونکہ وہ خُدا کے کلام کی حدود سے باہر نکل گئی۔ اب، اگر اُس نے اپنا عہد اپنے خاوند سے توڑ دیا، تو اُس نے اپنا عہد خُدا سے بھی توڑ دیا؛ پھر، چونکہ اُس نے خُدا کے ساتھ عہد شکنی کی، تو اُس نے اپنے شوہر سے بھی عہد شکنی کی۔

(95) اور جب آپ اپنا وعدہ اور خُدا کے کلام کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑ دیتے ہیں، تو اُسی وجہ سے بہت سے ناجائز کلیسیائی ارکان پیدا ہوتے ہیں، جو کہ ایک گروہ کی صورت میں اکٹھے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں، ”اچھا، اِس کا یہ مطلب نہیں تھا،“ اور اِسی سے پورے گروہ کا خُدا سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ”ہم اِس بات پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر جونز نے کہا تھا کہ یہ اِس طرح نہیں تھا۔“ لیکن خُدا

اب بھی کہتا ہے کہ یہ اسی طرح ہے، خُدا نے کہا، ”ہر ایک آدمی کا کلام جھوٹا ٹھہرے، اور میرا کلام سچا ٹھہرے!“ اس سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(96) اب ہم دیکھتے ہیں، کہ جب خُدا سے رابطہ ٹوٹ گیا، تو زندگی کی ڈوری ٹوٹ گئی، وقت کی ڈور بھی ٹوٹ گئی، عہد بھی ٹوٹ گیا، تو ہر چیز درہم برہم ہو گئی! اس کا سبب کون بنا؟ ایک عورت۔ اسی نے عہد کو توڑا۔ اب، اگر آپ اسے پڑھنا چاہیں، تو پیدائش 3 سے، آپ یہ پڑھ سکتے ہیں۔

(97) اب، یوں ہوا کہ خُدا کے کلام کے ذریعہ، مرد کو عورت پر حکمرانی کرنے کیلئے مقرر کر دیا۔ اب وہ اُس کے برابر نہیں رہی تھی۔ آپ جانتے ہیں، وہ فطرت میں برابر شریک تھی؛ لیکن، جب اُس نے خُدا کے کلام کو توڑا، تو خُدا نے مرد کو اُس پر حکمران مقرر کر دیا۔ پیدائش 16:3، اگر آپ چاہتے ہیں تو یہ لکھ لیں۔ وہ مرد کے برابر نہیں رہی تھی۔ وہ خُدا کے کلام کو توڑنے والی تھی۔

(98) کیا آپ نہیں دیکھتے کہ، ”وہ“، وہ، کلیسیا یہاں ہے؟ خُدا کے کلام کو توڑنے والی ہے، اور اسی سے اُس کا رابطہ پوری طرح منقطع ہو چکا ہے۔ اور یہی کچھ کلیسیا نے کیا، اور ہر چیز کو روحانی موت کے منہ میں دھکیل دیا ہے۔ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں اُن باتوں کی اس قدر مخالفت کیوں کرتا ہوں جیسے میں کرتا ہوں۔ یہ سچائی ہے! یہ بائبل کے حقائق ہیں۔

(99) غور کریں، کہ اُس نے ایسا کام کیوں کیا؟ وہ کتنی پیاری، خوبصورت، اور کامل عورت ہو سکتی تھی؟

(100) مجھے یقین ہے یونان میں، ایک بار میں نے ایک تصویر دیکھی تھی، جو ایک مصور نے حوا کی تصویر بنائی ہوئی تھی۔ وہ اتنی خوفناک دکھائی دے رہی تھی جتنی کہ اب تک آپ نے کبھی دیکھی ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک دُنیاوی ذہن کس طرح دیکھ سکتا ہے۔ مگر، وہ ایسی نہ تھی؛ وہ خوبصورت تھی؛ کیونکہ وہ سرتاپا، کامل عورت تھی۔

(101) غور کریں، کہ اُس نے ایسا کیوں کیا، جب کہ وہ اُس بلند و بالا مقام پر تھی؟ وہ پوری طرح مرد کے ساتھ تھی، اُس کے ساتھ برابر شریک تھی۔ لیکن اب ہم سب جانتے ہیں کہ جب اُس نے گناہ کیا، تو اُس نے اپنا مرد کی برابر کی مقام کھو دیا، اور خُدا نے کہا، ”اب سے مرد تجھ پر حکمرانی کرے گا۔“ اب، یہ کلام ہے۔ اگر آپ چاہیں، تو ہم اسے پڑھ بھی سکتے ہیں۔

(102) ملک بھر میں پھیلے ہوئے اس برقی رابطے کی وجہ سے وقت بچا رہا ہوں، اور میں آپ کو

کلام مُقدس کے حوالہ جات بتا رہا ہوں، جیسا کہ آپ خود بھی یہ پڑھ سکتے ہیں۔

(103) غور کریں کس وجہ سے عورت نے یہ کیا؟ شیطان کس طریقہ سے اُس تک پہنچا؟

(104) کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب شیطان خُدا کی برابری کرتا تھا؟ یقیناً، وہ ماسوائے خالق ہونے کے؛ ہر لحاظ سے برابری کر سکتا تھا، وہ عظیم رہنما کروبی تھا، اور آسمان پر، خُدا کے دہنہ ہاتھ کھڑا ہوتا تھا۔

(105) غور کریں عورت کی اس غلطی کے ارتکاب کا سبب یہ ہے، کہ وہ بنیادی تخلیق نہ تھی۔ وہ خُدا کی بنیادی تخلیق میں سے نہیں تھی؛ بلکہ وہ ایک ضمنی پیداوار تھی۔ اسیلئے، ”ابتدا میں“، جس کا ذکر یسوع نے کیا ہے، وہ خُدا کی بنیادی تخلیق نہیں تھی۔ وہ ایک مرد کی ضمنی پیداوار تھی، جبکہ یسوع نے ”ابتدا کا حوالہ دیا تھا۔“

(106) یاد رکھیں، بنیادی تخلیق میں، آدم مذکر مونث دونوں خصوصیات کا حامل تھا، ایک، مگر پھر اس کی ایک پہلی کوا لگ کیا گیا تھا۔

(107) غور کریں، لیکن یہ ایک ضمنی پیداوار تھی، اور، غور کریں، کہ جانوروں اور سب چیزوں، بلکہ خُدا کی تمام مخلوقات میں سے صرف ایک، یعنی صرف عورت ہی اسی طریقہ سے تیار کی گئی۔ باقی ہر ناری بنیادی طور پر تخلیق کی گئی۔ باقی ہر مادہ بنیادی طور پر تخلیق کی گئی تھی، لیکن حوابیادی طور پر تخلیق نہیں کی گئی تھی۔ دیکھیں، اُسکو اسی طریقہ سے بنایا جانا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہم یہ بات سمجھ جائیں گے۔ غور کریں، اُسے اسی تخلیق میں ہونا تھا، نہ کہ بنیادی طور پر، بلکہ ضمنی طور پر ہونا تھا۔ اور اس تخلیق میں، وہاں تھی.....

(108) اب میں آپ کے احساسات کو مجروح نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں آپکو سچائی بتانا چاہتا ہوں۔

آپ بالکل آرام سے بیٹھے ہیں؛ تو یہ آپ کا عمدہ اقدام ہے۔

(109) اور کوئی چیز اتنی فریب زدہ نہیں بنائی گئی، جتنی کہ عورت فریب کھانے والی ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی ہے؛ اور کوئی چیز اس طور پر نہیں بنائی گئی ہے۔

(110) اور اس طرح، کوئی اور چیز اتنی آسانی سے فریب نہیں کھا سکتی ہے جتنی آسانی سے عورت فریب کھاتی ہے۔ اب، ابتدا میں گرنا، اس گرواٹ کا شکار ہونا اس بیان کو سچا ثابت کرتا ہے۔

(111) عورت ابتدا سے بنیادی طور پر تخلیق شدہ نہیں تھی۔ وہ آدم کے اندر موجود تھی، لیکن آغاز میں، خود، جنسی جذبات میں مبتلا نہ تھی۔ وہ ضمنی پیداوار کے طور پر بنائی گئی تھی۔

(112) اب، اور کوئی چیز اُس قسم کی نہیں بنائی گئی جو اتنی آسانی سے فریب دے سکے، اور فریب کھا سکے، جتنی آسانی سے یہ عورت کیلئے ممکن ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں بنائی گئی یا اس قدر گھٹیا پن کی طرف مائل ہو سکتی ہے جس قدر کہ عورت ہو سکتی ہے۔ اب سوچیں۔ تمام مخلوقات میں سے، اور کوئی چیز ایسی نہیں بنائی گئی، جو اتنی گری ہوئی ہو سکتی ہے جتنی کہ ایک عورت ہو سکتی ہے۔ ایک عورت اس دُنیا میں موجود کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ آسانی سے آدمی کا دل پاش پاش کر سکتی ہے، جو کہ اُس کی بیوی ہوتی ہے۔ جیسے اگر کسی کی بیوی کسی اور مرد کے ساتھ بھاگ جائے؛ پھر اُس شخص کو اپنے بچوں کیساتھ بیٹھے دیکھیں، تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔ وہ اسی طریقے سے بنائی گئی ہے۔ وہ ایسا ہی کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ کوئی سُر، کوئی کتا، یا کوئی بھی دوسرا جانور، ایسا نہیں بنایا گیا جو عورت کی طرح ہو سکتا ہے یا اتنا گرا ہوا ہو سکتا ہے جتنی کہ عورت گری ہوئی ہو سکتی ہے۔ اب، یہ سچائی ہے۔

اپنی بہنوں سے بڑے احترام کیساتھ، میں صرف آپ سے چاہتا ہوں کہ دیکھتی جائیں۔
(113) کوئی جانور بد اخلاق نہیں ہو سکتا۔ آپ کہتے کو ”بد اخلاق“، بلکہ کُنیا کو کہتے ہیں، اور سُر کی مادہ کو..... آپ ”ختم بکھیرنے والی کہتے ہیں“، لیکن اُس کا اخلاق بہت سے ہالی وڈ سٹار سے ایک ملین میل دُور ہے۔ عورت اس قدر بد اخلاق ہے اسلئے کہ وہ گھٹیا ہونے کیلئے ہی بنائی گئی تھی۔ وہ نہیں کر سکتی..... اب اچھی طرح اس پر غور کریں۔ خُدا کی مخلوقات میں سے، دُنیا میں کوئی چیز، اس قدر بد اخلاق، گھٹیا اور کم تر نہیں ہو سکتی۔

(114) آپ کہتے ہیں، ”ایک منٹ ٹھہریئے، مرڈ!“؟ ہم اس کا حال بھی جاننے جا رہے ہیں۔ عورت کا یہی کہنا ہے، ”جی ہاں۔“

(115) غور کریں، عورت کے سوائے، اور کوئی ایسی چیز نہیں بنائی گئی ہے جو گھٹیا بد اخلاق، یا گندگی ہو۔ کتا ایسا نہیں کر سکتا، سُر ایسا نہیں کر سکتا، کوئی پرندہ ایسا نہیں کر سکتا۔ کوئی جانور اخلاق باختہ نہیں ہے، اور نہ ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ ایسا ہونے کیلئے بنایا ہی نہیں گیا کہ ایسا ہو سکے۔ کوئی سُر نی بد اخلاق نہیں ہو سکتی، کوئی کتا بد اخلاق نہیں ہو سکتی، کوئی چڑیا بد اخلاق نہیں ہو سکتی۔ ایک عورت واحد ایسی چیز ہے جو ایسا کر سکتی ہے۔

(116) اب آپ جانتے ہیں کہ شیطان کہاں گیا؟ سمجھے؟ لیکن اب بھی عورت ہی ہے، کیونکہ وہ اب بھی ایسی ہستی ہے جسے ”ہاں“ یا ”نہ کہنے کا اختیار ہے۔“ دیکھیں، یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ

اپنے آپ کو کہاں رکھنا چاہتی ہے۔ سمجھے؟ اب یہاں ہم واضح طور پر سانپ کی نسل کو دیکھ سکتے ہیں، جہاں یہ آتا ہے۔ صرف ایک ہی مقام تھا جہاں وہ جاسکتا تھا۔ اگرچہ کوئی یہ سمجھ نہ پائے، تو پھر وہ اندھا ہے۔ سمجھے؟ دیکھیں، اس کو اسی مقام پر جانا لازم تھا۔

(117) غور کریں، یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی جانور، مادہ جانور ایسا نہیں کر سکتی تھی، کیونکہ وہ بنیادی طور پر تخلیق شدہ تھیں۔ لیکن عورت بنیادی طور پر تخلیق شدہ نہ تھی۔ اب ہم اس کا کھوج لگانے کیلئے پیچھے جا رہے ہیں، اور پھر عہد نامہ میں، موجود دن تک ہم آپ کو لاتے ہیں۔

(118) واحد، عورت ہی، گندگی اور ناپاک زندگی گزارنے کیلئے بنائی گئی۔ ایک کتیا، یا کوئی بھی مادہ جانور ایسا نہیں کر سکتی۔ یہ صرف عورت ہے جو ایسا کر سکتی ہے۔ ایک کتیا یا کوئی دوسرے جانور، صرف سال میں ایک مرتبہ، اور وہ بھی صرف اپنے بچوں کی غرض سے؛ جنسی تسکین کے لیے نہیں، بلکہ صرف اپنے بچوں کیلئے ایسا کرتی ہے۔ پرانی تخم بکھیرنے والی سورنی، پرانی بد اخلاق کتیا، سال میں ایک بار، ایک مرتبہ، وہ بھی صرف اپنے بچوں کیلئے ایسا کرتی ہے۔ لیکن عورت اس طور پر بنائی گئی ہے کہ جس وقت بھی وہ خواہش کرے ممکن ہے۔ اب میں نے یہاں پر کچھ باتیں درگزر کر دی ہیں؛ لیکن آپ باقی کا تصور کر سکتے ہیں۔ ایک کتیا ایسا نہیں کر سکتی؛ لیکن عورت کر سکتی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ جو باتیں میں نے چھوڑ دی ہیں انہیں پاک رُوح آپ پر ظاہر کرے۔

(119) مادہ کی شکل و صورت میں، صرف عورت ایسی پرکشش ہے، جو نر کے مقابلے میں زیادہ خوبصورت بنائی گئی ہے۔ کسی بھی چیز میں ایسی کوئی اور خاصیت نہیں ہے۔ خُدا کی باقی تمام دوسری مخلوقات، جیسے جانوروں، پرندوں، اور باقی سب میں نر زیادہ خوبصورت ہوتا ہے، ہمیشہ نر خوبصورت ہوتا ہے۔

(120) بڑے نر ہرن کو دیکھئے، بڑے بڑے خوبصورت سینگ، اونچا قد؛ جبکہ ہرنی پست قد، اور کمزور ہوتی ہے۔ قد آور بڑے مرغ کو دیکھئے کہ اُس کے پر کتنے خوبصورت ہوتے ہیں؛ لیکن مرغی پست قد، اور بھدے رنگ کی ہوتی ہے۔ پرندوں میں، مرغے اور مرغی کو دیکھئے۔ کیوں، خُدا کی باقی مخلوقات کے ساتھ، ایسا کیوں تھا؟ ہر مخلوق میں، نر زیادہ خوبصورت ہے۔ بھیڑ کے درمیان، سوروں کے۔ کے درمیان، گھوڑوں کے درمیان، باقیوں کے درمیان، یہ ہمیشہ قدر آور نر ہوتا ہے جو خوبصورت ہوتا ہے، اور پرندوں میں بھی ایسا ہی ہے۔

(121) لیکن انسانی نسل میں، یہ عورت ہے جو خوبصورت ہے، نہ کہ مرد؛ اگر مرد خوبصورت ہوتا ہے، تو کوئی خرابی ہوتی ہے، تو پھر اس کے بیچ میں کہیں ملاوٹ ہوگئی ہے۔ بنیادی طور پر یہ اسی طرح ہے۔ کیوں، ایسا کیوں ہوا تھا؟ تاکہ فریب کھا سکے۔ عورت کا تیار کرنے والا، شیطان، ابھی تک ان آخری دنوں میں، ابھی، اس پر کام کر رہا ہے۔

(122) مجھے ایک لمحہ کے لیے یہاں رکنے دیں۔ ”خوصورت!“ کیا آپ کو علم ہے، کہ دنیا کی، پہلی علم گیر، یا عالمی طور پر، بتا ہی بھی، خوبصورت عورتوں کی وجہ سے ہوئی تھی؟ ”جب خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں، تو انھوں نے ان عورتوں کو لے لیا۔“ کیا یہ سچ ہے؟

(123) کیا آپ نے آج کے زمانہ میں عورتوں کے بڑھتے ہوئے حسن کو ملاحظہ کیا ہے؟ میں نے پرل اور برائن کی تصویر دیکھی ہے، جسے کبھی ایک بار، ملک کی حسین ترین عورت خیال کیا جاتا تھا۔ اس سکول میں کوئی نوعمر لڑکی اُس جیسی نہیں ہے، لیکن جب یہ حسن و جمال کو پہنچتی ہے تو اسکو مات دیگی۔ (124) عورتوں کے حسن میں اضافہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ فریب کاری کا زمانہ ہے۔ آج سے پہلے کلیسیا اس قدر خوبصورت کب دکھائی دیتی تھی؟ ہر چیز عظیم دکھائی دے رہی ہے، بڑی عالی شان عمارتیں، اور لاکھوں یہ کچھ اور لاکھوں وہ کچھ ہے۔ کیا آپ کو، ”عورت کا“، فریب دکھائی نہیں دیتا ہے!

(125) اب، اور کوئی چیز ایسی نہیں جو عورت کی طرح گندگی کی طرف راغب ہو سکتی ہے، اور عورت کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ فریب کھا سکتی ہے۔ اور شیطان آج ان آخری دنوں میں، حقیقتاً اُس پر کام کر رہا ہے، کیونکہ وہ اس کا نمونہ تشکیل دینے والا ہے۔ اب میں اس کو ثابت بھی کر سکتا ہوں۔ ٹھیک ابتدا کی طرف واپس جائیں، کہ عورت پر کام کس نے شروع کیا، آدم نے یا شیطان نے، بلکہ خدا نے یا شیطان نے؟ دیکھیں، وہی اس کا نمونہ تشکیل دینے والا ہے۔ مرد کو اپنی گندگی میں پھینکنا عورت کا سب سے بڑا ہتھیار ہے، ایک حسین عورت ہونے کی بدولت، وہ مرد کو جس راستے پر چاہے وہ ڈال سکتی ہے۔ بھائی، یہ شراب نوشی کا رُحان مرد کو نہیں مائل کر رہا؛ بلکہ یہ گلیوں میں حسین، اور بل کھا کھا کر چلتی ہوئی، نیم ہر نہ عورتیں ہیں۔ جو مائل کرتی ہیں..... یہ فریب دینے والی چیز عورت ہے۔ وہ اس موت میں گر چکی ہے، مکمل طور پر مردہ ہو چکی ہے۔ آپ اس پر مجھ سے سوال کر سکتے ہیں کہ شیطان عورت کا

نمونہ تیار کرنے والا ہے، مگر یہ سچائی ہے۔ شیطان نے عورت کا نمونہ تیار کیا۔ وہ اب بھی یہی کچھ کر رہا ہے۔

(126) آئیے مجھے کلام مقدس میں سے آپ کو کچھ دکھانے دیں۔ میں نے آپ کو کلام مقدس میں واپس لے جانے کیلئے لیا ہے، اور آپ جس طرح سے آج دیکھ رہے ہوں اُسی طرح اپنا تصور قائم کریں۔

(127) شیطان ہی وہ ہے جو اس قسم کے حسن کا موجد ہے۔ اگر ہم غور کریں، تو وہ آسمان کے تمام فرشتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ کیا یہ درست ہے؟ اور وہ میکائیل کی بادشاہت سے زیادہ خوبصورت بادشاہت آسمان پر قائم کرنے کا خواہشمند تھا۔ کیا یہ سچ ہے؟ یوں، قائن کو اپنا بیٹا ظاہر کرنے کیلئے، اُس نے زیادہ خوبصورت پرستش کی، اپنی قربان گاہ کو پھلوں اور پھولوں سے سجایا، اور وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہ سچ ہے؟ خوبصورت! گناہ خوبصورت ہوتا ہے، جسے آج ہم خوبصورتی کہتے ہیں۔ اور خوبصورتی کے وسیلہ، گناہ دھوکا دہی ہے۔ آپ ایک عورت کو سڑک پر جاتے ہوئے دیکھ کر یہ نہیں بتایا نہیں گے کہ اُسکے دل میں کیا ہے۔ سمجھے؟ مگر میں آپ کو یہ باتیں اس لیے بتانا چاہتا ہوں تاکہ آپ یہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں کہ اسکا نمونہ تیار کرنے والا شیطان ہے۔ یہ بالکل درست بات ہے، اُس کے اپنے بیٹے، قائن نے اسے ثابت کیا۔ اب، چونکہ عورت خوبصورت ہے اسلئے وہ فریب دے سکتی ہے۔

(128) دُنیا خوبصورت ہے اسلئے یہ دھوکا دے سکتی ہے۔ میرا مطلب کائنات، اور دُنیا کا طریق نظام ہے۔ دُنیا عظیم و عالی شان چیزوں اور آسائشوں کی بدولت، خوبصورت ہے اور یہ فریب دے سکتی ہے۔

(129) عاموس، نبی یاد ہے، جب وہ آیا تو اُس نے شہر پر نگاہ ڈالی، تو شہر کی حالت آج کے جدید ہالی وڈ جیسی دکھائی دی، اُسکی چھوٹی بوڑھی آنکھیں چھپی ہوئی تھیں، اُن سفید بالوں کے نیچے تھیں جو اُس کے چہرے پر لٹک رہے تھے۔ اور وہ ایک پیغام لیکر گیا، اور اُس مقام کے خلاف پھٹ پڑا۔ اُس نے کہا، ”وہی خُدا جس کی خدمت کا تم دعویٰ کرتے ہو، تمہیں برباد کرے گا!“ یہ سچ ہے۔

(130) گناہ خوبصورت ہے۔ لوگ یہوداہ کا تصور ایسے بناتے ہیں جیسے کوئی پُرانا شرابی گلی میں پڑا ہو، اور جیسے یہوداہ، کے کھلے ہوئے منہ میں مکھیوں کی آمد و رفت جاری ہو، اور وغیرہ وغیرہ۔ لیکن

یہوداہ خوب رو، توانا آدمی تھا، جو کہ ایک دھوکے باز تھا۔ یہ وہ شخص نہیں ہے جو آپ کی نگرانی کرتا ہے، یہ وہ آدمی نہیں ہے (جیسے کوئی پرانا کسان) جو چونہ پہنے ہوئے ہے، اور آپ کی بیوی کو ٹاٹتا ہے؛ یہ دھوکے باز ہے، وہ بد معاش آدمی ہے۔

(131) گناہ دُنیا کی آنکھوں کو خوشنما دکھائی دیتا ہے، لیکن خُدا اس قسم کے حسن میں ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کیا آپ یہ جانتے ہیں؟ خُدا اگر درار میں، خوبصورت کردار میں ظاہر ہوتا ہے۔

(132) اگر آپ اس کیلئے حوالہ لکھنا چاہتے ہیں، تو یسعیاہ 53، بائبل میں موجود ہے۔ اس کیلئے یہ حوالے کی پوری قطار لکھ رکھی ہے۔ یسعیاہ 53، بائبل ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے بارے میں کہتی ہے، کہ ”کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں۔ اور ہم نے اپنے منہ اُس کی طرف سے پھیر لیے۔“ کیا یہ سچ ہے؟ ہم اس لیے اُسکے مشتاق نہ ہوئے، کہ وہ خوبصورت نہیں تھا۔ وہ غالباً ایک پست قد، جھکے ہوئے کاندھوں، سرخ رنگت والا آدمی تھا، اور وہ کوئی لیڈر بننے کا خواہشمند نہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ وہ کوئی لیڈر نہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور عام گلیوں والی بولی، یعنی عام لوگوں کی سی، بولی بولتا تھا، اور وغیرہ وغیرہ، اسی لیے وہ تعلیم یافتہ، چونہ میں ملبوس، کوئی بہترین، عالم نظر نہ آتا تھا، اور وغیرہ وغیرہ۔ وہ محض ایک عام سا آدمی تھا۔ ”اُس میں کچھ حسن و جمال نہ تھا، کہ ہم اُسکے مشتاق ہوتے۔“ وہ لوگوں کے درمیان، چلتا پھرتا تھا، اور وہ جانتے تک نہ تھے کہ وہ کون تھا۔ وہ چلتا پھرتا خُدا معلوم نہ ہوتا تھا، کہ ہم اس کے خُدا ہونے کا گمان کر پاتے۔ مگر، وہ وہی، خُدا تھا!

(133) کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ جب خُداوند خُدا نے سموئیل سے۔ سے کہا، ”یسی کے گھر کو جا اور اُس کے بیٹوں میں سے ایک کو مسح کر، کہ ساؤل کی جگہ، بادشاہ ہو؟“

(134) اب، لوگوں نے ساؤل کو اُس وقت چن لیا تھا، جب کہ سموئیل نے اُنھیں ایسا کرنے سے مطلق طور پر منع کیا تھا۔ اُس نے کہا، ”خُدا انہیں چاہتا کہ تم کوئی بادشاہ چنو؛ کیونکہ وہ تمہارا بادشاہ ہے۔“ اور کہا، ”کیا میں نے خُداوند کے نام سے، کبھی تم سے کوئی ایسی بات کی ہے، جو پوری نہ ہوئی ہو؟ کیا میں نے اپنی گزر بسر کے لیے، تم سے کبھی روپے یا پیسے، یا کسی اور چیز کا سوال کیا ہے؟“

(135) اُنھوں نے کہا، ”نہیں، تُو نے ہم سے کبھی روپے یا پیسے کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور تُو نے، خُداوند کے نام سے جو کچھ بھی کہا، وہ پورا ہوا۔ لیکن ہم پھر بھی، ایک بادشاہ چاہتے ہیں،“ پس اُنھوں نے ساؤل کا انتخاب کر لیا۔ دیکھیں کہ دُنیا نے کس چیز کا انتخاب کیا! دیکھیں اسرائیل نے کس چیز کو چننا!

اسرائیل، خُدا کا مسح، اُنھوں نے اُس آدمی کو چنا جو پوری قوم میں سب سے زیادہ قد آور تھا؛ وہ قد آور، عظیم، تیز فہم، اور خوبصورت آدمی تھا، مگر وہ ہمیشہ سے عطر میں ایک مردہ کبھی کی مانند تھا۔

(136) لیکن خُدا نے کہا، ”کہ میں تمہارے لیے اپنی مرضی کا بادشاہ منتخب کروں گا۔“ پس خُدا نے کہا، ”سموئیل، میں ابھی تجھے نہیں بتا رہا کہ وہ کون ہے، لیکن تو اُس جگہ چلا جا۔ وہ ایسی کے بیٹوں میں سے ایک ہے۔“

(137) اور ایسی، اُس کی بیوی، اور باقی سب نے ارد گرد دیکھا، اور کہا، ”ہاں، ہمارا سب سے بڑا بیٹا، وہ بلند قامت، جسیم، اور خوب رو آدمی ہے، وہ بادشاہ کے تاج کیلئے خوب سجے گا۔ وہ ذہین ہے۔ وہ تعلیم یافتہ ہے۔ وہ تیز فہم شخص ہے۔ میں جانتا ہوں وہ بالکل مناسب رہے گا۔ وہ اپنے الفاظ کو مناسب طریقے سے بیان کرتا ہے۔“

(138) جب وہ بڑے بیٹے کو لائے، تو سموئیل تیل کا سینگ لیکر اُس کی طرف بڑھا۔ اُس نے کہا، ”نہیں، خُداوند نے اسے چُنے سے انکار کیا ہے۔“ پس وہ یوں کرتے ہوئے، چھٹے بیٹے تک پہنچ گیا، لیکن خُداوند نے اُن میں سے ہر ایک کا انکار کر دیا۔ اُس نے کہا، ”کیا تیرا اور کوئی بیٹا نہیں ہے؟“ (139) ”اوہ،“ اُس نے کہا، ”ہاں، ایک ابھی اور ہے، وہ بھیڑیں چرانے گیا ہوا ہے۔ وہ تو بس گیت گاتا، گیتوں کی دھنیں بجاتا، اور بلند آواز سے، چلاتا رہتا ہے۔ لیکن، وہ تو چھوٹے سے قد جھکے ہوئے کا ندھوں، اور سرخ رنگت والا شخص ہے، وہ کبھی بادشاہ نہیں بن پائے گا۔“

(140) اُس نے کہا، ”جا اُسے لیکر آ۔“ اور جو نبی داؤد نبی کے سامنے آیا، تو نبی داؤد کرا سکی طرف آیا اور تیل اُسکے سر پر اُنڈیل دیا، اور کہا، ”یہ خُدا کا چنا ہوا ہے۔“ حسن نہیں؛ بلکہ خصوصیت۔ کیونکہ خُدا خصوصیت پر نگاہ رکھتا ہے۔

(141) انسان ظاہری خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ یہ دھوکا دینے والی چیز ہے۔ دھوکا دہی کیلئے، عورت کو حسن دیا گیا، تاکہ فریب کاری کرے۔ ایک خوبصورت عورت، اگر وہ حسن کا استعمال صحیح خطوط پر نہ کرے، تو حسن اُسکے لیے لعنت کا باعث ہے، وہ اُسے کسی بھی دوسری چیز کی نسبت جو میرے علم میں ہے زیادہ جلدی جہنم میں پہنچائے گا۔ اگرچہ عورت..... یقیناً، وہ خوبصورت ہو سکتی ہے، لیکن جب تک وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے اور ٹھیک کام کرے، تو یہی۔ یہی اچھائی اور بائکپن ہے۔ لیکن وہ اپنے اسی حسن کو لیکر، میرے خُدا یا، کیسے وہ اس سے فریب بھی دے سکتی ہے، کیونکہ حسن اسکو اسی غرض سے

دیا گیا تھا۔

(142) غور کریں، اب دیکھیں، لیکن خُدا کردار میں جھلکتا ہے۔ ”کچھ حسن و جمال نہ تھا کہ ہم یسوع کے مشتاق ہوتے،“ لیکن روئے زمین پر، اُس جیسا کردار کبھی کسی کا نہیں ہوا۔

(143) اب آج کل، ہم دیکھتے ہیں، کہ کہ کلیسیا کا کردار، شیطان اور اس کا گروہ، خوبصورت گر جا گھروں، اور خوبصورت چیزوں کی، دیکھ بھال کر رہا ہے۔ آج کے زمانہ میں دُنیا یہی کچھ نظر آتی ہے۔ ”اوہ، یہ پاسٹر ہے، بہت اچھا وقت ہے، اور فلاں فلاں ہے، پس خُدا ترس اور بڑا کہانتی لگتا ہے، اور بڑے بڑے چوغے، اور ایسی ہی چیزیں، پہنے پھرتے ہیں،“ لوگ اسے خوبصورتی کہتے ہیں۔

(144) مگر خُدا کے حقیقی مُقدس لوگ ظاہر شدہ کلام کے کردار کو تلاش کرتے ہیں۔

(145) مُقدسوں نے جب یسوع کو دیکھا تھا، تو اُنھوں نے اُس زمانے میں بھی یہی کچھ کیا تھا۔ وہ دیکھنے میں کچھ بھی نہیں تھا، لیکن اُنھوں نے دیکھا کہ خُدا اُس کے اندر تھا۔ اُنھوں نے دیکھ لیا تھا کہ خُدا اُس کے ساتھ تھا۔

(146) اور اسی طرح وہ، یعنی یوآب اور وہ لوگ جو داؤد کیساتھ تھے، اگرچہ وہ چھوٹا سا لڑکا تھا، لیکن اُنھوں نے اُس کے اندر مرد کو۔ کو دیکھا۔ اُنھوں نے دیکھ لیا تھا کہ خُدا اُس کے اندر تھا، اور وہ جانتے تھے کہ کسی روز وہ طاقت حاصل کرنے والا ہے۔ وہ..... اُن میں سے ایک نے تنہا، جولیت کے دوسرے پانچوں بھائیوں کو قتل کر دیا۔ ایک نے تین سو آدمیوں کو قتل کیا؛ جب کچھ عورتیں شام کے کھانے کیلئے مونگ جمع کر رہی تھیں، اور فوج جا چکی تھی، تو اُس جوان نے برچی لی، اور تین سولفستیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ کردار ہے! ایسا کیوں؟ اس لیے وہ ٹھیک طور پر داؤد کیساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ جان گئے تھے کہ اُس پر مسیح موجود تھا، اور وہ جان گئے کہ وہ طاقت حاصل کرنے والا تھا۔

(147) یہ آج اُس کلیسیا کی خالص تصویر ہے جو کلام کیساتھ کھڑی ہوگی! ہم جانتے ہیں کہ اسے منکشف کیا جا رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ کسی روز طاقت حاصل کرنے والی ہے۔ حالانکہ ساؤل..... اگرچہ داؤد باقی قوم کی نظروں میں ایک مفرو تھا، مگر وہ جانتے تھے کہ وہ طاقت حاصل کرنے والا تھا۔ ہم جانتے ہیں، کہ یسوع بھی، طاقت میں آنے والا ہے، اِسیلئے ہم اُس کلام کو قبول کرتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں، خواہ اس کی جتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ ہمیں فلسفیوں کو کاٹنا پڑے، یا گڑھے میں کودنا پڑے اور شیر کو مارنا پڑے، جس طرح اُس ایک نے کیا تھا، تو بھی ہمیں چلتے رہنا ہے؛

کیونکہ یہ ہے..... کیونکہ خُدا نے اس کا نمونہ یونہی مقرر کر رکھا ہے۔ ہم کردار کے متلاشی ہیں۔

(148) اب آپ مجھ سے پوچھیں، ”خُدا نے عورت کو ایسا بننے کی اجازت کیوں دی؟“ میں اس بات پر زیادہ وقت صرف کرنا نہیں چاہتا، کیونکہ ابھی مجھے بہت سی باتیں بیان کرنی ہیں۔ ”کیوں؟“ پھر یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے، ”خُدا نے عورت کو اس طرح کی کیوں بنایا؟ اُس نے عورت کو اس طرح کیوں بننے دیا؟“ اِس کیلئے خُدا کی اپنی پاک مرضی تھی۔ یقیناً۔

(149) اب اگر آپ ایک منٹ کیلئے اپنی بائبل کی طرف رجوع کرنا چاہیں، تو آئیں رومیوں 9 میں سے دیکھتے ہیں، صرف ایک منٹ، اور آپ کو کچھ دکھاتا ہوں، کہ خُدا ان کاموں کو کیسے کرتا ہے، اگرچہ آپ چاہتے ہیں تو۔ تو اسے پڑھیں۔ ہم یہاں دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا اپنی پاک مرضی کیلئے کیا کرتا ہے۔ رومیوں 14:9۔

پس ہم کیا کہیں؟

کیا خُدا کے ہاں نا انصافی ہے؟.....

(150) جب اُس نے عیسو کو چن لیا، یا اُس نے یعقوب کو چن لیا اور عیسو کو رد کر دیا، جبکہ وہ دونوں لڑکے، ابھی خود، کسی چیز کا انتخاب کرنے کے قابل بھی نہیں ہو سکے تھے؛ وہ دونوں ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے، بلکہ ماں کے پیٹ میں ہی تھے، تو خُدا نے کہا، ”میں نے یعقوب سے تو محبت رکھی، اور عیسو سے نفرت۔“ سمجھے؟ کیوں؟

کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ، جس پر رحم کرنا منظور ہے اُس پر رحم کرونگا، اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اُس پر ترس کھاؤنگا۔

پس یہ نہ..... ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے، نہ..... دوڑ دھوپ کرنے والے پر، بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر۔

کیونکہ کتاب مقدس میں فرعون سے کہا گیا ہے، کہ میں نے تجھے اسی مقصد کیلئے کھڑا کیا ہے، کہ تیری وجہ سے اپنی قدرت ظاہر کروں، اور میرا نام تمام روئے زمین پر مشہور ہو۔

پس وہ..... (اب یہاں دھیان دیں)..... پس وہ..... جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اُسے سخت کر دیتا ہے۔

پس تُو..... مجھ سے کہے گا، پھر وہ کیوں..... عیب لگاتا ہے؟ کون اُس کے ارادہ کا

مقابلہ کرتا ہے؟

اے انسان، بھلا تو کون ہے، جو خدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟ کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے، کہ تُو نے مجھے ایسا کیوں بنایا؟

کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں، کہ ایک ہی لونڈے میں سے ایک برتن عزت کیلئے بنائے، اور دوسرا بے عزتی کیلئے؟

پس کیا تعجب ہے اگر خدا، اپنا غضب ظاہر کرنے، اور اپنی قدرت آشکارا کرنے کیلئے، ارادہ سے..... غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کیلئے تیار ہوئے تھے نہایت تحمل سے پیش آیا:
..... اور یہ اسیلئے ہوا کہ اپنے جلال کی دولت رحم کے برتنوں کے ذریعہ سے آشکارا کرے، جو اُس نے جلال کے لیے پہلے سے تیار کیے تھے۔

(151) اب اس پر تھوڑی سی گفتگو کریں۔ خدا نے یہ کیا! اُس نے اسے اسی طور پر بنایا تھا۔ اسے وہیں پر ہونا تھا۔ اب سنیں اب میں تقریباً پانچ منٹوں کیلئے، میں آپ کی توجہ کسی چیز کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

(152) خدا کیا ہے؟ خدا ایک عظیم ابدی ہستی ہے۔ ابتدا میں، بلکہ ابتدا سے بھی بہت پہلے، وہ پوری طرح خدا نہ تھا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم تھا؟ خدا وہ چیز ہوتی ہے ”جس کی عبادت کی جائے“، لیکن اُس وقت اُس کی عبادت کرنے والی کوئی چیز نہیں تھی۔ خدا اکیللا رہتا تھا۔

(153) اُسکے اندر ارادے تھے۔ ارادہ کیا ہوتا ہے؟ ایک خیال۔ اب آپ ایسی چیز حاصل کریں گے جو آج رات کے سبق کا احاطہ کرے گی۔ غور سے سنیں، وہ اپنی ہی صفات تھا جو اُس کے اندر تھیں۔ اب، اُسکے اندر باپ بننے کی خاصیت تھی، اُسکے اندر خدا بننے کی خصوصیت تھی، اُس کے اندر بیٹا بننے کی خصوصیت تھی، اُس کے اندر نجات دہندہ بننے کی خصوصیت تھی، اُس کے اندر شافی بننے کی خصوصیت تھی۔ اور یہ تمام چیزیں اُس کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں۔ ترتیب سے باہر کچھ نہیں ہے۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ خدا ابتدا سے انجام کو نہیں جانتا تھا۔ یقیناً، وہ جانتا تھا۔ ترتیب سے باہر کچھ بھی نہیں ہے، یہ پوری طرح خدا کی صفات کا اظہار ہیں۔

(154) اب، اگر خدا انسان کو گرانے کا سبب بننا تو وہ منصف نہیں ہو سکتا تھا۔ خدا کو مساوی بنیادوں پر انسان کو، آزاد اختیار عمل دینا پڑا، تاکہ وہ اپنی مرضی سے انتخاب کرے، جبکہ معلوم بھی ہے کہ

وہ گر جائے گا۔

(155) اب، خُدا نجات دہندہ نہیں ہو سکتا تھا جب تک کوئی چیز کھونہ جاتی۔ وہ شافی نہیں ہو سکتا تھا جب تک کوئی بیمار نہ ہوتا۔ ان چیزوں کو اس طرح ہونا تھا۔ خُدا نے ان کو اس طرح بنایا تاکہ اُسکے عظیم اوصاف کا اظہار ہو سکے۔ اگر ایسا نہ ہوتا، تو خُدا کبھی نجات دہندہ نہ ہوتا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ تھا، قبل اس کے کہ وقت کا آغاز ہوا، وہ نجات دہندہ تھا۔ وہ نجات دہندہ تھا، اس لیے تو کسی چیز کا کھویا جانا ضروری ہے۔ یہ کیسے ہو رہا ہے؟

(156) اگر خُدا کسی کو لیتا اور کھودیتا، صرف اس لیے کہ اُسے نجات دے، تو یہ اس کی عدالت سے انصاف نہیں ہے۔ وہ کسی آدمی کو جہنم میں بھیج کر، عادل نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ مہربان، شفیق، سچا، دیانت دار ہے، اور وہ عظیم منصف ہے۔ دیکھیں، یوں تو وہ اپنے ہی خلاف کام کر رہا ہوتا۔

(157) پس خُدا نے انسان کو بنایا، اُسے آزاد مرضی بنایا، یہ جانتے ہوئے بھی، کہ وہ، وہ گر جائیگا؛ لیکن انسان، جو خُدا کی شبیہ پر بنا تھا، کیسے وہ گر سکتا تھا؟ کیا اب آپ دن کی روشنی دیکھ رہے ہیں؟ یوں، خُدا کو اپنی بنیادی تخلیق میں سے، ایک ضمنی پیداوار کو بنانا پڑا تھا۔ اب آپ اسے سمجھ گئے ہیں۔ سمجھے؟ آپ یہاں آگئے ہیں۔ سمجھے؟ تب، یہ چیز گر گئی۔ خُدا نے اسے بنایا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ گر جائیگی۔ اسے بے عزتی کا برتن ہونے کیلئے، شیطان کے ہاتھوں میں دے دیا گیا۔ آج عزت کہاں پر ختم ہو گئی ہے؟ ذرا اس پر سوچیں۔ اب بڑے غور سے توجہ دیں۔

(158) پھر وہی بات، کہ عورت اس طرح کی کیوں بنائی گئی اور دوسری مادہ کی طرح کیوں نہ تھی، کیوں عورت ایسی بنائی گئی اور دوسری مادہ ایسی نہ بنائی گئیں؟ دوسری مادہ اس طرح کی نہیں بنائیں گئیں تھیں۔ آج بھی، وہ ایسی نہیں۔ وہ ایسی نہیں ہو سکتیں ہیں۔ اس طرح سے بنایا ہی نہیں گیا، اس لیے وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ کیوں خُدا نے عورت، اس ناری کو اُس وقت ایسا نہ بنایا، جیسے دوسری ناریاں تھیں، کہ وہ بھی وہی طریقہ اختیار کرے، اور اپنے بچے پیدا کر سکے؟ تب اُسکے پاس اپنا خاوند ہوتا، اور گزرا کرتی، اور جب اُسکے بچے کا وقت آتا، تو وہ اپنا بچہ پیدا کرتی۔ کیوں، کیوں خُدا نے اسے اس طرح کی بنایا؟

(159) اب میں یہ الفاظ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن آپ سمجھ گئے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، کیا آپ نہیں سمجھے؟ اگر آپ سمجھ سکتے ہیں، تو کہیں ”آمین“، [جماعت کہتی ہے، ”آمین“]۔ ایڈیٹر۔ [ٹھیک

ہے۔ سمجھے؟ دیکھیں، یہاں نو جوان لڑکیاں، اور نو جوان لڑکے بیٹھے ہیں۔ لیکن آپ جانتے ہیں، کہ جانور سال میں خاص وقت پر، اپنے ساتھی سے ملاپ کرتا ہے، اور بس یہی ہے۔ لیکن، عورت کیلئے، کسی بھی وقت ممکن ہے۔ خُدا نے عورت کو ایسا کیوں بنایا؟

(160) اب اس وقت ہم جوں جوں آگے بڑھ رہے ہیں، تو خُدا کے عظیم پروگرام کو پوری طور پر طرح منکشف ہوتا ہوا دیکھیں، اُتنا ہی کامل جتنا کہ ہو سکتا ہے۔ گزشتہ دن سے پہلے تک مجھے اس کا علم نہیں تھا۔

(161) خُدا نے عورت کو آغاز سے، اپنی دیگر ناریوں کی طرح کا کیوں نہیں بنایا تھا؟ اس لیے کہ یوں وہ خُدا کیلئے نامناسب ٹھہرتی۔ خُدا ہر قسم کے خالص پن کا سرچشمہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ خُدا نے شیطان کو اجازت دی تھی کہ عورت کو قابو کرے، جو کہ شیطان نے برگشتگی میں کیا تھا۔ بنیادی طور پر، اس طرح کی مخلوق تیار کی جاتی، تو خُدا کیلئے نامناسب ٹھہرتی۔

(162) خُدا کے تمام کام جو اُس نے، بنیادی طور پر شروع کیے، باضابطہ چل رہے ہیں۔ خُدا کے سبب بنیادی کام باضابطہ چل رہے ہیں۔ یعنی کُتیا، اور کُتیا؛ دیکھیں، گائے، اور نیل، ہر چیز باضابطہ چل رہی ہے۔ پوری فطرت باضابطہ چل رہی ہے۔ بیج مرتا ہے، اور زمین میں چلا جاتا ہے؛ یہ موت، تدفین، اور جی اٹھنے کا نمونہ ہے۔ درختوں کی جان جڑوں میں چلی جاتی ہے، اور اُنکے پتے گر جاتے ہیں، لیکن وہ اگلے سال نئے پتوں کے جی اٹھنے کے ساتھ پھر آ جاتے ہیں۔ سمجھے میرا کیا مطلب ہے؟ ہر چیز، حتیٰ کہ، ایک میں بھی، خُدا کی، فطرت باضابطہ ہے؛ صرف ایک ہی چیز خُدا کے ضابطہ سے باہر بنی ہوئی ہے۔ فطرت اس طور پر بنی ہے کہ اس سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔ سوچیں! خُدا کی، بنیادی تخلیق، گناہ نہیں کر سکتی۔

(163) اوہ، کیا آپ اسے اب، کلیسیا کی برگشتگی کے، تناظر میں نہیں دیکھ رہے؟ بنیادی چیز خُدا کا کلام ہے! خُدا کے اندر ہرگز گناہ نہیں ہے۔ کیا آپ میرا مطلب سمجھ گئے؟ یہاں پر ایک مخلوق ہے جو ایک برگشتگی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔ خُدا ایک کلیسیا حاصل کرنے جا رہا ہے، لیکن اس برگشتہ چیز کو دیکھیں جو انہوں نے یہاں نکالی ہے۔

(164) خُدا کے پاس نر اور ناری ہے۔ مگر، یہ عورت، دیکھیں، اس کی تمام علامات اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا کے ذہن میں کیا تھا۔ ہمیں اس کو مکمل طور پر سامنے لانے کیلئے، ایک، یاد دلاؤ گھنٹے

لگ سکتے ہیں۔ عورت..... اس مخلوق کو اس طریقہ کیلئے بنایا، خُدا نے اس مخلوق کو بنایا اور اسے حوالہ کیا تاکہ شیطان اس پر حاوی ہو، اور وہ ہوا۔ اُس نے ابھی تک عورت کو پکڑ رکھا ہے۔ عورت کے لیے بہتر تھا کہ وہ، بھی، مرد کی طرح صلیب کی طرف بھاگے۔

(165) غور کریں، پوری کائنات باضابطہ چل رہی ہے۔ اگر خُدا نے عورت کو بھی اسی طرح بنیادی تخلیق میں بنایا ہوتا، تو کبھی کوئی گناہ نہ ہوتا، کیونکہ وہ ایسا نہ کر سکتی تھی، اُس سے یہ فعل سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ بنیادی تخلیق سے انحراف ہے۔

(166) اس طرح ہر قسم کا گناہ بھی بنیادی سچائی سے انحراف ہے! جھوٹ کیا ہے؟ سچائی کا اُلٹ۔ زنا کاری کیا ہے؟ اصلی عمل کا اُلٹ ہے۔ پس ایک اُلٹی مخلوق سے، سب کچھ اُلٹ ہو گیا ہے۔ اور اس ساری چیز کے بچے s-i-n گناہ ہے، جو پھیلے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سوال اتنا بڑا ہے۔ (167) خُدا نے عورت کو بنانے کیلئے، مرد میں سے، صرف ایک ہی ٹکڑا، چھوٹا سا حصہ لیا؛ تاکہ مرد اس سے دھوکہ کھا سکے، یہاں یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ اسی مقصد کیلئے وہ بنائی گئی تھی۔

(168) زمین پر، گرے ہوئے اخلاق والی ایک عورت دُنیا کی گھٹیا ترین چیز ہے جس کے متعلق سوچا جاسکتا ہے۔ میں نو جوان خواتین سے، اس پر معافی کا طلبگار ہوں۔ وہ ایک انسانی ردی کی ٹوکری کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتی، بلکہ جنسی نمائش ہے۔ وہ یہی کچھ ہے، گرے ہوئے اخلاق والی عورت، ایک انسانی جنس کی ٹوکری، نجاست ہی ہو سکتی ہے، جہاں پر غلیظ، گندی، باغیانہ، گھٹیا ترین گندگی کو اُس سے خارج کیا جاتا ہے۔ کیا وہ اس کیلئے اس طرح سے بنائی گئی ہے؟ دھوکہ دینے کیلئے۔ روئے زمین پر جو کوئی گناہ بھی ہوا ہے اس کا سبب ہمیشہ عورت ہی رہی ہے۔

(169) حال ہی میں شکاگو کی، ایک-ایک خاتون نے یہ تجربہ، پولیس کے حوالے سے لکھا ہے؛ کہ اُنھوں نے، یونائیڈ اسٹیٹ، میٹروپولیٹن یونائیڈ اسٹیٹ میں تحقیق سے معلوم کیا ہے، کہ ”اس ملک یونائیڈ اسٹیٹ میں، اٹھانوے فیصد جرائم جو کسی بھی وقت یا کسی بھی شکل میں ہوئے، اُن میں عورت ملوث تھی یا اُسکے پیچھے عورت تھی۔“

(170) اب میں یہ سب کچھ اس غرض سے کہہ رہا ہوں، کہ یہاں آخر میں ایک چیز کو حاصل کیا جائے، تاکہ آپ دیکھنے کے قابل ہو سکیں کہ معاملہ کیا ہے۔

(171) وہ فریب دینے کیلئے بنائی گئی، جیسا کہ اُس نے ابتدا میں آدم کو فریب دیا، اسے یہ بتاتے

ہوئے کہ یہ پھل بڑا خوشنما ہے، اور وغیرہ وغیرہ، یوں اُسے دامِ فریب میں پھنسا یا اور اُسے کلام سے دور کر دیا۔ اسی طریقہ سے کلیسیا بھی آج، وہی کام کر رہی ہے۔

لیکن پھر، اس کے بعد، مرد اُس پر حاکم بن گیا، تاکہ اُس پر حکمرانی کرے۔

(172) اب، اس دن میں، یعنی اس تصوراتی دن میں کس قدر فرق پایا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ مرد عورت کا حکمران ہو، عورت مرد کی پوجا بن گئی ہے۔ یقیناً، عورت مرد پر حکمرانی کرتی ہے۔ اب آپ پوری طرح سمجھ سکتے ہیں کہ میں اس پر اتنی سختی سے کیوں بول رہا ہوں۔ وہ اپنے حسن اور نفسیاتی غلبہ کے باعث، اپنی اس شکل کے باعث جو شیطان نے اُسے دی تھی، یعنی ضمنی پیداوار شیطان نے تیار کی تھی، اُسے خُدا کے بیٹوں کو دھوکہ دینے کیلئے بھیجا گیا۔ اور وہ شیطان کے دیگر تمام حاصل کردہ ہتھیاروں کے مقابلے میں زیادہ لوگوں کو جہنم کی طرف لے جاسکتی ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔

(173) اب میں آپ بہنوں کے متعلق نہیں، بلکہ گرے ہوئے اخلاق والی عورتوں کی بات کر رہا ہوں۔ چند منٹوں بعد، ہم خُدا کے کلام میں سے، آپ کو آپ کا مقام، درست مقام دے گے۔ یہ آغاز ہی سے۔ سے خُدا کے منصوبے میں تھا۔

(174) اب آج کے دن، امریکہ کا خُدا کونسا ہے؟ آپ کو یاد ہے کہ سالوں پہلے ٹیر نیکل میں، میں نے اس بات پر منادی کی تھی؟ اس موجودہ زمانے کا خُدا، اور ایک فیشن پرست لڑکی وہاں بیٹھی ہوئی تھی اور میک اپ کیا ہوا تھا، اور گھٹنوں سے اوپر لباس پہنا ہوا تھا، اور اس قسم کی دیگر چیزیں تھیں۔ میں نے کہا، ”دیکھو یہ تمہارا خُدا ہے!“ یہ درست بات ہے، وہ ہر اشتہار میں، نیم برہنہ نظر آتی ہے۔ اور اسی طرح، وہ گلیوں میں ہے۔

(175) یہ شیطان کا ہتھیار، ”ابتدا سے تھا“، جیسا یسوع نے کہا، ”سمجھ؟ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اُسی طرح ہے، اور ”ابتدا“، اسی بارے یسوع بات کر رہا تھا۔

(176) اب دیکھیں، بُت پرست لوگوں نے عورت کو اپنا خُدا بنانے کیلئے استعمال کیا۔ (کیا آپ اس بات کو جانتے ہیں؟) دیوی کے متعلق۔ یقیناً ایسا کیا تھا۔ وہ اسے دیوی بناتے تھے، کیونکہ وہ اپنی عبادت میں جنسی اعمال رکھتے تھے۔ وہ دعویٰ کرتے تھے، ”کہ عورت خالق ہے۔ وہ اپنے رحم میں تخم رکھتی اور تخلیق کا کام کرتی ہے۔“ یہ جھوٹ ہے۔ صرف ایک ہی خالق ہے، اور وہ خُدا ہے۔ لیکن کیا آپ کو پوچس یاد ہے؟ ”افس کی، ڈیانا،“ پتھر کا ایک بُت تھا، جسے لوگ، ”آسمان سے گری ہوئی،

دیوی کہتے تھے۔“ کیا آپ نہیں جانتے کہ بت پرستوں کی عبادت کیسی ہوتی ہے؟

(177) اور ہم، یہ نہ جانتے ہوئے، بالکل سیدھے بت پرستوں کی عبادت، عورتوں کی طرف، یعنی عورت کی پرستش کی طرف دوبارہ مڑ گئے ہیں، جو کہ زمین پر کم تر مخلوق ہے! وہ مرد کو جدھر چاہے لے جائیگی۔ اور یہ بات جانتے تک نہیں، کہ اُس کا سارا ظاہری حسن جو ہے، اُس کے اندر جہنم ہے۔ سلیمان نے کہا، ”اُس کے، اُس کے پھانک پاتال کے پھانک ہیں۔“

(178) اب ہم واضح طور پر سمجھ گئے ہیں کہ یسوع نے مکاشفہ، 2 باب 15 آیت میں، نیکلے کی تعلیم کے متعلق جیسے کہا تھا، وقت گزرنے کیساتھ وہ کلیسیا خود کو کلام سے دور کرتی گئی۔

(179) ہالی وڈ ملکہ حسن کے، ٹیلی ویژن پر پیش ہونے والے اُن ناشائستہ، بے دین، اور گندگی سے بھر، پور پرگراموں میں، ہم یہ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ ہم اِس شہر کی گندگی کو دیکھ سکتے ہیں، کہ یہ بچے، نوعمر لڑکیاں مختصر، اور تنگ کپڑوں میں ملبوس، لہر لہرا کر، گلیوں میں، ادھر سے اُدھر چلتی پھرتی نظر آرہی ہیں، اور سردی اِس قدر ہے کہ انھیں نجمہ کر کے موت سے دوچار کر سکتی ہے۔ وہ نہیں جانتیں کہ یہ کام شیطان کر رہا ہے۔ اُن پر ایک ناپاک رُوح کا قبضہ ہے، اور یہ بات جانتی تک نہیں ہیں! آپ کسی کُتلیا کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھتے، کیا آپ دیکھتے ہیں؟ آپ اور کسی بھی مادہ کو ایسا کرتے نہیں دیکھتے ہیں، اور نہ ہی کوئی، اور نہ اُس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

(180) دیکھیں، کیا اب آپ نے تصویر حاصل کی؟ خُداوند کی مرضی ہوئی، تو ہم صرف ایک لمحہ میں کوئی چیز متعارف کروائیں گے۔

اب آپ نیکلے کو دیکھیں، اور آپ اُن کی تعلیم کو دیکھیں۔

(181) آپ نوعمر برہنہ لڑکیوں کو، بازاروں میں پھرتے دیکھ رہے ہیں، جنہیں وہ نوعمر ملائیں کہتے ہیں۔ اُن برہنہ عورتوں کو دیکھنے کیلئے، لوگ ناشائستہ پروگرام دیکھنے کیلئے جاتے ہیں۔ صرف اپنی آنکھیں کھولیں، اور گلیوں میں دیکھیں، یہ سب اب آپ کو کرنا ہے۔ سارا ماحول برہنہ ہو گیا ہے۔ یقیناً۔ وہ ایسا کس لئے کرتی ہیں؟ مائل کرنے، اور بہکانے کیلئے، صرف اِسی مقصد کیلئے وہ ایسا کر سکتی ہیں۔ وہ اِس لیے ایسا کرتی ہے کیونکہ وہ گندگی ہے۔ وہ اِس لیے ایسا کرتی ہے کیونکہ وہ اِس طریقے سے بنائی گئی۔ وہ محسوس نہیں کرتی کہ وہ شیطان کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار کی طرح ہے، اور وہ یہی کچھ ہے۔ (182) یہاں تک کہ آج ہمارے اسکولوں میں، وہ جنسی عوامل کے بارے میں پڑھا رہے ہیں۔

ہماری گلی سڑی دُنیا عورت کی پرستار ہے! میں جانتا ہوں کہ وہ اس پر ایمان لانا نہیں چاہتے ہیں۔ وہ ایک دن پر، کھڑے ہو کر کسی قسم کا گیت، وغیرہ گاتے ہیں؛ اور ساری رات، عورتوں کیساتھ، گزارتے پھرتے ہیں۔ سمجھے؟ ٹھیک ہے۔ جبکہ، خُدا کی نظر میں، کلام کے مطابق، عورت تمام جانوروں میں سے جو دُنیا میں خُدا نے تخلیق کیے ہیں ادنیٰ ترین ہے۔ توجہ دیں۔

(183) اسیلے تو خُدا عورت کو اپنا کلام سکھانے سے منع کرتا ہے۔ یہ سچ بات ہے۔ پہلا تم تھیں 2:9-15 میں لکھا ہے، ”میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے، یا مرد پر حکم چلائے۔“ سمجھے؟ اسی طرح پہلا کرنتھیوں 14:34 میں لکھا ہے، ”عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں، کیونکہ انھیں بولنے کا حکم نہیں، بلکہ تابع رہیں؛ جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔“ لیکن، آج، کلیسیا کیا کرتی ہے؟ وہ عورت کو پاسٹر، مبشرہ بناتی ہے، جبکہ بائبل اس سے مکمل طور پر منع کرتی ہے۔ اور بائبل بیان کرتی ہے، ”جیسا کہ توریت میں بھی لکھا ہے،“ تاکہ سب چیزیں، تسلسل میں چلتی رہیں۔

(184) جیسا کہ گزشتہ رات، برے کے متعلق بات ہوئی، کہ پرستش کی واحد جگہ وہ ہے، جہاں برے کا خون چھڑکا گیا ہو۔ آج پرستش کی واحد جگہ، مسیح میں ہے۔ صرف ایک ہی کام آپ نے کرنا ہے اور وہ مسیح میں آنا ہے۔ صرف وہی پرستش کی واحد جگہ ہے۔ یہ ہمیشہ یوں ہی تھا۔ پرستش کی واحد جگہ بہائے ہوئے خون کے نیچے ہے۔

(185) پس اب ہم دیکھتے ہیں کہ پوری تصویر ہمارے سامنے عیاں ہو رہی ہے۔ عورت یہ چیز ہے۔ اسی لیے خُدا اسے سکھانے، یا کلیسیا میں اور کسی کام کی اجازت نہیں دیتا بلکہ نقاب پوش چہرے کے ساتھ خاموش بیٹھے کو کہتا ہے۔

(186) بھائیو، اور بہنو، کیا اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں نے یہ تمام باتیں کیوں کہیں اور میں نے یہ باتیں بیان کیں، کیونکہ میں یہ سب دل سے جانتا ہوں؟ بہنو، میں جانتا ہوں، کہ میں..... بلکہ آپ اپنا مقام حاصل کر چکیں ہیں (صرف ایک لمحہ میں)، اور وہ حیرت انگیز کردار جو خُدا آپ کے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن میں صرف دوسرے پہلو پر بولنے کی کوشش کر رہا ہوں، تاکہ ظاہر کروں کہ آپ دراصل، ”ابتدا سے کیا تھیں۔“ اسے حاصل کرنے کیلئے یسوع نے ہمیں ”ابتدا کی طرف واپس،“ چلنے کو کہا۔ ہم یہی کچھ کر رہے ہیں۔

(187) مجھے اس کے بارے بہت سی انتہائی سخت باتیں کہنا پڑیں، اور مجھے اُمید ہے کہ آپ یہ

سمجھ گئے ہیں۔ آپ لوگ جو اس ٹیپ کے ذریعے سُن رہے ہونگے، مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی سمجھ گئے ہیں۔ بس واپس جائیں۔ یہ صرف وہ بات دکھانے کیلئے ہے جو کہ یسوع نے کہی تھی، ”کہ واپس جاؤ، اور ابتدا سے، تلاش کرو۔“ تمام چیزیں، ابتدا کی طرف لوٹتی ہیں۔ آج بھی، آپ دیکھ سکتے ہیں۔

(188) کیوں، لوگ، وہ مجھے عورتوں سے نفرت کرنے والا کہتے ہیں۔ یہ سچائی سے دور کی بات ہے۔ میں ایسا نہیں ہوں۔ وہ مجھے، ”عورتوں سے نفرت کرنے والا کہتے ہیں!“ یاد کریں، وہ پولس کو بھی عورتوں سے نفرت کرنے والا کہتے تھے۔ کچھ ہی عرصہ ہوا، ایک مناد عورت نے، مجھ سے کہا، ”اوہ، آپ بھی پرانے پولس کی طرح ہیں، سب کچھ اُس نے ایسا کرنے کیلئے ہم عورتوں پر ڈال دیا ہے۔“

(189) اور وہ خُدا کا ایسا مقدس تھا، جسے بائبل، یعنی نیا عہد تحریر کرنے کی اجازت دی گئی، اور اُس نے اپنے ہی الفاظ پر تکرار کی؟ اُس نے کہا، ”اگر آسمان کا کوئی فرشتہ بھی ان باتوں کے علاوہ جو میں نے تمہیں سکھائی کوئی اور تعلیم دے، تو وہ ملعون ہو،“ مناد عورت سے الگ ہو جائیں۔

(190) لوگ ایلیاہ کو عورت سے نفرت کرنے والا کہتے تھے۔ وہ حقیقی عورتوں سے نفرت نہیں کرتا تھا، بلکہ وہ فقط اُن ایزبلوں کو ناپسند کرتا تھا۔

(191) اور اگر یوں ہے، تو خُدا کو بھی ایسے ہی کرنا چاہیے، کیونکہ خُدا کلام ہے جو نبیوں کے پاس آتا ہے۔ اس لیے خُدا کو بھی، ایسے ہی کرنا چاہیے، پس، دیکھیں، کہ خُدا بنیادی تخلیق کو، ”ابتدا سے جانتا تھا،“ اُس نے کہا، ”ابتدا سے۔“ وہ نبی تھے جنکے پاس خُدا کا کلام آیا۔

(192) خُدا نے عورت کو مرد کیلئے بنایا، اور مرد کو عورت کیلئے نہیں بنایا۔ کیا آپ کو علم ہے، کہ، ”عورت مرد کیلئے بنائی گئی، لیکن مرد عورت کیلئے نہیں بنایا گیا تھا“؟ کتنے لوگ یہ جانتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] بائبل یہ بات سکھاتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ گرنے سے پہلے، عورت کو مرد کیساتھ، تمام مخلوقات پر اختیار دیا گیا تھا۔ مگر، ”بعد میں“ گرواٹ کے بعد، اب یہاں سے ہم اپنا مضمون حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ”بعد میں“ گرواٹ کے بعد، مرد کو اسکا حکمران بنایا گیا، اب اصل ابتدا کی وقت ختم ہونے کے بعد، عورت کو تمام معاملات میں خاموش رہنا چاہیے۔

(193) یسوع نے کہا، ”ابتدا سے ایسا نہ تھا۔“ یہ صورت تب تھی جب وقت کا آغاز ہوا، جب خُدا نے اسے پہلے اپنی بنیادی تخلیق میں بنایا تھا۔ وہ سب جو یہ بات سمجھتے ہیں، دوبارہ ”آمین“ کہیں۔ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] خُدا نے ابتدا میں صرف ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ کو بنایا

تھا۔ لیکن فریب دینے کیلئے، عورت کو جانوروں سے، باقی تمام جانداروں سے مختلف بنایا تھا۔ اب دیکھیں کہ، ”ابتدا سے ایسا نہ تھا“، عورت بنائی گئی، اور اگر وہ اپنے بنیادی مقام پر قائم رہتی، تو وہ کبھی کسی گرواٹ کا شکار نہ ہوتی۔ لیکن عورت کی گرواٹ کا سبب تھا اور وہ مداخلت پن تھا جس نے خُدا کا پورا تسلسل توڑ دیا، اور دُنیا پر، موت، رنج و الم، اور دیگر تمام چیزیں آپڑیں۔ وہ اِس طور پر بنی تھی۔

(194) اب دھیان دیں ”بعد از“ ابتدا، ابتدا کے بعد، وقت کے آغاز کے بعد، پیچھے وہ ابدیت تھی، جو پُر ہے۔ توجہ دیں، حوا کی اُس گرواٹ کے بعد، گرواٹ کے بعد، وہاں پر ایک اور عہد بنائے جانے کی ضرورت تھی۔ اب یہ بات آپ کو ٹھوکر لگانے جا رہی ہے، لیکن میں آپ کو حوالہ دینے جا رہا ہوں تاکہ ثابت ہو کہ یہ سچائی ہے۔ اب توجہ دیں گرواٹ کے بعد، یسوع نے کہا..... خُدا نے، ابتدا میں، ایک قسم کا ایک بنایا؛ لیکن اب، گرواٹ کے بعد، اب ہم اِس سے آگے جا رہے ہیں۔ عہد برابر برابر تھا؛ لیکن گرواٹ کے بعد، ایک اور عہد بنایا گیا تھا۔ اب عورت مرد کیساتھ حکمران نہیں رہی تھی، انفرادی طور پر ایک الگ عہد ہونا ضروری تھا۔

(195) اب آئیں دیکھتے ہیں کہ آیا یہ درست ہے۔ آئیں پیدائش 3 لیتے ہیں، اور اب آگے جانے سے پہلے، ہم معلوم کریں کہ آیا یہ درست ہے، کیونکہ ہم اِن باتوں کے بارے پر یقین ہونا چاہتے ہیں، جو سیکھائی گئیں اور مکمل سچائی سے سامنے لائیں گئیں ہیں۔ شاید اب ہمارے پاس وقت بہت کم ہو، کیونکہ ہم اب اختتام سے دور نہیں ہیں، اور اب ہمیں اِس مضمون کا آخری حصہ حاصل کرنا ہے، تاکہ دیکھا جاسکے کہ طلاق کیا ہے اور کیوں ہے، اور وغیرہ وغیرہ۔ اب ہم پیدائش 3 باب میں دیکھتے ہیں، اور اب ہم تیسرے سے شروع کریں گے، اور سولہویں آیت۔ بلکہ آئیں 14 ویں آیت سے شروع کرتے ہیں۔

”اور خُداوند نے..... سانپ سے کہا، (اب خُدا اِس پر لعنت کرنے جا رہا ہے)، اِس لیے کہ تُو نے۔ تُو نے یہ کیا، تُو سب چوپایوں،..... اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا؛ تُو اپنے پیٹ کے بل چلے گا، اور اپنی عمر بھر خاک چالے گا:

اور میں تیرے اور عورت کے درمیان، اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا؛ وہ تیرے سر کو کچلے گا، اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا (وعدہ ہو رہا تھا کہ، ”عورت کے وسیلہ“، نجات دینے کیلئے، مسیح آ رہا تھا۔)

پھر اُس نے عورت سے کہا،.....

(196) اب دیکھیں، اب یہاں سانپ کیساتھ عہد کیا گیا۔ اسیلئے کہ، وہ تمام کے تمام پہلے، ابتدا میں، یا ابتدا سے پہلے ٹھیک تھے۔

پھر اُس نے عورت سے کہا، کہ میں تیرے در در رحم کو بہت بڑھاؤں گا؛ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی؛ اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی، اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا، (اب وہ دونوں مساوی نہ رہے تھے۔)

(197) لیکن اب وہ بالکل برعکس ہو گئی ہے، اور حکمران بن گئی ہے۔

اور آدم سے اُس نے کہا، چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی، اور اُس درخت کا پھل کھایا، جسکی بابت میں نے تجھے، حکم دیا تھا، کہ اسے..... نہ کھانا: اس لیے زمین (اب دیکھیں، آدم پر لعنت نہ کی) اسیلئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی؛ مشقت کیساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا؛ اور وہ..... تیرے لیے کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگائے گی؛ اور تو کھیت کی سہری کھائے گا؛ تُو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا، جب تک کہ زمین میں تو پھر نہ لوٹ جائے؛ اس لیے کہ، تو اُس سے نکالا گیا ہے: کیونکہ تو خاک ہے، اور خاک میں پھر لوٹ جائیگا۔

(198) دو عہد۔ اب یہاں اس ”ابتدا کا خاتمہ ہو گیا ہے“، جس کا ذکر یسوع نے کیا تھا، ”کہ ابتدا سے ایسا نہ تھا۔“ اب ہم نے ایک اور عہد حاصل کر لیا۔ غور کریں، اب یہ دوسرا عہد ہے۔ اب یہ عہد پیداوار، اور ضمنی پیداوار کیلئے ہے۔ غور کریں، کہ گرواٹ، ہر تخلیق شدہ مخلوق کیلئے، رنج و الم اور موت لائی، جس سے پوری نظام فطرت میں فرق پڑ گیا۔ اب آئیں ہم غور کرتے ہیں کہ یسوع نے کیوں کہا کہ، ”ابتدا سے ایسے نہ تھا۔“ اب یہ وقت ”ابتدا والا نہیں ہے“، بلکہ اب جو وقت ہے ابتدا کے ”بعد“ کا ہے۔ اب ایک دوسرا عہد ہے۔

(199) پہلے صرف ایک عہد تھا، آدم اور حوا برابر تھے، ایک مرد تھا ایک عورت تھی۔ پھر عورت نے گناہ کیا، اور (وہ کیا کرتی ہے؟) جس نے سب کو موت کے حوالہ کر دیا، اور خُدا کو اُس کی طرف سے ایک عہد، بلکہ ایک اور عہد قائم کرنا پڑا تھا۔ یہ بات پیدائش 16:3 میں موجود ہے، کہ خُدا نے ایک اور عہد قائم کیا۔

(200) اب دُنیا کو پھر آباد کیا جانا تھا، نہ ابتدا کی طرح، خُدا کی بنیادی تخلیق سے، نہ کہ بنیادی

تخلیق کے ذریعے، بلکہ جسمانی خواہش کے ذریعے سے۔ اب اس سے ”ابتدا کی فکر لاحق ہوتی ہے،“ کیا یہ نہیں ہوتی؟ ابتدا میں صرف ایک مرد اور ایک عورت تھی، ایک نر اور ایک ناری تھی؛ لیکن جب عورت اس حد بندی کو عبور کر گئی اور گناہ کو لیکر آئی، تو اب دُنیا کو دوبارہ تخلیق کے ذریعے سے نہیں، بلکہ جسمانی خواہش کے ذریعے سے آباد کیا جانا تھا؛ جسمانی خواہش سے۔ اب دیکھیں، کہ اب عورت کہاں پر ہے؟ لیکن آج دُنیا اس طریقہ سے، یعنی عورتوں کے ذریعے آباد کی گئی ہے۔

(201) یہی وجہ تھی کہ یسوع کو ایک عورت کے ذریعے، بغیر جسمانی خواہش کے آنا پڑا، تاکہ اُسے اُس کی حقیقی ابتدا کی طرف واپس لے جائے۔ وہ کنواری میں سے پیدا ہوا۔ لیکن، ہلکویاہ، ایک وقت آئیگا جب جسمانی خواہش ہرگز نہیں ہوگی، بلکہ خُدا اپنے فرزندوں کو زمین کی خاک سے یوں بلائیگا، جیسے وہ بنیادی تخلیق کے وقت بلائے گئے تھے، وہ کسی عورت کے وسیلے نہیں؛ بلکہ مٹی کو گوندنے اور روشنی کی شعاعوں، اور پیٹرولیم کے باہم ملنے سے وجود میں آئے، خُدا انھیں دوبارہ تخلیق کرے گا جیسے اُس نے ابتدا میں آدم کو تخلیق کیا تھا۔ یسوع نے اس کو ممکن بنایا، کہ اس عورت کے وسیلے سے، خُدا خود ایک انسان بن کر دُنیا میں آیا تاکہ وہ موت کا مزہ چھک سکے۔ اب گناہ کے ذریعے، آزمائے جانے کا وقت ہے۔

(202) اب پھر آپ دیکھ سکتے ہیں؛ ”بعد میں“ ابتدا کے بعد، ایک اور چیز متعارف کرائی گئی۔ اب یہ بات آپ کو صدمہ پہنچائیگی۔ کیا آپ تھک گئے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”نہیں۔“۔ ایڈیٹر۔] بس تھوڑی دیر مزید بیٹھیں رہیں۔

(203) نفس کے ذریعے، پھر جب مرد اور عورت کے ذریعے دوسرا عہد کیا گیا، تو مکمل طور پر ایک دوسرا عہد تھا (نہ کہ بنیادی عہد تھا، بلکہ ایک دوسرا عہد تھا)، تو اب کیا متعارف کرایا گیا؟ یہ سب میں، ایک سے زیادہ شادیوں کا اصول متعارف کرایا گیا۔ پھر، ابتدا کے بعد، انسان اور حیوان سب میں ایک سے زیادہ شادیوں کا طریقہ متعارف کرایا گیا؛ ابتدا کے بعد، یعنی گراوٹ کے بعد ایسا ہوا۔ اب خُدا نے، دوسرے عہد میں، نفس کے ماتحت، نئی فطرت کو قائم کیا۔ خُدا نے پہلی دفعہ مخلوقات کو بغیر نفس کے پیدا کیا تھا۔ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] اب یہ فطرت کے ساتھ دوسرا عہد تھا، جس میں خُدا نے یہ دوسری ترتیب میں، نفس کے ماتحت نظام قائم کیا۔ دوسرا عہد: ایک نر، کئی ناریاں؛ ایک نر ہرن، مادہ ہرنیوں کے پورے غول کیلئے۔ کیا یہ سچ

ہے؟ ایک بیل، مویشیوں، بلکہ گائیوں کے پورے غول کیلئے: ایک مرغ، مرغیوں کے پورے ڈربے کیلئے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟ ایک داؤد، جو خدا کے دل کے مطابق تھا، جس کی پانچ سو بیویاں تھیں؛ اور ایک سال میں، مختلف عورتوں سے، اُس کے ایک سو بچے پیدا ہوتے تھے، ایک ایسا شخص جو خدا کے دل کے مطابق تھا۔ ایک سلیمان، جس کی ایک ہزار بیویاں تھیں۔ لیکن اب غور کریں، کہ ابتدا سے ایسے نہ تھا، یہ اب حالت ابتدا کے ”بعد“ کی ہے۔ یہ سب کچھ عورت کے باعث ہوا، اور پھر وہ ایسی چیز بن گئی جو کہ وہ اب ہے۔ سمجھئے؟

(204) داؤد، بادشاہ جو مسیح کی نمائندگی کرتا تھا! یہ بات ذرا اپنے ذہن میں رکھیں۔ داؤد مسیح کی نمائندگی کرتا تھا۔ کیا آپ یہ یقین کرتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] اور مسیح..... اُس کے تحت پر بیٹھے گا۔ اور اُس داؤد کی، جو ایک ایسا شخص تھا جو خدا کے دل کے مطابق تھا، پانچ سو بیویاں تھیں۔ کیا آپ میرا مطلب سمجھ گئے؟ داؤد اپنی پانچ سو بیویوں کے ساتھ تھا، جبکہ سلیمان اپنی ایک ہزار بیویوں کے ساتھ تھا۔ اور جسمانی لحاظ سے، سلیمان داؤد کا بیٹا تھا؛ جو کہ داؤد کے، روحانی فرزند، یسوع مسیح کی نمائندگی کرتا تھا۔ لیکن وہ فطری، نفسانی زندگی تھی۔ لیکن یہ تخلیق، تو روحانی تخلیق ہوگی۔ سمجھئے؟ اُسی طرح جیسے یہ ابتدا میں تھا، لیکن اب اس زندگی میں نہیں جو ہم اب گزار رہے ہیں۔

(205) غور کریں، اب اسے سمجھنے میں ناکام نہ رہیں، یہ بات اپنے دلوں میں اُتار لیں۔ اُن میں سے کسی عورت کا کوئی اور خاوند نہ تھا۔ مرد بنیادی تخلیق ہے، لیکن عورت نہیں ہے۔ اُن میں سے کسی عورت کا کوئی دوسرا خاوند نہ تھا، لیکن وہ ایک ہی خاوند ایک ہزار بیویاں رکھ سکتا تھا۔ یہ خداوند یوں فرماتا ہے۔ یہ بائبل کی بات ہے۔ اب میں پیچھے گیا، اور ان باتوں میں اپنا وقت صرف کیا اور آپ کو یہ دکھایا کہ پیچھے کہاں یہ شروع ہوا تھا، جس ابتدا کا یسوع نے حوالہ دیا تھا۔ کیا اب آپ یہ صاف طور پر سمجھ گئے ہیں؟ وہ بہت سی رکھ سکتے تھے.....

(206) ”اوہ“، آپ کہتے ہیں، ”یہ صرف اسرائیل کیلئے تھا۔“ کیا ایسا ہی ہے؟

(207) جب ابرہام سارہ کو فلسٹیوں کے ملک میں لایا، تو وہاں ابی ملک نامی بادشاہ تھا۔ ٹھیک اُس گھڑی، سارہ کی عمر ایک سو سال تھی، لیکن وہ تبدیل ہو کر دوبارہ نوجوان اور خوبصورت عورت بن گئی تھی۔ کیا آپ یہ جانتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] ٹھیک ہے۔ ابی ملک اسے بیوی بنانا چاہتا تھا۔ کیا آپ کو اس موضوع پر میرا پیغام یاد ہے؟ ابی ملک سارہ کو بیوی بنانا چاہتا تھا۔ اور

شاید پہلے بھی بہت حرمیں تھیں، لیکن اگر سارہ کی ابرہام کے ساتھ شادی ہوئی ہوتی تو بادشاہ اُسے نہیں لے سکتا تھا۔ پس ابرہام نے سارہ سے کہا، ”تُو کہنا یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ وہ تجھے حاصل کرنے کیلئے مجھے مار ڈالے گا۔“ کیوں اُس نے ابرہام کو ملک سے نکال کر، اُس کی بیوی کو نہیں لیا تھا اور آگے بڑھا تھا؟ قوانین صرف ایمانداروں کے ساتھ ہی نہیں، بلکہ خدا کی تخلیق میں تمام لوگوں کے پاس ہیں۔ گنہگار ہوں یا مقدس ہوں، آپ اُن اعمال کیلئے، ذمہ دار، شخص ہوتے ہیں۔ وہ ایک بُت پرست بادشاہ تھا۔ کتنے لوگ جانتے ہیں کہ کہانی سچی ہے؟ [”آمین۔“] یہ بائبل میں ہے، میرا خیال ہے، کہ یہ پیدائش، 16 باب میں ہے۔

(208) آپ نے غور کیا، ابی ملک نے اُسکو بیوی بنانے کیلئے لیا تھا۔ اُس نے خود اُس نئی عبرانی لڑکی کو لینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور اُس نے کہا، ”یہ میری.....“ سارہ نے کہا، ”یہ میرا بھائی ہے۔“ اور اُس نے کہا، ”یہ میری بہن ہے۔“

(209) اور ابی ملک نے کہا، ”پھر تو میں ضرور اسے بیوی بناؤں گا۔“ کیا آپ کسی آدمی کا تصور کر سکتے ہیں جو اس طرح کرے؟ مگر اُس نے یوں کیا۔

(210) اور پھر اُس رات، جب وہ سویا، تو خُداوند خواب میں اُسکے پاس آیا، اور کہا، ”ابی ملک، تو ایک مردہ شخص کے طور پر اچھا ہے۔“ آپ دیکھیں، خُدا اُس یہودی خون کے چشے کی، حفاظت کر رہا تھا۔ خُداوند نے فرمایا، ”تُو ایک مردہ شخص کے طور پر اچھا ہے۔ تُو نے دوسرے آدمی کی بیوی کو لیا ہے جس سے تُو نے شادی کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔“

(211) بادشاہ نے کہا، ”خُداوند، تُو خود میرے دل کی درستی سے آگاہ ہے۔“ کہا، ”کیا اس عورت نے کہا نہیں تھا کہ وہ اس کا بھائی ہے؟ اور کیا اُس آدمی نے خود نہیں کہا تھا، کہ وہ میری بہن ہے؟“

(212) خُداوند نے جواب دیا، ”میں تیرے دل کی درستی جانتا ہوں، اسی لیے میں نے تجھے اپنے خلاف گناہ نہیں کرنے دیا۔“ کیا یہ سچ ہے؟ خُدا نے کہا، ”اُس کی بیوی واپس کر دے، کیونکہ وہ شخص میرا نبی ہے۔ اور اگر تُو اُسکی بیوی واپس نہ کرے..... اور وہ تیرے لیے دُعا نہ کرے، تیرا کاہن نہ بنے۔ اگر وہ نبی تیرے لیے دُعا نہ کرے، تو تیری پوری قوم برباد ہے۔“ آمین۔ یہ حیران کن فضل والی بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ ”تیری پوری قوم تباہ ہے۔ وہ اُس آدمی کی بیوی ہے، اور وہ میرا نبی ہے۔“

آمین۔ یہ خُداوندیوں فرماتا ہے۔ یہ کلام ہے۔ ٹھیک ہے۔

(213) اب ہم دیکھتے ہیں، کہ موت کا کوئی سبب تھا۔ موت عورت کے گناہ کے سبب سے آئی تھی، موت مرد کے سبب نہیں بلکہ عورت کے سبب آئی۔ ساری موت، اسکی زندگی، یعنی عورت کی طرزِ زندگی کے باعث آئی ہے۔ عورت کا زندگی دینے کا طریقہ موت ہے۔ کتنے لوگ اس بات سے واقف ہیں؟ اگر آپ کلام کا حوالہ لکھنا چاہیں، تو ایوب 14 ہے۔

(214) اگر آپ یہ سوال کرنا چاہیں، تو میں نے، میں نے چھوٹی سے چھوٹی بات کیلئے بھی کلام کے حوالے تلاش کر رکھے ہیں۔

(215) اگر آپ ایوب 14 سے پڑھنا چاہیں، تو وہاں لکھا ہے، ”انسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے تھوڑے دنوں کا ہے، اور دکھ سے بھرا ہے۔“ کیا یہ سچ ہے؟ وہ پھول کی طرح نکلتا، اور کاٹ ڈالا جاتا ہے، اور ٹھہرتا نہیں،“ اور وغیرہ وغیرہ۔ سمجھے؟ ہر شخص جو عورت سے پیدا ہوتا ہے، جیسے ہی وہ آتا ہے تو موت میں پیدا ہوتا ہے۔

(216) لیکن جب وہ خُدا کی تخلیق میں پیدا ہو جاتا ہے، تو پھر وہ مرنے نہیں سکتا؛ تو پھر وہ اُس دوسرے درخت سے ہے جو باغِ عدن میں تھا، یعنی مسیح۔ ہمیشہ کی زندگی اُس درخت میں سے آتی ہے۔

(217) ”اوہ،“ آپ کہتے ہیں، ”کیا عورت درخت تھی؟“ یقیناً۔ ”ٹھیک ہے، اُس نے کہا، تو اس درخت کا پھل نہ کھانا۔“ پیچھے پیدائش میں، خُدا نے کہا، ”تُو اس درخت کا پھل نہ کھانا۔“

(218) ٹھیک ہے، عورت ایک درخت ہے۔ وہ ایک پھل دار درخت ہے۔ آپ اپنی ماں کا پھل ہیں۔ اسکے رحم کا پھل آپ ہیں۔ یہ درست ہے۔ اور حیات کا درخت، جو باغِ عدن میں تھا، مسیح ہے۔ عورت کے وسیلے سے موت آئی؛ بنیادی تخلیق، مرد کے وسیلے سے، زندگی آئی۔ عورت سے پیدا ہونا موت ہے؛ مسیح سے پیدا ہونا زندگی ہے۔ کیا آپ کو اندازہ ہوا؟ یہ کہاں پر ہے۔ کیا اب آپ سمجھ گئے ہیں کہ دیوی کہاں چلی گئی، کیا آپ نہیں سمجھتے؟

(219) پہلا آدم اور حوا دوسرے آدم اور حوا کی تشبیہ تھے، بڑھتی کو، دیکھیں۔ زمین کو بھر پور کرنے کیلئے، آدم اور حوا کی اولاد نفسانی طریقہ سے پیدا ہوئی، لیکن ابتدا سے ایسے نہ تھا۔ خُدا نے صرف زور و ناری کو پیدا کیا، جیسے اُس نے اپنی دیگر مخلوقات کو بنایا تھا، دیکھیں، قانون کے مطابق،

بالکل کلیسیا کی طرح ہے۔

(220) اب اگر آپ پسند کریں، تو آئیں ہم، خُدا کی ثابت شدہ سچائیوں کی روشنی میں، مزید کچھ اور تلاش کریں۔ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“ ایڈیٹر۔] ٹھیک ہے۔ شاید یہ بات کسی قدر تکلیف دہ ہو جب تک کہ ہم اسکی گہرائی تک نہ پہنچیں، میں آپ کو صرف اسکی سچائی بتانے جا رہا ہوں۔ (221) کوئی خادم کسی بیوہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے؟ کیا آپ یہ پڑھنا چاہتے ہیں؟ ٹھیک ہے، یہ بات آپکو احبار، احبار 2:1 اور حزقی ایل 22:44 میں مل سکتی ہے، اور آپ یہ دیکھیں گے کہ کاہن کسی ایسی عورت سے شادی نہیں کر سکتا تھا جسے کسی اور آدمی نے چھوا ہو۔ یہ تشبیہ یسوع مسیح کی کنواری دُلہن کی ہے، کاہن، یعنی ہارون کے بیٹے، خُدا کی آگ کو پکڑا کرتے تھے۔ سب حوالوں کو پڑھنے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے، کہ ہم دو پہر تک فارغ ہو سکیں، ہمارے پاس ابھی بیس منٹ رہ گئے ہیں۔ ہارون کے بیٹے خُدا کی آگ کو کو پکڑتے تھے، اس لیے وہ کسی ایسی عورت سے شادی نہیں کر سکتے تھے جسے کسی اور آدمی نے چھوا ہو۔ لاتبدیل خُدا نے یوں کہا تھا۔ وہ کسی ایسی دوسری عورت سے شادی نہیں کر سکتے تھے، یعنی ایسی عورت جسے کسی دوسرے مرد نے چھوا ہو، جو کہ تشبیہ ہے، اگر آپ اسے سمجھنا چاہتے ہوں، تو یہ زندہ خُدا کی کلیسیا ہے، جو خالص ہے، لاخطا خُدا کا کلام ہے، اور کوئی تنظیم نہیں ہے جسے کوئی آدمی چلا رہا ہو۔

(222) توجہ دیں، آئیے اس کو پڑھتے ہیں۔ میں آپکو یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ متی 5، جہاں یسوع نے ایک انتہائی اہم بات کی ہے۔ ہم اسکو دیکھنا چاہتے ہیں، متی 5۔ میں نے اپنے پاس لکھا ہے..... (223) میں نے کچھ باتوں پر نشان لگا رکھے ہیں جو میں مرد حضرات سے کہنا چاہتا تھا، کیونکہ اپنی بہنوں کے سامنے بات کرنے کیلئے ہمارے پاس وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ لیکن اب میں اس سے پہلے یہاں جانا چاہتا ہوں.....

(224) اب، بہنو، میں آپکو اُس مقام پر لانا چاہتا ہوں جس کا خُدا کے کلام نے آپ کیلئے وعدہ کیا ہے، اور اسی طرح، آپ دیکھیں آپکو اُسی مقام پر ٹھہرنا ہے۔

(225) متی 32:5 میں چاہتا ہوں کہ آپ، اس خیال کی حمایت کرنے کیلئے یہاں توجہ دیں جو ”ایک“ اور ”زیادہ کے متعلق ہے۔“ متی، ہمیں..... میرا خیال ہے کہ یہ 32:5 ہے، 31 سے شروع کرتے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا تھا، کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے، وہ اسے طلاق نامہ دے:

(226) یسوع یہاں بولتا ہے، وہ جس نے کہا، ”ابتدا سے۔“ اب دیکھیں۔

لیکن میں تم سے کہتا ہوں، کہ جو کوئی اپنی بیوی کو، حرام کاری کے سوا..... کسی اور سبب سے چھوڑ دے، وہ اُس سے زنا کرتا ہے؛..... (سمجھے)..... جو کوئی اپنی بیوی کو، حرام کاری کے سوا..... کسی اور سبب سے چھوڑ دے، وہ اُس سے زنا کرتا ہے: (کیوں؟ ایسے کہ وہ دوبارہ شادی کرے گی) اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔

(227) دیکھیں، اُسکا خاوند زندہ ہے، اس لیے کوئی اور مرد اُس سے شادی نہیں کر سکتا۔ احتیاط کریں کہ عورت کون ہے اور کیا ہے، اُسکا خاوند زندہ ہے، تو عورت کیلئے کوئی صورت نہیں ہے۔ لیکن، یہ بات، مرد کیلئے نہیں ہے۔ ”عورت کیلئے ہے،“ مرد کیلئے نہیں ہے۔ اسے سمجھے؟ آپ کو کلام کا تسلسل قائم رکھنا پڑے گا۔ دیکھیں، کہیں نہیں کہا گیا کہ مرد ایسا نہیں کر سکتا، بلکہ عورت ایسا نہیں کر سکتی۔ دیکھیں، ”سبب عورت ہے،“ مرد نہیں ہے۔ یہ عین وہی بات ہے جو بائبل کہتی ہے، ”سبب عورت ہے۔“ لیکن یہ مرد کے دوبارہ شادی کرنے کے خلاف بیان نہیں دیا گیا ہے، بلکہ ”عورت کے۔“ کیوں؟ ایسے کہ مسیح کی تشبیہ ہے۔

(228) غور کریں، یہ بیان کیا گیا ہے کہ مرد دوبارہ شادی نہیں کر سکتا ہے، صرف کنواری سے کر سکتا ہے۔ مرد دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔ وہ کر سکتا ہے، اگر کوئی کنواری عورت ہے تو وہ دوبارہ شادی کر سکتا ہے، لیکن وہ ایسی عورت سے شادی نہیں کر سکتا جو کسی اور کی بیوی ہو۔ درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ اور اگر وہ کسی طلاق یافتہ عورت سے شادی کرے، تو وہ حرام کاری کی زندگی بسر کرتا ہے، مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کون ہے۔ بائبل کہتی ہے، ”جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے، وہ زنا کرتا ہے۔“ آپ اس مقام پر ہیں، اور نہ ہی کوئی مطلقہ وغیرہ ہے۔

(229) کیا اب آپ نے اصل پیچھے، ”ابتدا سے،“ دیکھا؟ غور کریں، مرد، دوبارہ شادی کر سکتا ہے، لیکن عورت نہیں کر سکتی ہے۔ داؤد کی طرح، سلیمان کی طرح، پوری بائبل کے تسلسل کی طرح، اب دیکھیں، بالکل جیسے داؤد، اور اُن میں سے باقی لوگ تھے۔

(230) اب آپ پہلا کرنتھیوں 7:10 میں غور کریں، توجہ دیں، پؤس حکم دیتا ہے کہ وہ بیوی، جو اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرے، وہ یا تو اکیلی رہے یا اپنے شوہر سے دوبارہ ملاپ کرے، لیکن

دوسری شادی نہ کرے۔ وہ یا تو اکیلے رہے، یا اپنے شوہر سے صلح کرے۔ وہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ اُسے اکیلے رہنا چاہیے، لیکن، غور کریں، کہ اُس نے مرد کیلئے بالکل ایسے نہیں کہا۔ دیکھیں، آپ کلام کو جھوٹا نہیں ٹھہرا سکتے۔ ”ابتدا سے“ کثرت ازدواج سے جنسی تعلق کا قانون ٹھہرا۔ اب، خُدا کا کلام خُدا کے نظام کیساتھ سچائی سے سلسلہ وار چلتا ہے، تسلسل میں چلتا ہے۔

(231) دیکھیں کہ اس کے متعلق، ایک نظریہ مشرق کی طرف جاتا ہے، تو دوسرا مغرب کی طرف جاتا ہے؟ اسے درست طور پر معلوم کرنے کیلئے کہ یہ کیا ہے، آپ کو سچائی کی طرف واپس جانا ہوگا۔ (232) یہ ہمیشہ اسی طرح ہوا ہے، ابتدا ہی سے خُدا کیساتھ ہمیشہ ایک عہد ہوا کرتا ہے۔ پہلے پہل، ابتدا سے پہلے، ابتدا میں ایک نر اور ایک ناری تھی۔ لیکن جب سے گناہ اندر آ گیا، تب ایک مرد کے ساتھ عورتوں کا ایک گروہ تھا؛ یہ سلسلہ پورے نظام میں، ہر جانور کیلئے بن گیا، اور فطری جسم میں انسان بھی ایک جانور ہی ہے۔ ہم ممالیہ جانور ہیں، ہم میں سے ہر ایک، اس بات سے آگاہ ہے، دیکھیں، اور یہ سب خُدا کے نظام میں تسلسل ہے۔

(233) لیکن اب جبکہ مہرین کھل چکی ہیں، تو سچائی کا رُوح کلام کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ ماضی کے زمانوں میں غلطیاں کیوں سرزد ہوتی رہیں ہیں، اس لیے کہ تب تک مہرین نہ کھلی تھیں، یہ کلام منکشف نہ ہوا تھا۔ یہ سچائی ہے۔

(234) غور کریں، آپ، آپ سایہ کو غلط نہیں بنا سکتے۔ جیسے میں نے گزشتہ رات فرش پر بننے والے سایہ کے متعلق منادی کی تھی، وہ بالکل درست بنتا ہے۔ کسی ہاتھی کا سایہ زمین پر کس قسم کا ہو سکتا ہے، یا کسی پست قد بلبے پتلے، آدمی کا سایہ کسی ہاتھی کی طرح کیسے بن سکتا ہے، یا کسی ہاتھی کا سایہ، پست قد بلبے آدمی کی طرح کا کیسے ہو سکتا ہے؟

(235) اب کاش آپ اسے ایک کامل نمونہ سمجھ کر غور کریں۔

(236) اب، ایک حقیقی عورت، ایک حقیقی عورت، وہ کنواری ہے، جو اپنے خاوند سے شادی کے بعد، اُس کے ساتھ رہتی ہے، اور اُس مرد کے لیے ایک نعمت ہے۔ اگر خُدا اپنے بیٹے کو بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز دے سکتا تھا، تو وہ اُسے وہی دیتا۔

(237) لیکن وہ ایک جنسی عمل بننے کیلئے بنائی گئی ہے، کوئی اور جانور اس طرح کا نہیں بنایا گیا ہے۔ زمین پر کوئی اور مخلوق اس طرح کی نہیں بنائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکے باعث، آپ ایک سے زائد

بیویوں کا سلسلہ دیکھ رہے ہیں۔ یہی اس میں لایا گیا ہے۔

(238) اب دیکھیں، آخری تجزیہ پر، دھیان کریں، یسوع مسیح ایک ہے (کیا یہ سچ ہے؟)، ایک مرد، عمانوئیل، خُدا ہے۔ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] لیکن یاد رکھیں اسکی بیوی بہت سے، دیکھیں، لاکھوں کروڑوں ارکان پر مشتمل ہے (کیا یہ سچ ہے؟)، اُس کی بیوی، دُہن، یعنی کلیسیا ہے۔ کیا اب آپ سمجھ گئے؟ [”آمین۔“]

(239) یہی وجہ ہے کہ جسمانی طریقہ کے متعارف سے کہیں پہلے، خُدا نے آدم سے کہا، ”بڑھو اور پھلو، اور زمین کو معمور کرو“، جبکہ اُس وقت وہ ابتدا میں تھا، جبکہ نر اور ناری اُسی ایک وجود کے اندر تھے۔ اسلئے، دیکھیں، یہ اس بات کا اظہار ہے کہ دُہن کو کلام میں سے آنا ہے، جو کہ روحانی طور پر بڑھنے کے وسیلہ ہے، کہ زمین کو معمور کرے، اور بڑھے پھلے۔

(240) اب، نفسانی عمل میں، دیکھیں، نظریات نے ان دو چیزوں کو غلط ملط کر دیا ہے۔ اس لیے آپ ایسا نہیں کر سکتے، آپ کو اسے واپس اس کی سچائی کی طرف لانا ہے، ”جو ابتدا میں تھی۔“

(241) اور آخر میں ایک خُداوند یسوع ہوگا، اور اسکی دُہن بہت سے ارکان پر مشتمل، واحد ہوگی۔ آپ یہ سمجھ گئے؟ تخت پر صرف ایک ہی داؤد تھا، ایک بادشاہ (جو خُدا کے دل کے مطابق تھا) اور پانچ سو بیویاں تھیں۔ یسوع اپنے تخت پر، ہلنؤ یاہ، ہزار سالہ بادشاہت میں، بیوی کیساتھ بیٹھے گا؛ اور جیسے یہ ابتدا میں تھا، جب زمین کی خاک سے، قادر مطلق خُدا کے ہاتھ کے وسیلہ تخلیق ہوئی تھی، ویسے ہی جی اٹھنے میں، یہ بہت سے ارکان پر مشتمل ہے۔ آپ یہاں ہیں۔

(242) عورتو، اسی کیلئے جدوجہد کریں، مسیح میں آجائیں، اور پھر اس گندگی کے ڈھیر میں نہیں رہیں گی۔ لیکن جب تک آپ محض کلیسیائی رُکن رہتی ہیں اور اخلاقی لحاظ سے اچھی زندگی کیلئے، خود کوشش کرتی رہتی ہیں، تب تک آپ اس میں کامیاب نہیں ہوگی۔ نہ ہی کوئی مرد مسیح سے باہر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ پولس یہ کہہ گیا، ”لیکن مسیح میں، اب نہ کوئی مرد رہا نہ عورت۔“ وہ سب ایک ہیں۔

(243) لیکن اس شادی اور طلاق کے معاملہ کو درست طور پر سامنے لانا چاہیے، تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ کون درست تھا اور کون غلط تھا، اب ان تشبیہات میں خُدا اصفائی کیساتھ دکھاتا ہے۔ مسیح ایک ہی ہے؛ لیکن وہ بیوی بہت سے ارکان پر مشتمل ہے۔ دھیان کریں، وہ جس وقت چاہے، ہمیں رُوحانی زنا کاری اور جھوٹی تعلیمات کے باعث چھوڑ سکتا ہے؛ لیکن آپ کی ہمت کیسے ہوئی کہ اُسکو چھوڑنے کی

کوشش کریں، اور ایسا کریں؟ مرد اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے شادی کر سکتا ہے؛ لیکن عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی اور مرد سے شادی نہیں کر سکتی۔ کیا آپ نے دیکھا کہ تمام سائے اور نمونے کاملیت کیساتھ متوازن نظر آتے ہیں؟ دیکھیں بنیادی تخلیق کو اختیار ہے؛ مگر ضمنی پیداوار کو کہیں نہیں، نہ کلیسیا کو؛ جو کلام کی پیدا کی ہوئی دُہن ہے۔ نہ کسی عام عورت کو؛ بلکہ ہمیشہ، مرد کو اختیار ہے۔ کلام کسی مقام پر مرد کو اس سے منع نہیں کرتا؛ بلکہ ہمیشہ عورت کو منع کرتا ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔

(244) لیکن وہ مسیح کی دُہن بن سکتی ہے، اگر چہ رہے..... اور یاد رکھیں، کہ عورت مرد کا حصہ بن کر رہے، بائبل کہتی ہے کہ عورت..... ”میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے، یا مرد پر حکم چلائے، بلکہ خاموش رہے۔ کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا تھا، اس کے بعد حوا۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا تھا، بلکہ ضمنی پیداوار نے فریب کھایا تھا۔ لیکن اولاد ہونے سے، نجات پائیگی بشرطیکہ وہ ایمان اور محبت اور پاکیزگی میں، پرہیزگاری کیساتھ قائم رہے،“ کیونکہ اس طرح وہ اُس مرد کے وجود کا حصہ بن کر رہتی ہے۔ یہی کچھ لاتا ہے.....

(245) کیوں ابرہام نے..... بلکہ کیوں خُدا نے سارہ کو اُسی وقت، ہلاک نہ کر ڈالا تھا، جس نے خُدا کے روبرو جھوٹ بولا تھا؟ جب وہ ایک فانی انسان کے روپ میں بیٹھا، گوشت، اور روٹی کھا رہا، اور دودھ پی رہا تھا، اور خُدا نے کہا، ”سارہ پیچھے کیوں ہنسی،“ جبکہ خیمہ میں، وہ خُدا کے پیچھے تھی، اور اُس نے اُسے کبھی نہیں دیکھا تھا، ”اور یہ کہہ رہی تھی، ”یہ سب کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟“

(246) سارہ نے کہا، ”میں نے ایسا نہیں کہا تھا!“ اوہو، میرے خُدا ایا، اُس نے خُدا کو، اُس کے منہ پر جھوٹا کہہ دیا؟ لیکن خُدا اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ کیوں؟ وہ ابرہام کے وجود کا حصہ تھی۔ آئین۔ وہ ابرہام کو نقصان پہنچائے بغیر سارہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔

(247) اب آپ عورتیں سمجھ گئیں کہ آپ کس کی ملکیت ہیں؟ اور بائبل کہتی ہے، ”کہ آپ عورتیں سارہ کی مانند بنیں، جو حیا دار لباس سے اپنے آپ کو سنوارتی، اور درست زندگی گزارتی اور اپنے شوہر کے تابع رہتی، اور اُس سے اتنا پیار کرتی تھی کہ اُسے..... وہ اُسے خُداوند،“ یعنی حاکم، اور آقا کہتی تھی۔

(248) اور آپ، عورتوں میں سے کچھ، فحش لباس پہنتی ہیں اور اپنے آپ کو مردوں کے سامنے پیش کرنے کیلئے باہر جاتی ہیں۔ یسوع نے کہا تھا، ”جس کسی نے بُری نگاہ سے کسی عورت کی طرف

دیکھا وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا۔“ پس مجرم کون ہے، مرد یا آپ؟ وہ نہ ہے، دیکھیں، ایسا بنا ہے لہذا وہ اس عمل کو لے سکتا ہے؛ اور آپ ناری ہیں، ایسا لباس مسترد کرنا چاہیے۔

(249) اور آپ اپنے آپ کو اس طرح باہر کیوں رکھتی ہیں؟ یہ آرام کیلئے نہیں ہے، اور جب آپ ان مختصر لباسوں کی وجہ سے سردی سے نیم نمند ہو کر مرنے لگتی ہیں، تو سمجھ سکتی ہیں کہ یہ آرام کیلئے نہیں ہو سکتا۔ دیکھیں، ایسا لباس آرام کیلئے نہیں ہو سکتا۔ تو پھر یہ کیا ہے؟ یہ بے حیائی کیلئے ہے! آپ یہ تسلیم نہیں کریں گے، لیکن بائبل نے یونہی کہا ہے۔ اور یہ سچائی ہے۔ آپ کے اندر بے حیائی کی رُوح کام کر رہی ہے۔ آپ بے حیاء بننا نہیں چاہتیں؛ مگر روحانی طور پر آپ بے حیاء ہیں، کیونکہ آپ اپنے آپ کو بے حیائی سے پیش کر رہی ہوتی ہیں، لیکن آپ محسوس نہیں کرتی ہیں۔

(250) اب، ایک مرد، اُس کے، گھٹنے بھدے، اور ابھری ہڈیوں والے ہوتے ہیں، اور اگر اس نے برائے نام کپڑے پہن رکھے ہوں، تو کوئی فرق نہیں پڑیگا، اس کا جسم بہکاوے کا باعث نہیں بنتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ بنیادی طور پر تخلیق کیا گیا تھا، اسلئے یہی خصوصیت ہے؛ دیکھیں، ایسا ہونا چاہیے۔ لیکن، آپ ضمنی پیداوار ہیں، جو بہکاوے کا سبب بنتی ہیں۔

(251) خُدا، رحم کرے! اوہ، میرے خُدا، یہ گناہ آلودہ دُنیا ہے! جب یہ فنا ہو تو مجھے خوشی ہوگی۔ (252) غور کریں، مرد جب چاہے وہ اپنی بیوی کو چھوڑ سکتا ہے، لیکن بیوی خاوند کو نہیں چھوڑ سکتی؛ خُدا جب چاہے اور جب بھی خیال کرے وہ مجھے خاک میں لوٹا سکتا ہے، وہ میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے، لیکن، اوہ، بھائی، میں اُس کو چھوڑ دوں اس سے بہتر ہے، کہ میں ختم ہو جاؤں۔

(253) سلیمان کسی بھی غیر شادی شدہ عورت سے شادی کر سکتا تھا، وہ کسی بھی عورت سے جسے وہ چاہتا شادی کر سکتا تھا۔ کاہن صرف اُس عورت سے شادی کر سکتا تھا جو کنواری ہوتی تھی۔ سلیمان..... (254) جیسے داؤد، اُس نے ایک عورت سے شادی کی تھی (اُس کا نام کیا تھا؟) انجیل۔ جیسا کہ، وہاں ایک آدمی تھا جو ”بیوقوف تھا“، اُسکی بیوی بہت اچھی تھی، اور وہ مر گیا۔ اور انجیل کی داؤد سے شادی ہو گئی؛ وہ کاہن نہیں، بلکہ بادشاہ تھا، دیکھیں، اس لیے اُس۔ اُس نے شادی کر لی۔

(255) کیونکہ اُس نے چھوٹی ہوئی یا کسی ایسی عورت کو اپنی بیوی بننے کیلئے لیا تھا جو پہلے ہی کسی اور شخص کی بیوی رہ چکی تھی، لیکن ایک کاہن ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ پس اس سے خُداوند یسوع مسیح کی کلیسیا کے کنوار پن کا اظہار ہوتا ہے، دُہن کو پاک دامن ہونا ہوگا، کلام کے، ایک لفظ کی بھی کہیں کی

نہیں ہونی چاہیے۔ یقیناً کیا آپ کو معلوم ہے، آپ کسی ایسی دُہن کا درست ہونا تصور کر سکتے ہیں، جس کی ایک چھاتی سرے سے غائب، اور، دوسری میں بھی، کوئی خرابی موجود ہو؟ مسیح کی دُہن ایسی نہ ہوگی۔ وہ کامل ہے۔ وہ مکمل کلام ہے، اس میں کہیں ایک لفظ کی بھی کمی نہیں ہے۔ ہرگز نہیں۔

(256) غور کریں، مسیح کلیسیا کو چھوڑ سکتا ہے، لیکن کلیسیا مسیح کو نہیں چھوڑ سکتی۔ لو تھر، ویسلی، اور ہنٹی کوست کے زمانوں میں، جب انھوں نے رُوحانی تعلقات سے حاملہ ہو کر مزید کلام کا حصہ بننے اور مسیح کے بدن کا حصہ بننے سے انکار کیا، تو اس نے اُسے چھوڑ کر، یہ ثابت کیا تھا۔ کیا آپ سمجھ گئے؟ کلیسیا نے انکار کیا۔ لو تھر کلیسیا نے انکار کر دیا تا کہ مسیح آئندہ کو اس کی خواہش نہ کرے؛ لو تھر نے اس سے انکار کیا۔ اور مجھے یہ کہنے دیں، بحرِ حال مجھے کوئی چیز مجبور کر رہی ہے؛ آج ان سب کے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے، وہ کلام کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں، وہ مسیح کا انکار کرتے ہیں!

(257) اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کا بچہ پیدا کرنے سے انکار کر دے، تو وہ کسی صورت اس کی بیوی کہلانے کا حق نہیں رکھتی ہے۔ آمین۔ آپ کو یاد ہے، کہ بائبل میں، جب بادشاہ نے آستر سے شادی کر لی۔ کیونکہ ملکہ نے انکار کر دیا تھا، تو اُس نے اپنے لیے دوسری عورت حاصل کر لی۔ اور جبملکہ نے بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں اس کے سامنے آنے سے انکار کر دیا تو کیا ہوا؟ یہی معاملہ اُس عورت کا ہے جو اپنے خاوند کی بیوی بننے سے انکار کرے۔

(258) یہی حال کلیسیا کا ہے جس نے آج کے دور کے فرزندوں کو جنم دینے کیلئے، حاملہ ہونے سے انکار کر دیا ہے جس دور میں ہم رہ رہے ہیں۔ ہم لو تھر نہیں ہیں، ہم ویسلی کے پیروکار نہیں ہیں، اور نہ ہی ہم ہنٹی کا شل ہیں! ہمیں خُدا کے کلام سے حاملہ ہو کر، اس دور کے بچوں کو حاصل کرنا ہوگا، تاکہ آج کے دور کے بچوں کو جنم دیں، وہ بچے جو جنم ہیں۔ آمین۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہیں۔ اگر حاملہ نہیں ہو سکتی، نہیں، تو پھر خُدا نے کیا کیا؟ اُسے طلاق دے کر، چھوڑ دیتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ لیکن کلیسیا خُدا کو چھوڑ دینے کی ہمت نہیں کرتی ہے۔ خُدا اُسے چھوڑ دیتا ہے۔

(259) خُدا اپنے بدن پر اپنا کلام منکشف کرتا گیا، اور خود، پہلے کی طرح، اسے ثابت کرتا گیا۔ اسکے فرزند بہتر طور پر اسکی مانند دکھائی دینے لگ گئے ہیں، کیونکہ یہ بلوغت کی عمر کو پہنچ گئے ہیں، یا، وہ کلام کے بچے بن گئے ہیں، نہ کہ کلیسیا کے بچے بنے ہیں۔ کلام کے بچے! دُہن ایک پیاری سے کلام پر مشتمل، پاک دامن عورت ہوگی، نہ اسے کسی انسانی تنظیم، یا انسان کے قائم کردہ نظریے نے چھوہا ہوگا۔

وہ خالصتاً پاک دامن، کلام کی دلہن ہوگی! آمین اور ثم آمین! مجھے اُمید ہے کہ دور بیٹھ کر سننے والے بھی، سمجھ گئے ہیں۔ وہ بطور خُدا کی حاملہ بیٹی ہوگی۔

(260) دیکھا کہ ایک عورت کیلئے سب سے بڑی عزت کی بات کیا ہو سکتی ہے؟ دیکھا کہ کلیسیا کے لیے سب سے عظیم بات کیا ہو سکتی ہے، لیکن کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ غلاظت اسے کہاں پر لے گئی ہے؟ اگر آپ یہاں اندر آنے والی کلیسیا کا موازنہ باہر والی کلیسیا کے ساتھ کرنے کی کوشش کریں، تو ایسا نہیں کر سکتے؟ یا بازاری فاحشہ کا موازنہ زندہ خُدا کی کلیسیا کیساتھ کرنے کی کوشش کریں؛ یا عورت، حقیقی عورت کا موازنہ، کسی فاحشہ کے ساتھ کرنے کی کوشش کریں؟

(261) یہ فرق آخر کیوں ہے؟ یہ خُدا کا قانون ہے، دو مختلف چیزوں کے باہمی فرق کا قانون ہے۔ اگر رات نہ ہو تو ہم دن کی روشنی سے کیسے لطف اندوز ہو پائیں گے؟ اگر بارش نہ ہو، تو ہم خشک موسم سے کیسے لطف اندوز ہو پائیں گے؟ اگر گندے اخلاق والی عورت موجود نہ ہو، تو ہم ایک حقیقی عورت کے احترام سے کیسے لطف اندوز ہو پائیں گے؟

(262) خُدا اپنے کلام کو منکشف، اس کلام کو منکشف کرتا گیا، لیکن ہم میں سے کسی کو ہمت ہے کہ اسے ترک کر کے کسی اور سے ناٹہ جوڑنے کی کوشش کرے۔

(263) اب یقیناً یہ واضح ہو چکا ہے کہ دونوں نظریات غلط ہیں۔ آپ اسے اس طریقہ سے نہیں چلا سکتے، وہ جا چکا ہے؛ آپ نے اسے دوسرے طریقہ سے چلایا، اور وہ عین وعدہ ماضی سے گزر چکا ہے۔ وعدہ یہاں ہے، درست چیز یہاں ہے۔ کلام متضاد نہیں ہے۔ یہ اب بھی تسلسل میں رہتا ہے، اب بھی متی 19:28 اور اعمال 38:2 میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔

(264) اب، آپ خواتین میں سے کچھ، اور آپ حضرات میں سے کچھ ایسے ہیں، میں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ۔ آپ اس بات پر اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ بلاشبہ، آپ جانتے ہیں، کہ آپ اسے چھپا نہیں سکتے ہیں۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔

(265) لیکن مجھے اس سے متعلق آپ کو کچھ بتانے دیں۔ اگر متی 19:28 کہتی ہے، ”پس تم جا کر، سب قوموں کو یہ تعلیم دو، اور انھیں باپ، اور بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے، بپتسمہ دو،“ تو پھر شاگرد اس سے منحرف ہو گئے، اور اس کے بعد جس کسی کو بپتسمہ دیا گیا وہ اس کے برعکس بپتسمہ دیا گیا، کیونکہ یسوع مسیح کے نام میں بپتسمہ دیا گیا، بائبل کے دور میں اور بائبل کے دور کے بعد

تین سو سال، ناسیا کولس تک ایسا ہوتا رہا۔ پھر اس کی بجائے انھوں نے رسومات کو قبول کر لیا۔ تاہم کیا یہ منکشف نہیں ہوا ہے، تو پھر فرق کیا ہے؟

(266) اور کیا آپ کو علم ہے کہ یہ پوری کتاب، یعنی پوری بائبل، ایک مکاشفہ ہے؟ یہی طریقہ ہے جس سے آپ ان دونوں باتوں کا فرق جان سکتے ہیں، ایسا اس لیے ہے کہ یہ مکاشفہ ہے۔ اور مکاشفہ کو کلام کے برعکس نہیں، بلکہ کلام کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ اگر آپ کہتے ہیں، ”اچھا، میں، یہ بات مجھ پر منکشف کی گئی تھی۔“ پھر اگر یہ کلام کے برعکس ہوتی ہے، تو پھر یہ خدا کی طرف سے ہرگز نہیں آئی ہے۔ یہ سچ ہے۔

(267) اب اگر آپ مت..... متی 18:16 کو لینا چاہیں۔ تو یسوع نے، خود کہا، پوری کلیسیا، اسکی کلیسیا، اسکی ذات کے روحانی مکاشفہ پر تعمیر کی جائیگی، جو کہ کلام ہے۔ ”میں تجھ سے کہتا ہوں، کہ تو پطرس ہے..... اور خون اور گوشت نے یہ بات تجھ پر ظاہر نہیں کی، بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر یہ بات ظاہر کی۔ اور اس پتھر پر.....“

(268) اب، مجھے علم ہے، کہ ہمارے کیتھولک دوست، آپ کہتے ہیں، ”کہ کلیسیا پطرس پر تعمیر کی گئی، اور پطرس رسول تھا، اور، رسولی رضا مندی میں، فلاں فلاں لوگ، قائم مقام ہیں۔“
پروٹسٹنٹ کہتے ہیں، ”کہ کلیسیا یسوع پر تعمیر ہوئی۔“

(269) اختلاف کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ عین اس بات کو قبول کریں جو یسوع نے کہی! اُس نے کہا، ”خون اور گوشت نے تجھ پر یہ بات ظاہر نہیں کی، بلکہ میرے آسمانی باپ نے تجھ پر یہ بات ظاہر کی ہے۔ اور اس پتھر پر“ (پس یہ روحانی مکاشفہ ہوا کہ کلام کیا ہے) ”میں اپنی کلیسیا تعمیر کرونگا؛ اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“ اُس کی بیوی غیر مردوں کی طرف مائل نہیں ہوگی۔ ”میں اپنی کلیسیا تعمیر کرونگا، اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“

(270) باغ عدن میں، ہابل اور قائن تھے۔ اور قائن نے خود اپنا نظریہ قائم کیا، اُس نے کہا، ”اب، دیکھو، خدا بھلا خدا ہے۔ وہ فطرت کی ہر چیز میں موجود ہے، اس لیے میں مٹر اور آلولونگا، اور میں پھول اکٹھے۔ اکٹھے کرونگا، اور میں ایک حقیقی خوبصورت قربانگاہ اُس کیلئے تیار کرونگا۔“ یہ کلیسیا ہے۔ اُس نے سجدہ کیا۔ وہ خدا پر ایمان رکھتا تھا۔ اُس نے خدا کی پرستش کی، اپنے ہاتھ بلند کیے، اور یہ قربانی پیش کی۔ اُس نے ہر وہ مذہبی کام پورا کیا جو ہابل نے کیا۔

(271) ہابل نے بھی ویسی ہی ایک قربانگاہ تیار کی۔ لیکن جب ہابل اپنی قربانی لایا، تو وہ ایک برے کولا لایا۔ اب، قائن نے اپنے ذہن میں، گناہ کیلئے ایک تریاق بنانے کا سوچا، کہ اسکے والد اور والدہ نے کوئی پھل ہی کھایا تھا، جس طرح اُن کو اُس باغ میں سکھایا گیا تھا۔ لیکن ہابل نے، الہی مکاشفہ سے، معلوم کیا کہ یہ خون تھا جس سے یہ کام ہوا تھا۔ الہی مکاشفہ سے! اور بائبل عبرانیوں، 12 باب، یا 11 باب میں کہتی ہے، کہ ”ہابل نے، ایمان سے،“ (مکاشفہ سے) ”قائن کی نسبت افضل قربانی خُدا کو پیش کی، اور اسی وجہ سے خُدا نے اس کی راست بازی کی گواہی دی۔“ کیا یہ سچ ہے۔ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔ آمین۔ بھائیو، اور بہنو، یہ میرے لیے، اتنا ہی سادہ ہے جیسے کہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہی ساری بات ہے۔

(272) اب شادی اور طلاق کا موضوع ہے، تو دیکھیں، اسے منکشف ہونا چاہیے۔ جب تک یہ منکشف نہ ہوتا، آپ اسے جان نہ سکتے۔ لیکن خُداوند نے وعدہ کر رکھا تھا کہ ان آخری دنوں میں، اس زمانہ میں، بائبل کے تمام پوشیدہ بھید منکشف ہو جائیں گے۔ کتنے لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟ یہ مکاشفہ، 10 باب ہے! یسوع نے یہ وعدہ کیا تھا، کہ شادی اور طلاق پر۔ پر تمام چھپے ہوئے بھید، یا دیگر تمام دوسرے بھید جو پوشیدہ رہے ہیں، آخری گھڑی میں کھولے جائیں گے۔ اب آپ کو یاد ہے، کہ اُس آواز نے کہا تھا، ”یسوسان کو جا۔“ آسمان پر پراسرار روشنی یاد ہے، وہاں سات فرشتے کھڑے تھے، واپس آیا، اور سات مہر یں کھولی گئیں؟ دیکھیں کہ کیا وقوع میں آیا۔ وہ سچائی ہے۔

(273) اب تھوڑا آگے بڑھتے ہیں۔ لیکن اب، آپ سُنیں! میں جانتا ہوں کہ اب آپ کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے، لیکن میں تو ٹھیک کھا رہا ہوں۔ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔]

(274) غور کریں، اب، عورت نے اپنا مقام حاصل کر لیا ہے، وہ ایک قیمتی زیور ہے۔ سلیمان، جس آدمی کی دس ہزار بیویاں تھیں..... یا، بلکہ ایک ہزار بیویاں تھیں، اُس نے کہا، ”کہ جسے بیوی ملی، اُسے ایک تحفہ ملا۔“ اُس نے کہا، ”نیک عورت اپنے شوہر کیلئے تاج ہے،“ جو کہ بڑی عزت کا مقام ہے۔ ”لیکن ندامت لانے والی اُسکی ہڈیوں میں بوسیدگی کی مانند ہے،“ یہ اُسکی زندگی ہے۔ اُس نے یہ کہا، ”ایک ہزار میں سے ایک مرد راست باز ہو سکتا ہے،“ سلیمان نے یہ بھی کہا، ”لیکن،“ کہا، ”ایک ہزار عورتوں میں سے آپ ایک راست باز عورت بھی نہیں ڈھونڈ پائیں گے۔ دیکھیں، یہ سلیمان نے کہا تھا۔ اب اس پر غور کریں، کہ یہ کیسے ہے۔

(275) لیکن، خواتین، آپ دیکھیں، کہ آپ-آپ ایک تاج ہیں اگرچہ آپ تاج بننا چاہیں، لیکن اس کی خواہش آپ کی طرف سے ہونی چاہیے۔ آپ نے دیکھا کہ شادی اور طلاق کیسے تھی، جس کا یسوع نے ماضی کی طرف اشارہ دیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی صنف ہرتم کے گناہ کا سبب بنی۔ اسی سبب سے کثرت ازدواج اور طلاق، اور باقی باتیں، متعارف کرائی گئیں تھیں۔ ابتدا میں ہرگز ایسا نہ تھا، اور نہ ہی آنے والے جہان میں یوں ہوگا۔

(276) یعقوب کو دیکھیں، جس سے بزرگ سردار پیدا ہوئے۔ اُسکی تقریباً درجن بھر بیویاں تھیں۔ اُس نے دو بہنیں بیاہ رکھی تھیں، اور اسکے علاوہ اُسکی لونڈیاں، شرعی عورتیں تھیں جن کیساتھ وہ رہتا تھا۔ قبیلوں کے بزرگ سردار اُن لونڈیوں میں سے بھی پیدا ہوئے تھے۔ کیا یہ سچ ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] دیکھیں، آپ کو کلام کو تسلسل کیساتھ چلانا ہے۔

(277) اوہ، ابھی میرے پاس اس کے متعلق صفحے ہیں۔ اگر کوئی کلیسیائی عہدیدار مجھ سے اس پر سوال کرے، اور ہم دوبارہ جمع ہو پائے، تو اس پر ضرور بات کر سکتے ہیں۔ لیکن یقیناً، اگر اُس کے اندر کچھ بھی روحانیت موجود ہے، تو وہ یہاں دیکھ سکتا ہے یہ سچائی ہے۔ اس پر کوئی سوال باقی نہیں رہ گیا۔

(278) نیک عورت بڑی اچھی چیز ہے۔ میں یہ جانتا ہوں۔ میں اسے حقیقی عورتوں کے طور پر سمجھتا ہوں۔ میں حقیقی عورتوں سے ملا ہوں جو اصل ہیں، وہ اتنی ہی حقیقی ہیں جتنا کوئی مرد ہو سکتا ہے۔

(279) عورت ضمنی پیداوار ہے اور مرد کے وجود کا حصہ ہے، گرواٹ کے وقت مرد نے عورت کی بات مانی۔ وہ صرف..... عورت اسکے وجود کا حصہ ہے۔ لیکن، یہ عورت پر منحصر ہے، وہ ایسی بناوٹ رکھتی ہے کہ گندگی کی طرف مائل ہو سکتی ہے، اسے انکار کرنے یا قبول کرنے کا اختیار دیا گیا۔ یہ اسکی بنیادی فطرت کے برعکس ہے جو ابتدا میں تھی، لیکن دیکھیں، یہ آپ کا مقام ہے۔

(280) اب بارہ بج چکے ہیں، اس لیے میں چند منٹ کیلئے کچھ باتیں کہنے سے گریز کرونگا۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

(281) اب، یاد رکھیں، کہ میں یہ سب کچھ اپنے ہم خیالوں سے کہہ رہا ہوں۔ جو لوگ دوسرے مقامات پر ہیں سُنیں، میں یہ سب اپنے پیروکاروں سے کہہ رہا ہوں۔ یہ پیغام صرف اُن کیلئے ہے، اور جو کچھ میں یہاں بیان کرنے جا رہا ہوں۔

(282) اگر یہاں کوئی خادم ہے، تو وہ، جی ہاں، اپنے، جس گلے کا چرواہا ہے، اُس سے وہ اپنی

مرضی کے مطابق کہہ سکتا ہے۔ یہ اُسکا اور خدا کا معاملہ ہے۔ میرے بھائی، آپ خادم ہیں، یا پریسٹ ہیں، یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔

(283) میں صرف یہاں جیفرسن ویل میں بول رہا ہوں، کیونکہ میرے بولنے کی واحد جگہ یہی ہے، کیونکہ یہ میرا اپنا گلہ ہے۔ یہ وہ گلہ ہے جو رُوح القدس نے مجھے دیا ہے تاکہ میں انھیں سمجھاؤں اور ان کی نگہبانی کروں، خُدا مجھے اِس کا ذمہ دار ٹھہرائیگا۔ میرے یہ لوگ ملک بھر سے تبدیل ہو کر آئے ہیں، اور میں نے مسیح تک ان کی رہنمائی کی ہے۔ اے، چھوٹے غلے، میں آپ کی مدد کیلئے یہاں ہوں، اور میں آپ کا دوست ہوں۔ شاید آپ کا خیال ہو کہ میں آپ کے خلاف بول رہا ہوں؛ دیکھیں، میں یہ سب کچھ، آپ کی بھلائی کیلئے کہہ رہا ہوں۔ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اور اگر اِس طرح نہیں ہے، تو خُدا امیرِ امنصف ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

(284) یہ نہایت خوفناک چیز ہے، میں نہیں جانتا تھا کہ اسکو کس طرح بیان کیا جائے۔ اگر میری جماعت میں ایسے مرد عورتیں بیٹھے ہوں، جن میں سے کچھ نے دودو تین تین مرتبہ شادی کر رکھی ہو، تو پھر میں کیا کروں گا؟ اچھے مرد اچھی عورتیں، سب ملے جلے ہیں! یہ کس کا قصور ہے؟ غلط تعلیم کا، یقیناً، یہ خُداوند پر ٹھہرا نہیں ہے۔

(285) ”جسے خُدا نے جوڑا ہے، اُسے آدمی جدا نہ کرے۔“ لیکن یوں نہیں کہ جسے آدمی نے جوڑا ہے؛ بلکہ جسے ”خُدا نے“ جوڑا ہے! جب آپ کو خُدا کی طرف سے براہِ راست مکاشفہ ملے، تو وہ آپ کی بیوی ہے، اور اِسی طرح، آپ کیلئے، اور آپ کی باقی ماندہ زندگی کیلئے ہے۔ سمجھے؟ لیکن جس کسی کو آدمی نے جوڑا ہے، اُسے کوئی بھی جدا کر سکتا ہے۔ لیکن جسے خُدا نے جوڑا ہے، اُسے کوئی آدمی جدا کرنے کی جرأت نہ کرے۔“ ”جسے خُدا نے جوڑا ہے،“ اُس نے کہا، ”اُسے آدمی جدا نہ کرے۔“ یہ مطلب نہیں کہ شراب کے نشے میں نیم مدہوش کسی مجسٹریٹ یا کسی اور چیز نے جوڑا ہو، یا کسی گمراہ خادم نے جوڑا ہو جس کے پاس ایک کتاب میں اصول و قواعد کا مجموعہ ہے، جس کے مطابق انھوں نے خُدا کے کلام کو ایک طرف رکھ دیا ہے، اور دُنیا میں اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں۔ سمجھے؟ میں ان کی بات کر رہا ہوں جنہیں خُدا نے جوڑا ہے۔

(286) اب میں آپ سے یہ کہنے جا رہا ہوں۔ میں جو کچھ آپ سے کہتا ہوں اِس میں بڑی احتیاط ملحوظ خاطر رکھتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا۔ میں اپنے خادم بھائیوں

کیسا تھ بھی، سختی نہیں کرنا چاہتا۔ میرا ایسا مقصد نہیں ہے۔ لیکن میں میں ذمہ دار ہوں، اور محسوس کرتا ہوں کہ یہ چیز میرے سپرد کی گئی ہے۔ اور اگرچہ..... میں اسے روک کر نہیں رکھ سکتا۔ اور میں اسے بیان کرنے کا طریقہ بھی نہیں جانتا، اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ ٹیپ جائیگا۔ اوہ، میرے خُدا ایا، میں پوری طرح تیار رہوں گا، دفتر کھلا ہے، اس کا سبب ہے کہ اسے یہاں آنا ہے۔ سمجھے؟

(287) جیسا سانپ کی نسل کے مسئلے میں ہوا، لیکن وہ مطلق طور پر سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میں نے اخبارات میں، سے شواہد جمع کیے تھے، جہاں عورتیں اب ہیں..... یہاں تک کہ۔ کہ کچھ بڑی..... کچھ بڑی کلیسیاؤں نے اصل تصاویر بھی حاصل کی ہیں، جن میں ایک سانپ ایک عورت کی ٹانگ پر لپٹا ہوا ہے، اور کس طرح اُسکے جسم پر پھرتا ہے؛ جب ایک بڑا سانپ اُس کے جسم کیساتھ لپٹتا اور کھسکتا ہے، تو اُس وقت عورت ایسا محسوس کرتی ہے، جو کسی مرد کے چھونے سے اُسے کبھی نہیں ہو سکتا، اور وغیرہ وغیرہ۔ یہ عین سچائی ہے۔ یہ بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے، اور ابھی مزید بدتر ہوگی۔ سانپ، جب تک وہ نہ تھا..... جب سانپ تھا اُس وقت تک وہ عورت کیساتھ جسمانی تعلق قائم نہیں کر سکتا تھا، لیکن یاد رکھیں.....

(288) ایک دن اسمبلیز آف گاڈ کے ایک خادم اور اُس کے ساتھ لوگوں سے میری بحث ہو رہی تھی..... بحث نہیں، بلکہ تبادلہ خیالات ہو رہا تھا، اُس نے کہا، ”آپ اس بات پر غلط ہے۔“ میں نے کہا، ”ٹھیک ہے، میں ہو سکتا ہوں۔ میں چاہوں گا کہ آپ مجھے بتائیں۔“

(289) پھر وہ کہنا شروع ہو گیا، اور وہ اس موضوع پر بولنے لگا۔ پہلی بات آپ جانتے ہیں، کہ وہ آپ سے باہر ہو گیا۔ اور اُس نے ایک بات کہی، اُس نے کہا، ”بھائی برتنم، جاندار کی وہ قسم کہاں ہے؟ خُدا نے کہا تھا وہ اپنی جنس میں سے ایک ہو گا۔ اب اُس جاندار کی جنس کہاں ہے جو آپ کہتے ہیں کہ انسان اور حیوان کے بیچ تھی، جسے سائنس اب تک تلاش نہیں کر سکتی؟ اب وہ کہاں ہے؟“ اُس نے کہا، ”کیا وہ زمین پر موجود ہے؟ کیا وہ چمپنزی تھا؟“

(290) ”نہیں، کیونکہ ایک چمپنزی کا خون عورت کے ساتھ اختلاط نہیں کریگا، اور نہ ہی کوئی دوسرا جانور عورت کے ساتھ اختلاط کریگا۔ نہیں، ایسا نہیں ہوگا، نہ ہی کسی مرد کا جراثیم کسی اور مادہ کیساتھ۔ کیسا تھ اختلاط کریگا۔ یہ ایسا نہیں کریگا۔“

(291) ”پھر وہ جانور کہاں ہے؟“ اب، خُدا نے کہا تھا، ”ہر جاندار اپنی جنس کے مطابق اپنی نسل

پیدا کرے۔“

(292) میں نے کچھ دیر انتظار کیا۔ اور پاک رُوح کی مٹھاس نے کہا، ”اِس سے کہہ، وہ یہاں

ہے۔“

اب، میں نے پہلے کہا تھا، ”اچھا، شاید اِسکی نسل ختم ہو چکی ہو۔“

اُس نے کہا، ”لیکن، بھائی برتنہم، جیسا کہ، ہم خُدا کے کلام کی بات کر رہے ہیں، کیا ہم

نہیں کر رہے ہیں؟“

(293) میں نے کہا، ”جی ہاں، جناب۔“ اور میں نے کہا، ”سائنس والے، بلاشبہ، دعویٰ کرتے

ہیں کہ بہت سی اور انواع، جیسے ڈائنوسار اور۔ اور ممتھ، اور دیگر کئی، بلکہ، بڑے بڑے جانور، ممتھ جیسے

جانور، وہ صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں، اور وغیرہ وغیرہ۔“ میں نے کہا، ”تو اِس کیساتھ بھی یہی ہو سکتا

ہے۔“

(294) اُس نے کہا، ”بھائی برتنہم، ہم کلام کے ثبوت کی بات کر رہے ہیں۔ اگر گناہ موجود ہے؛

تو پھر، پہلے حقیقی گناہ کا ارتکاب کرنے والے، کتھنکار کو بھی یہاں موجود ہونا چاہیے۔“

(295) اور میں نے کہا، ”خُداوند یسوع، تو نے فرمایا تھا، کہ تم قمر نہ کرو، ہم آدمیوں کے سامنے

کیا کہیں گے، کیونکہ تمہیں اُسی وقت بتا دیا جائیگا۔ خُداوند، اب مجھے کیا کہنا چاہیے؟“ خُداوند نے کہا،

”اُسے کہہ دے، کہ وہ موجود ہے۔“ یہ بالکل ایسے ہی تھا جیسے میں پلیٹ فارم پر رویا دیکھتا ہوں۔

(296) میں نے کہا، ”وہ یہاں موجود ہے،“ لیکن نہ جانتے ہوئے کہ کہاں ہے۔

اُس آدمی نے کہا، ”کہاں ہے؟“

اور اِس سے پہلے کہ میں سوچ سکتا، خُدا نے کہا، ”وہ سانپ ہے۔“

(297) سانپ بالکل ویسا ہی تھا، لیکن اب وہ حیوان نہیں رہا۔ اُس پر لعنت کی گئی اور وہ اپنی عمر بھر

پیٹ کے بل چلتا ہے۔ سانپ موجود ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] جو

عمل سانپ نے اُس وقت کیا تھا، وہ اب بھی اُسی گناہ کی صورت میں، کسی نر کے عضوِ خاص کی طرح

عورت کے گرد لپٹا ہوا ہے۔ یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں عورت کی آنکھوں کا رنگ بدل جاتا ہے اور وہ

ایسے احساسات کے طوفان میں پہنچ جاتی ہے، جہاں اُسے کوئی مرد کبھی نہیں لے جاسکتا۔

(298) میں اب یہاں رُک جاؤنگا کیونکہ ہمارا اجتماع ملے جلے لوگوں پر مشتمل ہے۔ میں صرف

مردوں کا اجتماع اکٹھا کرونگا، اور میں..... تو ہم اس پر مزید بات کریں گے۔ میں نے اخبارات اور دیگر شواہد جمع کیے، اور وہ میرے پاس پڑے ہیں، میں انہیں آج صبح آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔ میں آج سارا دن اسے بیان کرنا چاہتا تھا، لیکن اب ان الفاظ کیساتھ اسے بند کروں گا۔

(299) یہ صرف میری کلیسیا کیلئے ہے۔ نہ کہ میری کلیسیا..... بلکہ اس چھوٹے گلے کیلئے جو میرا یقین کرتے اور میری پیروی میں چلتے ہیں، یہ ان کیلئے ہے۔

(300) اگلے روز، یہ جاننے ہوئے کہ جو کچھ میں آپ سے بیان کروں اُسے خُداوند یوں فرماتا ہے ہونا چاہیے، پھر کلام اُسی طرح میرے پاس تھا جیسے اُس نے یہ مجھ پر بٹا کر کیا۔ لیکن پوچھا، ”اے خُداوند خُدا، میں اس اجتماع سے کیا کہہ سکتا ہوں؟ مجھے علیحدگیاں دیکھنا پڑیں گی۔ مرد دروازے کے پاس اور صحن میں، اور ادھر ادھر بیٹھ کر سوچیں گے، ”کیا مجھے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا چاہیے؟“ عورتیں سوچیں گی، ”کیا مجھے اپنے شوہر کو چھوڑ دینا چاہیے؟“ میں کیا کروں گا؟“ میں نے کہا، ”خُداوند، میں کیا کر سکتا ہوں؟“

(301) کسی نے مجھ سے کہا، ”پہاڑ پر چلا جا، اور میں تیرے ساتھ کلام کرونگا۔“

(302) اور جب میں اُوپر پہاڑ پر تھا، تو مجھے علم نہ تھا کہ نیچے ٹیوسان میں لوگ یہ دیکھ رہے تھے۔ حتیٰ کہ استاد بچوں کو..... میری چھوٹی بیٹی اور دیگر بچوں کو، اسکول کے کمروں سے باہر بلا لائے، اور کہنے لگے، ”اُس پہاڑ پر دیکھو! وہاں آگ کی طرح دکھائی دینے والا ایک غبریں بادل ہوا میں بلند ہوتا ہے پھر نیچے آتا ہے، پھر ہوا میں بلند ہوتا ہے اور نیچے آتا ہے۔“ خُدا کی تعریف ہو۔

(303) مسز ایوانز، کیا آپ یہاں ہے؟ رونی، کیا آپ موجود ہیں؟ میں وہاں سے واپس اسٹیشن کے قریب آیا، تو ایوانز فلنگ اسٹیشن کے پاس، مجھے یہ جو نوان فلنگ اسٹیشن کے پاس ملا۔ اس پہلے کہ میں جان سکتا کہ یہ مجھ سے کیا کہے گا، اُس نے مجھے بوکھلا دیا، اُس نے کہا، ”بھائی برنہم، آپ اُس پہاڑ پر گئے تھے، کیا آپ وہاں نہیں تھے؟“

(304) میں نے کہا، ”رونی، آپ کا کیا مطلب ہے؟ نہیں تھا۔“ غور کریں، میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اب کیا کریگا؟ جب واقعات بار بار پیش آرہے ہوں، تو مجھے معلوم نہیں، آپ لوگوں سے ان کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ تو یہ..... تو بات یہ ہے، کہ جو واقعات آپ بار بار دیکھتے ہیں، وہ آپ کیلئے عام ہو جاتے ہیں۔ سمجھے؟ میں بھی لوگوں کو نہیں بتاتا۔ میں نے کہا، ”رونی، آپ کیا کہہ رہے تھے.....“

(305) اُس نے کہا، ”میں آپکو وہ جگہ بھی دکھا سکتا ہوں جہاں آپ کھڑے تھے۔“ کہا، ”میں نے ماما کو بلایا، اور ہم کھڑے ہو کر اُس بادل کو منڈلاتے ہوئے، اُپر جاتے اور نیچے آتے دیکھنے لگے۔ میں نے کہا، وہاں کسی جگہ بھائی برتنم موجود ہے۔ خُدا اُس کیساتھ کلام کر رہا ہے۔“

(306) پورے شہر کے لوگ، اُسے دیکھ رہے تھے۔ اُس صاف و روشن دن میں جب کہی کوئی بادل موجود نہ تھے، یہ بہت بڑا غمخیز بادل وہاں؛ مخروطی شکل میں، نیچے آتا اور پھیلتا ہوا واپس چلا جاتا تھا۔

(307) عزیزو، میں ختم کر رہا ہوں، اور پھر آپ اس سے جاسکتے ہیں۔ وہ بات میں آپ کو اب بتانے جارہا ہوں، یہی موقع تھا جب یہ بات مجھ پر منکشف کی جا رہی تھی، پس اس سے محروم نہ رہیں۔

(308) اب میں صرف اپنے پیروکاروں سے مخاطب ہوں، جو میری اور اس پیغام کی پیروی کر رہے ہیں، باہر والوں سے نہیں کہہ رہا۔ خُدا کے سامنے اس کیلئے میرے گواہ رہیں۔ صرف اس جماعت کیلئے ہے!

(309) اب ہم غلط تفسیروں کی بنیاد پر قائم نظریات کے باعث اس الجھن کا شکار ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ اسی لیے آپ عورتوں نے، اور مردوں نے، اُن غلط نظریات کے سبب دوبارہ شادیاں کر رکھی ہیں۔ اب میں آپ کو وہ بات بتانا چاہتا ہوں جو خُداوند نے مجھے بتائی۔

(310) اگر خُدا، ہمارا خالق، جب زمین پر تھا تو اُس سے سوال کیا گیا تھا، یعنی یسوع مسیح سے؛ اور جب اُس کا آزادی کا نبی، موسیٰ، مصر میں آیا، کہ بنی اسرائیل کو مصر سے۔ سے نکال کر، موعودہ سرزمین میں پہنچا دے؛ اور یسوع نے کہا کہ جب موسیٰ نے لوگوں کو اس حالت میں دیکھا، تو اُس نے اُنہیں طلاق دینے کی اجازت دے دی، کیونکہ صورتِ حال ایسی ہی تھی۔ موسیٰ نے صورتِ حال پر نظر کی، اور جبکہ، ”اُسے تکلیف پہنچی.....“ خُدا نے موسیٰ کو اجازت دی، اُس نبی کو جو لوگوں کیلئے بھیجا گیا تھا، تاکہ اُن کو اس طلاق نامے کی تحریر لکھ کر چھوڑنے کی اجازت دے۔

(311) اور نئے عہد نامے میں بھی، جب۔ جب پولس نبی نے، کلیلیا کو اسی حالت سے دوچار دیکھا، تو پہلا کرنہیوں، سات باب کی بارہویں اور پندرہویں آیت میں ذکر کیا، یہ کہا، ”خُداوند نہیں کہتا، بلکہ میں ہی تم سے کہتا ہوں۔“ کیا یہ سچ ہے؟ طلاق کے حالات کی وجہ سے یوں ہوا۔

(312) ”ابتدا سے ایسے نہ تھا۔“ لیکن موسیٰ کو اس کی اجازت دی گئی، اور خُدا نے اسے راست

بازی قرار دیا۔ اور جب پؤس نے اپنی کلیسیا کو اس مشکل میں دیکھا، یوں اُسے بھی یہ حق دیا گیا۔

(313) اب آپ اسکے سچ ہونے کا یقین کریں، اور اعتقاد رکھیں کہ یہ بات خُدا سے ہے! جب خُدا کا بادل اور اس کا پیغام جس نے مجھ پر اسے منکشف کیا، پہاڑ پر منکشف کیا خُدا کو مجھے بھی کہنے کی اجازت نہ دینی چاہیے تھی، کہ آپ جس حال میں ہیں اسی کو قائم رکھیں، اور مزید کوئی غلطی نہ کریں! اپنی بیویوں کیساتھ جائیں اور سلامتی سے زندگی گزاریں، اس لیے کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ خُداوند کی آمد نہایت قریب ہے۔ ان چیزوں کو توڑنے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ دوبارہ ایسا کرنے کی کبھی جرات نہ کریں! میں صرف اپنی جماعت سے کہہ رہا ہوں۔ لیکن اگر آپ شادی شدہ ہیں..... تو خُدا نے مجھے، پہاڑ پر یہ گواہی دی ہے، اور میں یہ کہہ سکتا ہوں، کیونکہ سات مہروں کے کھل جانے سے، میرے پاس ایک الہی مکاشفہ موجود ہے، اور یہ سوال بھی خُدا کے کلام سے متعلق ہے۔ ”اسی لئے لوگ جس حال میں ہیں اسی میں رہیں، اور مزید کوئی گناہ نہ کریں!“

(314) ”ابتدا سے ایسا نہ تھا۔“ یہ سچ ہے، ابتدا سے ایسے نہ تھا، اور آخر میں بھی ایسے نہ ہوگا۔ لیکن جدید زمانے کی صورت حال کے پیش نظر، بحیثیت خدا کا خادم..... میں خود کو اُس کا نبی نہیں کہوں گا؛ لیکن مجھے یقین ہے، کہ میں اگرچہ اس لیے بھیجا نہیں گیا تھا، مگر میں اسکی آمد کیلئے راہ تیار کر رہا ہوں۔ پس موجودہ زمانے کی صورت حال کے پیش نظر، میں آپ کو حکم دیتا ہوں، کہ اب اپنی اپنی بیوی کیساتھ، اپنے گھر چلے جائیں۔ اگر آپ بیوی کے ساتھ رہنے کو راضی ہیں، تو اسکے ساتھ رہیں، اپنے بچوں کی پرورش خُدا کے خوف میں کریں۔ لیکن اگر آپ دوبارہ ایسا کریں تو خُدا آپ پر رحم کرے! اپنے بچوں کو تعلیم دیں کہ وہ کبھی ایسا کام نہ کریں، خُدا کے خوف میں اُن کی پرورش کریں۔ اور اب جب کہ آپ اسی حال میں ہیں جیسے آپ ہیں، تو آئیں ہم، شام کی ان آخری گھڑیوں میں جن میں ہم رہ رہے ہیں چلتے رہیں، اور ”مسح کی اعلیٰ بلا ہٹ کے اُس نشان کی طرف بڑھتے چلیں“، جہاں سب کچھ ممکن ہوگا۔

(315) آج رات جب تک میں دوبارہ آپ سے نہ ملوں، خُداوند خُدا آپ کو برکت دے، جب کہ ہُم دعا کریں۔

(316) خُداوند خُدا، ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ تو وہی عظیم بیہواہ ہے جس نے عظیم خادم موسیٰ کو مقرر کیا۔ موسیٰ، جو تیرا خادم تھا، کہ وہ اپنے لوگوں کو کیا بتائے؟ اور، اے خُدا، تُو نے اُسے اجازت دی کہ وہ طلاق نامہ لکھ کر چھوڑ دیں۔ پؤس، جو عظیم رسول اور نئے عہد کا لکھنے والا

تھا، جیسے موسیٰؑ پرانے عہد کا لکھنے والا تھا۔ موسیٰؑ نے شریعت اور قوانین کی ترتیب کی تحریر کی۔ بہت سے نبیوں کے صحیفے، اور ان کا کلام اس میں داخل کیا گیا، لیکن شریعت موسیٰؑ ہی نے تحریر کی۔ اور تُو نے اُسے تحریر کرنے کی اجازت دی، کہ لوگوں کی سخت دلی کے باعث، وہ طلاق نامہ دے کر چھوڑ دیں۔

(317) عظیم مُقدس پلُوس، جو نئے عہد نامے کو تحریر کرنے والا تھا، اسی طرح کا دعویٰ کرتا ہے، کہ، ”ایسی صورت حال میں میں ہی تم سے کہتا ہوں: میں، نہ کہ خُداوند۔“

(318) خُداوند خُدا، آج دُنیا کے آخر میں، ایسا ہی ہے، جیسا کہ ہم یہاں خُدا کی رحمت کے سایہ میں ہیں، اور یہ جانتے ہیں کہ بہت جلد ہمیں خُدا کی حضوری میں جواب دینا ہے۔ اور یہ بھی خُداوند، کہ تُو نے اتنا کچھ کیا، کہ مجھے یقین ہے، کہ یہ لوگوں کے سامنے ہے، یہ لوگ اس کو اپنائیں گے گویا کہ یہ بات تیری طرف سے ہے۔ اور یہاں بہت سے لوگ موجود ہیں کہ اُنھوں نے پہاڑ پر اس نشان کو دیکھا تھا، جو آج گواہ ہیں، جب خُداوند کے فرشتے بگولے میں نمودار ہوئے، سات فرشتے اُس وقت ظاہر ہوئے، جب کلام کے سات بھید منکشف کیے گئے؛ اور یہی فرشتے، اسی سمت میں، اسی پہاڑ پر، اُس دن نمودار ہوئے جب یہ بات منکشف کی گئی تھی!

(319) اے خُدا، میں دُعا کرتا ہوں کہ لوگ شکر کرتے ہوئے اپنے گھروں کو جائیں کہ خُدا نے ان پر اتنا بڑا فضل کیا ہے۔ خُداوند، میں نے اجازت ہی سے، یہ بیان کیا ہے۔ خُداوند، میں نے اجازت ہی سے یہ بیان کیا ہے۔ لوگ اس قدر شکر گزار ہوں کہ دوبارہ اس گناہ کے ارتکاب کی کبھی کوشش نہ کریں! وہ کبھی کوئی گناہ کرنے کی کوشش نہ کریں، بلکہ اپنے سارے دل سے تجھ سے محبت کریں۔ خُداوند، ان گھرانوں کو خوشحال بنا، اور لوگ اپنے بچوں کی پرورش خُدا کے خوف میں کریں۔

(320) اس لیے، اے خُداوند، میرا پیغام جو میرے دل میں تھا ان تک پہنچا دیا ہے۔ میں نے اپنی طرف سے پوری جدوجہد کی ہے جو مجھے معلوم تھا۔ اور شیطان میرے ساتھ کئی ہفتوں تک لڑتا رہا، اور کئی گھنٹوں تک میں جاگتا رہا۔ لیکن خُداوند، اب میں، ان لوگوں کو حکم دیتا ہوں، کہ جا کر اسکا مطالعہ کریں، اور جا کر تیرے لیے جنیں۔ خُداوند، یہ بخش دے۔ اب یہ بوجھ میرے کندھوں سے اتر گیا ہے۔ اب یہ لوگ تیرے سپرد ہیں۔ میری دُعا ہے کہ تُو انھیں برکت دے۔

(321) خُداوند، ان رومالوں پر تیری برکت ہو، جو بیماروں اور مصیبت زدوں کیلئے، یہاں رکھے گئے ہیں۔ بخش دے کہ آج رات عظیم، اور قوت بھری راتوں میں سے ایک ٹھہرے، تاکہ سب

لوگ شفا پا جائیں۔ خُداوند، یہ بخش دے۔ ہم سب کو برکت دے۔

(322) ہم سلامتی، اور خوشی سے، جشن مناتے ہوئے جائیں، کیونکہ خالق خُدا نے ہمیں ”ابتدا سے لیکر دکھایا ہے“، اور اسے ہمارے وقت تک کھینچ لایا ہے، اور ہماری ذہنی کشش کی حالت میں، ان دنوں میں، پھر اُس نے ہم پر فضل کیا ہے۔ اے عظیم اور ابدی خُدا، ہم اس بات کیلئے تیرا کتنا شکر بجا لائیں! ہمارے دل خوشی سے ایسے بھرپور ہو جائیں، کہ ہم تیرے خلاف پھر کبھی گناہ کرنے کی خواہش نہ کریں۔ یسوع کے نام میں۔ آمین۔

میں اُس سے پیار کرتا ہوں ہے، (آپکو اُس کیساتھ کیوں پیار نہیں کرنا چاہیے؟) میں اُس سے پیار کرتا ہوں

کیونکہ پہلے اُس نے مجھ سے پیار کیا

اور میری نجات کلوری کی سولی پر خریدی.....

(323) میں اب اس لیے کہتا ہوں تاکہ خادم لوگ جان لیں۔ یہ اُن لوگوں کیلئے ہے جو صرف اس پیغام کی پیروی کرتے ہیں!

(324) اوہ، کیا آپ خوش ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔] میں نے شروع تا آخر آپ کو سچائی، یعنی خُداوند یوں فرماتا ہے، بتائی ہے! ”آمین!“

(325) اب آئیں ہم کھڑے ہو جائیں اور اپنے ہاتھ بلند کریں، اور ہم دوبارہ یہ گائیں، ”میں اُس سے پیار کرتا ہوں۔“ اُس کے فضل کیلئے میں اُس سے پیار کرتا ہے۔ اُس کے رحم کیلئے میں اُس سے پیار کرتا ہوں۔ اُس کے کلام کیلئے میں اُس سے پیار کرتا ہوں۔ ”اور خُداوند کا کلام نبیوں کے پاس آتا ہے!“

میں اُس سے پیار کرتا ہوں۔

(326) بھائیو، آؤ مل کر۔ آگے بڑھیں۔



شادی اور طلاق

(Marriage And Divorce)

URD65-0221M

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برٹنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں اتوار کی صبح، 21، فروری، 1965، پارک ویو جونیر ہائی سکول، جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا۔ جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2020 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org